CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر صاحب

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر صاحب

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh
Provincial Museum, LUCKNOW.

کبیر صاحب

مؤلفہ

پنڈت منوہر لال زُتشی

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمی، یو - پی

۱۹۳۰ ع

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.
Price, Rs. 2/-

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

فہرست مضامین

صفحہ

مذہب ۱

ہندو مذہب کا ارتقا ۱۱

ہندو مذہب کے اُصول ۲۶

کبیر صاحب کے حالات ۴۸

کبیر صاحب کی تعلیم اور تلقین

(۱) توحید ۷۸

(۲) بھکتی اور پریم ۹۳

(۳) مذہب کی نمائش ۱۰۷

(۴) تناسخ (آواگون) ۱۱۴

(۵) ہندو مسلمانوں کا میل ۱۱۶

(۶) متفرق ۱۱۹

کبیر صاحب کی شاعری ۱۲۵

کبیر پنتھ ۱۳۹

کتابوں کی فہرست ۱۴۲

اِنڈکس ۱۴۹

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

مذہب

مذہب عالمگیر ہے اور اُس کی سیکڑوں قسمیں ہیں - مشرق کے حکیم اور مغرب کے فلسفی اس کی تعریف مختلف الفاظ میں کرتے ہیں ، اور اپنے بیانات میں بڑی بڑی باریکیاں پیدا کرتے ہیں - میرے نزدیک اُن باریکیوں میں پڑنا اور ان کی مو شگافیاں کرنا عبث ہے - سیدھے سادھے طور پر یوں کہئے کہ مذہب کے معنی ہیں احساس ہونا ایسی قوت یا قوتوں کا جو انسان سے بالاتر ہیں - جو اُس کو نفع اور ضرر پہونچا سکتی ہیں ، اور جن سے نفع حاصل کرنے کے لئے اُن کو خوش رکھنا اور ضرر سے بچنے کے لئے کوئی ایسا فعل نہ کرنا جس سے وہ ناخوش ہوں اس کے واسطے لازم ہے - تاریخ اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب نے دنیا میں طرح طرح کی صورتیں اختیار کی ہیں - کسی زمانہ میں کچھ تھا ، اور کسی زمانہ میں کچھ - ایک ملک میں اس کی ایک ہیئت ہے اور دوسرے ملک میں دوسری - کہیں چاند ، سورج ، سیاروں اور ستاروں کی پرستش ہوتی ہے کہیں بت اور تصویریں پوجی جاتی ہیں - کوئی گروہ پہاڑوں اور دریاؤں کو متبرک خیال کرتا ہے ، کوئی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتا ہے ، کوئی تثلیث کو مانتا ہے ، کوئی توحید کا قائل ہے - کیا عجب ہے کہ پہلے پہل آفتاب کی جہانگیر روشنی اور گرمی ، چاندنی کی ٹھنڈک اور سرور ، تاروں بھری رات کے دلکش

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

منظر، بجلي كي چمك، اور بادل كي گرج سے متاثر هوكر انسان نے اجسام فلكي كو مثل اپنے جاندار اور اپنے سے قوي تر سمجهكر ان سے نفع حاصل كرنے اور اُن كے ضرر سے بچنے كے لئے اُن كي پرستش شروع كي هو - ايك فرنگي حكيم كي رائے هے كہ مذهب كي ابتدا خواب سے هوئي - خواب كي حالت ميں خواب ديكهنے والا اپنے مقام سے دور دور هو آيا، جب جاگا تو اس نے اپنے ساتهيوں سے خواب كا حال بيان كيا - اس كے ساتهيوں نے اُسے بتايا كہ اس كا جسم جہاں وه سويا تها وهيں موجود تها - اس سے يہ نتيجہ نكالا گيا كہ جسم كے علاوه كوئي اور چيز بهي هے جو خواب كي حالت ميں جسم سے باهر نكل كر جاتي هے اور گهوم پهر كر جسم ميں واپس آ جاتي هے - اس چيز كا نام روح ركها گيا - جب روح هميشہ كے واسطے جسم سے الگ هو جائے اور پهر واپس نہ آئے تو اس حالت كا نام موت هے - سوسائٹي كے نظام كي مناسبت سے روحوں ميں بهي مدارج قائم كئے گئے - جس سردار يا بادشاه سے اس كے تابعين خوف كهاتے هيں، اس كي روح بهي ان كي روحوں سے زياده طاقتور هوگي اور اس ميں فائده اور نقصان پهونچانے كي قابليت بهي زياده هوگي - لهذا عوام كے لئے لازم هے كہ اگر زندگي ميں اُس سے خوف كهاتے تهے اور اس كي خدمت كرتے تهے تو مرنے كے بعد اس كي روح كو پوجيں - اس خيال سے رفتہ رفتہ ايك ايسي پُر هيبت اور پُرشكوه روح كا تصور پيدا هوا هوگا جو سارے عالم پر محيط هے اور كل دنيا كا نظام جس كے قبضہ ميں

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ھے - اس قسم کے خیالات تو ان لوگوں کے ھیں جو مذھب کو بھي انسان کے دل و دماغ کا ایک کرشمہ خیال کرتے ھیں جس طرح سوسائٹي کے قواعد ترتیب دئے گئے، قانون بنائے گئے، حکومت کے دستور قائم ھوئے - اسي طرح مختلف زمانوں میں، مختلف ملکوں میں، مختلف مذھب پیدا ھوئے - کہا گیا ھے کہ خدا نے انسان کو اپني شبیہ کے مطابق بنایا - ان حکیموں کا خیال ھے کہ انسان اپنے معبود کو اپنے خیال کے مطابق خلق کرتا ھے - جس گروہ کي تہذیب اور تحقیق جس درجہ پر ھوگي، جس طرح کے اس کے رسم و رواج ھوں گے، جن خوبیوں کي اس میں قدر و منزلت ھوگی، اسي قماش کا معبود اس کا دماغ خلق کرے گا -

دوسرا گروہ یہ کہتا ھے کہ نہیں، مذھب ایک خدا داد شے ھے، انسان کے فہم اور دماغ سے بالاتر - خداوند ازل نے مختلف زمانوں میں مختلف قوموں میں اپنے پیمبر بھیجے - ان پیمبروں کو الہام کے ذریعہ سے رموز الھي کا علم بخشا گیا، اور انھوں نے اپنے پیام دنیا کو سنائے - مذھب کے حقائق فراست انساني کے اخذ کئے ھوئے نہیں ھیں، اور اسي وجہ سے انساني آئین یا دستور کي طرح تغیرپذیر نہیں ھیں - مذھب خدا کي طرف سے بھیجي ھوئي چیز ھے جو اٹل اور آمٹ ھے - اس کا سلسلہ ازل سے ابد تک قائم ھے اور اس میں عقل انساني کو دخل نہیں - نکتہ چیں اس میں شاخسانے نکالتے ھیں - اتنے مذھب پیدا کرنے کي کیا ضرورت تھي؟ ایک مذھب جاري ھوا، پھر حکم الھي سے وہ منسوخ ھوکر اس کي جگہ دوسرا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

مذهب جاري کیا گیا - یه کیوں ؟ اس کا کیا ثبوت هے کہ هر زمانے میں اور هر گروہ انسان میں پیمبر بهیجے گئے ؟ اگر یه کہا جاتا هے کہ ایک خاص زمانه میں خدا نے ایک خاص مذهب جاري کیا اور وهي مذهب برحق هے اور اس سے انکار کرنے والا کافر هے ' تو ان لوگوں کا کیا حشر هوگا جن تک وہ پیام پہونچا هي نہیں ؟ وغیرہ ' وغیرہ - خدائي مذهب کے طرفدار ایک حد تک ان اعتراضوں کا جواب دلیل اور منطق سے دیتے هیں اور آخر میں معترضین کو یه کہ کر خاموش کر دیتے هیں کہ احکام الهي میں چون و چرا کي گنجائش نہیں ' مذهب ادراک انساني سے بالاتر هے ' عقل انسانی محدود هے اور رموز الهی کے سمجھنے سے قاصر - یه وہ کوچه هے جس میں اطاعت اور خاموشي کے سوا دم مارنے کي مجال نہیں -

مگر ایک دقت پھر بھی باقي رهتی هے - اگر ان بزرگوں کے فرمانے کے مطابق مذهب کو خداداد مان لیا جائے اور وید ' انجیل ' قرآن ' وغیرہ کو کلام الهي سمجھا جاے ' تو بھي کلام الهي کے معني اور مطلب سمجھنے کے لئے انسان کے پاس سوائے اُس محدود اور ناقص عقل و فهم کے اور کوئي دوسرا ذریعه نہیں - کلام الهي تو نازل هوا ' مگر اس کے ساتھ اُس کي شرح تو نہیں نازل هوئي ' اور اگر هوتي بھي ' تو جو دقت کلام الهي کے سمجھنے میں پیش آ رهی هے وهی اس کي شرح کے سمجھنے میں پیش آتی - وید اور قرآن کلام الهي هوں ' مگر وید کے کس منتر کے کیا معني هیں اور قرآن

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

كي كس آيت كا كيا مطلب هے ، يه كون بتائےگا - شايد اسي دقت كو دور كرنے كے لئے عيسائيوں كے رومن كيتھولک گروه نے يه آئين قائم كيا كه انجيل كے معني اور مطلب سمجھنا هر انسان كا كام نهيں ، جو معني چرچ يا يوں كهئے كه پاپائے روم كی طرف سے بتائے جائيں وهي مستند هيں اور ان كو ماننا لازم هے - ليكن اصل دقت اس سے بھي رفع نه هوئی - پوپ بھي انسان هے ، اور اس وجه سے فاني - ايک پوپ جاتا هے دوسرا آتا هے - اس واسطے ان كے احكام ميں اختلاف هو سكتا هے - پھر يه كه جو معني و مطلب چرچ يا پوپ كی طرف سے بيان كئے جاويںگے ان كو كون سمجھےگا ؟ غرضكه كلام الهي كے ماننے والوں كو بھي عقل انسانی كي جانچ پرتال سے مفر نهيں اور خدا كا فرمانبردار سے فرمانبردار بنده بھي اپنے فهم و درک سے بےنياز نهيں هو سكتا -

يهي وجه تو هے كه هر مذهب كے پيرو فريق در فريق اور گروه در گروه پاشان و پريشان نظر آتے هيں - ويد تو ايک هے ، پھر چھ شاستر كيوں ؟ شيوي ، شاكت اور ويشنو كي تفريق كس واسطے ؟ سناتن دهرميوں اور آريه سماجيوں كی معركه آرائی كا كيا سبب ؟ قرآن ايک هے ، مگر معتزله اور اشاعره كے خونريز جھگڑوں سے اسلامي تاريخ كا كون پڑھنے والا واقف نهيں ؟ شيعه اور سني كا اختلاف آج بھي موجود هے - كوئي مقلد هے ، كوئي غير مقلد ، كوئی آغا خانی هے ، اور كوئي اثنا عشري - اسلام ايک هے ، مگر اس ميں بهتّر فرقے هيں ، اور اب شايد اس سے بھي كچھ زياده - حافظ نے سچ كها هے :

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

جنگ هفتاد و دو ملت همه را عذر بنه
چون ندیدند حقیقت ره افسانه زدند

حضرت عیسیٰ کي تلقین انجیل سے واضح هے، مگر انجیل کو کلام الهي ماننے والے عیسائیوں کے سیکڑوں گروہ هیں، اور لطف یہ هے کہ هر مذهب کا هر گروہ اپنے تئیں راز الهي کا آمین سمجھتا هے اور اپنے سوا سب کو گمراہ جانتا هے، حتیٰ کہ ایک زمانہ میں اپنے هی مذهب والوں کو اگر وہ ایک خاص فرقہ اور گروہ سے الگ هوں قتل کرنا اور زندہ جَلانا ثواب سمجھا جاتا تھا - کہتے هیں کہ انسان ایک جنگجو جانور هے، لڑائي جھگڑا اس کي فطرت میں هے - ایک مشرقي حکیم کا قول هے کہ زن، زمین اور زر یهي تین چیزیں شر و فساد کا باعث هیں - بادشاهوں کے جنگ و جدل کي خونین داستانیں اور اقوام دنیا کے تصادم کي هولناک کہانیاں زباں زد خلائق هیں، لیکن تاریخ عالم شاهد هے کہ جتني خونریزي دنیا میں مذهب کے نام سے هوئي هے اس سے زیادہ شاید کسی اور وجہ سے نہ هوئي هوگي -

مدعا اس سب کا یہ هے کہ مذهب الهامي هو یا انسان کے دماغ کا اختراع، اس کے اصول کي تشریح، اس کے معاني اور مطالب کا سمجھنا، اس کے احکام کي پابندي، ان سب کا انحصار انسان کی عقل اور فهم پر هے - یهي وجہ اختلاف مذاهب کی هے، اور یهي بنا مذهب کے ارتقا کي - تاریخ بتاتي هے کہ تغیر اور تبدل، آگے بڑھنا اور کبھي کبھي پیچھے هٹنا، انساني تمدن اور انساني تهذیب کا جزو هے - کسي خاص

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

زمانہ میں انسانوں کا ایک گروہ اپنی ضروریات کے پورا کرنے کے واسطے ایک خاص تمدن یا تہذیب قائم کرتا ہے، سوسائٹی کے مدارج قرار پاتے ہیں، قانون بنتا ہے، علوم و فنون رائج ہوتے ہیں، ملکداری کے دستور اور سیاست کی پالسی قائم ہوتی ہے - سو دو سو برس تک سوسائٹی اس تمدن کے زیر فرمان کام کرتی ہے - ایک زمانہ گزرنے کے بعد اس بات کا احساس شروع ہوتا ہے کہ اب اس تمدن میں تبدیلی کی ضرورت ہے - جس طرح جوانی میں بچپن کے کپڑے ٹھیک نہیں ہوتے اسی طرح انسانی دماغ اور انسانی اخلاق ترقی کرکے مروجہ تمدن کی حد سے آگے نکل جاتے ہیں - اس کا احساس پہلے عوام کو نہیں بلکہ خواص کو ہوتا ہے، روشن دماغ اور ذکی الحس افراد قوم اس تغیر کو محسوس کرتے ہیں اور ان میں بےچینی شروع ہوتی ہے - مگر انسان عادت کا غلام ہے - جو ہمارے بزرگوں نے سمجھا اور کیا وہی ہمارے واسطے بھی کافی ہے - نظام دنیا جس طرح پہلے تھا اسی طرح اب بھی ہے اور ویسا ہی آیندہ بھی رہےگا - خیالات اور عادات کا بدلنا تکلیف‌دہ ہے - اسی وجہ سے اصلاح کرنے والوں کی ہمیشہ عوام کی طرف سے مخالفت ہوتی ہے - حضرت عیسی کو سولی دی گئی - رسول عربی کو جلا وطن ہونا پڑا؛ سوامی دیانند کو زہر دیا گیا - مگر چونکہ تبدیلی اور اصلاح کا تقاضا فطرت انسانی اور قانون قدرت کی طرف سے ہوتا ہے اس واسطے مخالفت کے باوجود نئے خیالات کی اشاعت ہوتی رہتی ہے اور نئے پیشوا کے پیرووں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ہے، حتیٰ کہ قرنوں اور بعض اوقات صدیوں کی کشاکش کے بعد اصلاح‌پسند گروہ سوسائٹی کا نیا آئین اور نیا دستور بنانے میں کامیاب ہوتا ہے - یہی راز ہے انسانی ترقی کا، اور یہی معنی ہیں اس بے چینی اور کشمکش کے جو ہر متمدن قوم کی تاریخ میں نظر آتی ہے - مذہب کا ارتقا اس کلیہ سے خارج نہیں ہے - اور ہندو مذہب کی تاریخ میں اس ارتقا کے مدارج صاف نظر آتے ہیں - ویدوں کے رشی اور شاستروں کے بنانے والے، گوتم بُدھ اور شنکر آچارج، رامانُج اور رامانند، کبیر، نانک، چیتن، اور تکا رام، تلسی‌داس اور سورداس، راجہ رام موہن رائے، اور سوامی دیانند ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں - جن اصلاحوں کی آج ضرورت محسوس ہوتی ہے، جو سوشل، مذہبی، یا ملکی تبدیلیاں لوگ کرنی چاہتے ہیں، اُن کی ضرورت اور بے ضرورتی، حسن و قبح سمجھنے کے لئے اس بات کا سمجھنا لازمی ہے کہ اس زمانہ سے پہلے اس ملک کے مصلحان قوم کو کیا کیا دقتیں پیش آئی تھیں، اور انہوں نے اپنے زمانہ کے عقدوں کو کس طرح حل کیا تھا - اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ہماری قوم کی فطرت بہ حیثیت قوم کے کیسی ہے، اس کا مزاج کس طرح کا ہے، اور نئے خیالات اور نئے اصولوں کو کس شکل اور کس قالب میں قبول کرنے کے لئے وہ آسانی سے آمادہ ہو سکتی ہے -

مشکل یہ آ پڑی ہے کہ فرنگیوں کے اقبال ہیبت اور یورپ کی برتری کا نقش ہمارے مغلوب اور افسردہ دلوں پر کچھ ایسا بیٹھ گیا ہے کہ اپنے یہاں کی کوئی چیز بھاتی

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

هي نهيں اور اپنے ديس کا بڑے سے بڑا آدمی مغربي تہذيب کي ميزان ميں سبک نظر آتا هے - غضب يه هے کہ تعليم يافته اور پڑھے لکھے هندوستاني اپني زبان، اپنے مذهب، اور اپني تہذيب سے نه صرف بے خبر هيں بلکہ مشرقي حکمت اور مشرقی تمدن کو قابل التفات هي نهيں سمجھتے - آج ايک گروہ ايسا بھي پيدا هو گيا هے جو سياسي شورش اور سياسي مخالفت کي بنا پر انگريزوں سے سخت ناراض هے، مگر دل اور دماغ دونوں پر ايسا چوکھا مغربي رنگ چڑھا هوا هے کہ انگريزوں سے منافرت کے پردے ميں بھي مغربي اداؤں کي جھلک نظر آتي هے، اور انگريزوں کو گاليان بھي دي جاتي هيں تو مغربي لهجه ميں - انگريزوں کے خلاف غم و غصه کا اظهار هوتا هے، مگر اپني چيزوں سے اب بھي وهي مغائرت هے اور اپنے بزرگوں کے کارناموں اور اپنے اسلاف کي سحرکاريوں سے اب بھی وهي لا علمی هے جو پهلے تھي -

جيسا کہ ميں عرض کر چکا هوں، هندؤوں کي تاريخ سے ظاهر هوتا هے کہ ان کے يهاں قريب قريب هر زمانه ميں ايسے روشن دماغ اور عالي خيال بزرگ پيدا هوتے رهے هيں جو معينه شاهراہ سے هٹ کر چلتے تھے، فرسودہ خيالات کی گتھيوں کو سلجھانے کي کوشش کرتے تھے اور رسم و رواج، رياکاري اور مذهبي نمائش کي بيڑيوں کو کاٹ کر آزادہ روي اور حق پرستي کي تلقين کرتے تھے - ميرے خيال ميں اس برگزيدۂ گروہ ميں کبير صاحب کا درجه نهايت ممتاز هے، اور اسي وجه سے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

میں نے ان کے سوانح اور ان کی تلقین کے متعلق کچھ عرض کرنے کی جرات کی ھے -

---

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

هندو مذهب کا اِرتقا

سائنس کے ماہر کہتے ہیں کہ کرۂ زمین کو وجود میں آئے ہوئے کروروں برس ہو گئے اور حضرت انسان اس پر لاکھوں برس سے آباد ہیں - متمدن اقوام کے پاس جو تحریری دستاویزیں ہیں وہ چند ہزار برس سے زیادہ کی نہیں، مگر انسان نے ان سے پہلے کی حالت کا بہت کچھ کھوج لگایا ہے - پرانی عمارتیں پرانے سکے اور کتبے زمین کے نیچے دبے ہوئے پرانے شہروں کے کھنڈر حتی کہ زبان انسانی کے الفاظ، ان سب کی جانچ پرتال کی جاتی ہے، اور ان کو میزان عقل میں تول کر مختلف اقوام کی تہذیب اور شائستگی کے متعلق نتائج اخذ کئے جاتے ہیں - فرنگی حکیموں نے ایشیا اور یورپ کی مختلف زبانوں پر جب غور کیا تو ان کو معلوم ہوا کہ سنسکرت، فارسی، یونانی، لاطینی، اور جرمن زبانوں میں بہت سے الفاظ ہیں جو اس قدر ملتے جلتے ہیں کہ وہ ایک ہی ماں کی اولاد معلوم ہوتے ہیں - کوئی زمانہ ہوگا کہ جب آرین قوم جس کی یہ مختلف شاخیں ایشیا اور یورپ میں آباد ہیں، وسط ایشیا میں رہتی تھی اور وہیں سے مختلف ممالک میں پھیلی - اس قوم کی سب سے پرانی دستاویز رِگ وید ہے جو ہندوستان کے آریوں کے پاس محفوظ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آریہ افغانستان سے گذرکر پنجاب میں آباد ہوئے تو وہ شایستگی اور

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

تمدن کے اکثر مراحل طے کر چکے تھے - ان کے مذہب میں
مظاہر قدرت کو دیوتاؤں کا درجہ دیا گیا تھا - ان کو وہ
انسان سے بہتر اور برتر سمجھتے تھے اور اپنا یار و مددگار
خیال کرتے تھے - وہ ان دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے، اور ان
سے اپنے دشمنوں پر فتح پانے کے واسطے اور اپنے جاہ و
عروج کے لئے دعائیں مانگتے تھے - رِگ وید کے بعض منتروں
سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کرنےوالا اس وقت
ایک خاص دیوتا کو جس کی وہ عبادت کر رہا ہے
سب سے افضل سمجھتا ہے، اور اتنی دیر کے واسطے وہ
اور دیوتاؤں کے وجود کو بھول جاتا ہے - اُن کے
دیوتاؤں کی کثرت میں بھی وحدت کا راز مخفی تھا -
رِگ وید میں ایسے منتر موجود ہیں جن میں محض
ایک وحدہ لا شریک ذات کا ذکر ہے، اور اس کو سب
سے اعلیٰ اور کل کائنات کا خالق قرار دیا گیا ہے -
عبادت کے ذرائع غالباً دو تھے، ایک تو دیوتا کی ثنا
و صفت اور اس کی درگاہ میں اپنی حاجتوں کا اظہار،
دوسرے یگ - یگ ہندوؤں کی پوجا کا نہایت ممتاز جزو ہے،
اور اس کا رواج ہندوؤں میں اِس وقت تک ہے - یوں تو ہر
دنیادار کے واسطے یگ لازم تھا اور مذہب کا جزو لاینفک، مگر
تہذیب اور ثروت کی ترقی کے ساتھ بعض ایسے یگ بھی وجود
میں آئے جن کے کرنے کے لئے بڑے ساز و سامان کی ضرورت
ہوتی تھی اور جو صرف راجہ مہاراجہ ہی کر سکتے تھے - مثلاً
راجسویہ یگ، یعنی جشن شاہنشاہی یا اَشْوَمیدھ یگ جس

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

میں گھوڑے کي قرباني کي جاتي تھي - مذہبي رسوم کا ادا کرنا تو ہر آریہ کا فرض تھا - مگر جوں جوں تمدن کي ترقي کے ساتھ مذہبي رسوم طویل اور پیچیدہ ہوتے گئے ان کا ادا کرنا مشکل ہوتا گیا - دنیاداروں کو دنیا کے بکھیڑوں ہي سے فرصت کہاں کہ وہ ہر رسم کي توضیح اور تفصیل یاد رکھیں - آگ کس طرح روشن کرني ہے ' قرباني کب اور کس طرح کي جائےگي ' کس وقت اور کس آواز سے کون سا منتر پڑھا جائےگا ' کون سي دعا کس وقت کار آمد ہوگي ' اِن باتوں کو سمجھنا اور یاد رکھنا اور ضابطہ اور قاعدہ سے انجام دینا ہر شخص کے امکان میں نہ تھا - اس کمي کو پورا کرنے کے لئے برہمنوں کا گروہ پیدا ہو گیا جن کے سپرد یہ مذہبي خدمت کی گئي ' اور جن کا یہ فرض قرار دیا گیا کہ وہ مذہبي عقاید اور مذہبی علوم کے ماہر ہوں ' اور مذہبي رسوم کو صحیح طریقہ سے ادا کر سکیں - ہر فرد قوم کے لئے ' چاہے وہ راجہ ہو یا پرجا ' یہ ضروري ہو گیا کہ وہ رسوم مذہبي کے ادا کرنے میں برہمنوں سے مدد لے اور ان کي ہدایت پر عمل کرے - ہر علم اور ہر فن بلکہ یوں کہئے کہ دنیا کے ہر کام میں مبصروں (experts) کي نخوت اور "دراز دستي" مشہور ہے - یہ تو مذہب کا معاملہ تھا - تعجب کي کیا بات ہے اگر برہمنوں نے مذہب کے تقدس کو اپني ذات میں منتقل کر لیا اور اپنے تئیں خالق کائنات کا رازدار اور نوع انسان کا شفیع سمجھنے لگے ؟

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

صدیاں گذر گئیں، جُگ بیت گئے، اور جو حشر ہر انسانی دستور کا ہوتا ہے وہی اس کا بھی ہوا، یعنی وہ دل کی صداقت اور مَن کی لگن جس کا اظہار ان ذرائع پرستش سے ہوتا تھا گھٹنے لگی، اور ان پر تصنع کا رنگ چڑھنے لگا، پوجا پاٹھ، ہَوَن اور یگ لوگ کرتے تھے، مگر رسم و رواج کی بنا پر، یا اپنی امارت کے اظہار کے واسطے جن کے سینہ میں دل تھا اور دل میں سچا مذہبی ولولہ تھا وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ چھلکے کے اندر مغز باقی نہیں رہا اور خالی چھلکا ان کے درد کی دوا نہیں - ان بزرگوں نے ایک دوسرا راستہ گیان کا قائم کیا اور یہ سکھایا کہ موکش یا نجات کا ذریعہ ہے برہم گیان یا علم الہی کا حاصل کرنا اور اپنی اور اپنے معبود کی حقیقت کو پہچاننا - گیان حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے ریاضت یا تپ شروع کیا، اور رفتہ رفتہ تپ کو وہی مرتبہ حاصل ہو گیا جو کسی زمانہ میں یگ کو حاصل تھا - دنیا سے مُنھ موڑ کر جنگل میں چلا جانا اور "تپسیا" ریاضت میں عمر گزارنا برگزیدہ اور مذہبی آدمیوں کا یہی مآل زندگی قرار پایا - اِس کا بیان اُپنشدوں میں نہایت وضاحت سے ملتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤں کے ایک بڑے گروہ میں ان امور پر غور کرنے کی قابلیت اور شوق پیدا ہو گیا تھا - ہم کیوں پیدا ہوئے؟ کہاں سے آئے؟ کہاں جا رہے ہیں؟ انسانی زندگی کا کیا مآل ہے؟ اور حصول نجات کی کیا تدابیر ہیں؟ کرم کا کیا اثر ہے؟ مایا کے کیا معنی ہیں؟ آوا گون کے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

چکر سے کس طرح آزادي مل سکتی ہے؟ یہ سب سوال ان کے سامنے تھے، اور جس فراست اور معقولیت کے ساتھ انہوں نے ان مسائل پر بحث کي ہے جیسي بلند اور دیرپا پرواز ان کي بُدھي* کي تھي، اور جس طرح وہ برہم گیان کے آسمان سے تارے توڑ کر لائے ہیں وہ انہیں کا حصہ ہے - یورپ والے ان کے عقائد کو مانیں یا نہ مانیں مگر مذہب اور فلسفہ کے صحراے ناپیدا کنار میں ان کی تحقیق اور تجسس کي داد علماے فرنگ بھي دیتے ہیں، اور جو کچھ وہ سکھا گئے ہیں اس کا چرچا آج بھی غیروں کی محفل میں ہے -

آخرکار قانون قدرت کا عمل ایک مرتبہ پھر ہوا اور جو تپ معبود حقیقي کے پہچاننے اور نجات حاصل کرنے کے واسطے کیا جاتا تھا وہ محض دکھانے کے لئے یا حصول نام و نمود کے لئے کیا جانے لگا، مغز مفقود ہو گیا، اور کتّے ہڈیاں چچوڑتے رہ گئے - لہذا اصلاح و ترمیم کي ضرورت محسوس ہوئي اور مہاتما گَوتم بُدھ کی تعلیم و تلقین کي نوبت آئي -

اس سے قبل کہ مہاتما بُدھ کا ذکر کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک بات کہ دوں - آریوں میں برہمن اور چھتري یہ دونوں اونچي ذاتیں ماني جاتي ہیں - آریوں کي قوم میں عوام کا نام ویش تھا - برہمنوں اور چھتریوں

---

* عقل سلیم -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کا شمار خواص میں تھا - رفتہ رفتہ برہمنوں نے مذہبی
تقدس کی بنا پر اور اسرار الہی کے امین کی حیثیت سے اپنا
درجہ چھتریوں سے بڑھا لیا - مگر کتب مذہبی کے مطالعہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درجہ ان کو آسانی سے نہیں حاصل
ہوا - چھتری عابد اور زاہد برہمنوں کے ساتھ ساتھ اس
کوچہ میں گامزن تھے، اور برہم رشی اور راج رشی کا مقابلہ تھا -
بسوامتر اور بششت کے قصہ سے کون ہندو واقف نہیں ؟
پرس رام نے ناخوش ہوکر چھتریوں کو نیست و نابود
کرنے کی کوشش کی، لیکن آخر ان کو راجہ رام چندر جی
سے جو چھتری تھے ہار ماننی پڑی - ہندو مذہب اور ہندو
فلسفہ کی تاریخ میں کسی برہمن مرتاض، کسی برہمن درویش
کا درجہ راجہ جنک سے اونچا نہیں ہے - بڑے بڑے رشی اور
مُنی ان کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے اور ان کی شاگردی
کو باعث فخر سمجھتے تھے - اسی سلسلہ میں یہ نکتہ بھی
یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہندوستان قدیم کے دو بڑے پیشوایان
مذاہب جو مقررہ راستہ سے ہٹ کر چلے اور جنھوں نے
مروجہ عقائد سے الگ اپنے مسلک قائم کئے وہ دونوں
چھتری تھے، یعنی بَودھ مت کے بانی گَوتم بُدھ اور جَین
مت کے بانی مہاویر -

گَوتم بُدھ کا زمانہ پانچویں صدی قبل مسیح کا زمانہ
ہے - یہ کپل وستو کے راجہ کے گھر میں پیدا ہوئے اور
راجکماروں کی تعلیم پائی، مگر بچپن ہی سے مَن کو اور
ہی لگن لگی ہوئی تھی - باپ نے دنیاداری کی طرف مائل

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کرنے کے لئے شادی کر دی - جب لڑکا پیدا ہوا تو گوتم بُدھ نے کہا "یہ ایک بندھن اور بڑھا جسے کاٹنا پڑے گا" - آخر تیس برس کی عمر میں دنیا سے مُنھ موڑ کر جنگل کو سدھارے - اس زمانہ میں علم لدنی کے متلاشیوں کے واسطے ریاضت کا طریقہ جاری تھا - انہوں نے بھی اس کو اختیار کیا، مگر کچھ دن بعد بے سود سمجھ کر چھوڑ دیا - خدا کی قدرت دیکھئے کہ ایک دن جب گوتم بُدھ ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے دماغ میں بجلی سی کوند گئی، مایا کی تاریکی دور ہو گئی، اور کائنات کا راز آشکارا ہو گیا - وہ سکون قلب، وہ سرور ابدی، جس کی تلاش میں وہ برسوں سے سرگرداں تھے ایک لمحہ میں حاصل ہو گیا - اس خوشی اور اس مسرت کا کیا پوچھنا؟ اس کی قدر کچھ وہی سمجھ سکتا ہے جو اس کوچہ میں کبھی دو چار قدم بھی چلا ہو، اور جس نے اس تلاش و تجسس میں اپنا دل و دماغ صرف کیا ہو - اس دن سے گوتم کا لقب بُدھ قرار پایا، جس کے معنی ہیں روشن دل اور روشن دماغ - معمولی درجہ کے درویش تو اپنی کامیابی پر خوش ہو کر بیٹھ رہتے، مگر گوتم کو تو اپنی نجات سے زیادہ دنیاوالوں کی نجات کی فکر تھی - وہ دنیا کے مصائب اور تکالیف، اس کے رنج و غم سے واقف تھے، ان کے سینہ میں دل تھا اور دل میں درد - جب

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اُن کو اس بات کا گیان ہوا کہ حصول نجات کے مروجہ طریقے بےکار ہیں، حقیقت اور إصلیت کچھ اور هے، تو ان پر فرض ہوا کہ وہ اپنی باقي عمر اس کي تعلیم و تلقین میں صرف کریں، اور دنیا کو نجات کا صحیح راستہ بتاویں - اور انہوں نے ایسا هي کیا -

کرم اور آوا گون یا تناسخ کے مسائل پر گوتم بدھ کي تعلیم کي بنا تھي - جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا - اچھے اور برے دونوں طرح کے أفعال کے نتائج کا بھگتنا لابدي هے - اور اسي واسطے ہر روح کو بار بار دنیا میں جنم لینا پڑتا هے - اچھے کرم کے صلہ میں اگر بہشت بھي نصیب ہوئي تو مقررہ مدت کے بعد پھر دنیا میں پیدا ہونا پڑے گا، اور دنیا کے رنج اور خوشي، مسرت اور صعوبت برداشت کرني پڑےگي - اگر غور سے دیکھئے تو جو چیز انسان کو دنیا سے وابستہ رکھتي هے اور اس کے جھگڑوں سے آزاد نہیں ہونے دیتي وہ "ترشنا" یا خواهش هے - پس نفس امارہ کا مارنا سب سے زیادہ ضروری هے - اعتدال کي زندگی سب سے اچھي، نہ نفس امارہ کی غلامي اور نہ اس طرح کي ریاضت جس میں جسم اور جان کو طرح طرح کي ایذا پہونچائي جاے - والدین اور گرو کي اطاعت، اپنے نفس پر قابو، ہر انسان کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ، اور ساري کائنات پر ترحم کي نگاہ، بودھ مت کے یہ چار خاص اخلاقي أصول هیں، اور ان کی پابندي سے وہ اعتدال و

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

سکون حاصل هو سکتا هے جو نِروان یا نجات کا ذریعه هے - فلسفي اور حکیم نِروان کے مختلف معنی بیان کرتے هیں ، لیکن فلسفه اور حکمت کي موشگافیوں کو چھوڑکر نروان کے سیدھے سادھے معني معلوم هوتے هیں خواهشات نفساني کو جو رنج و غم ، گناہ و عذاب ، کا ماخذ هیں زیر کرنا اور دنیاوي تعلقات کي زنجیر کو توڑ کر روح کو آوا گون کے سلسله سے آزاد کر دینا - دنیا نگارخانه آرزو هے اور انسان فریب خوردۂ هوا و هوس - خواهش یا ترشنا تعلق دنیوي کی جڑ هے - جب خواهش نه رهےگي تو دنیا کا تعلق بھی نه رهےگا - اور جب دنیا کا تعلق نهیں رها تو روح کو جنم لینے کي ضرورت باقي نهیں رهتی -

اُس وقت مذهب کي زبان سنسکرت تھی ، اور آریوں کے اعلیٰ طبقه کے لئے مخصوص تھی - اور برهمن هی اس کو سمجھ سکتے تھے اور سمجھا سکتے تھے ، مگر گوتم بدھ نے جو کچھ کہا وہ عوام کی زبان میں کہا ، چنانچه بوَدھ مت کي کتب مقدسه پالي زبان میں هیں ، جو اُس زمانه میں مگدھ یا بهار میں رائج تھي - گوتم کي تعلیم عوام کے لئے نهیں بلکه خواص کے لئے تھي ، اور نجات کا راسته هر شخص کے لئے بلا قوم یا ذات کي تفریق کے کھلا هوا تھا - نجات کا وسیله یگ اور تَپ نهیں ، بلکه هر شخص کا روزمرہ کا چال چلن اور افعال و اُقوال قرار دئے گئے - اس کا لازمي نتیجه یه تھا کہ ذاتوں کي تفریق کي مذهبي بنیاد هل گئي ، برهمنوں کے تکبر کو سخت

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

صدمه پهونچا ، اور ان کي فضیلت تقویم پارینه هو گئي - اس وقت بهي جن ملکوں میں بودهه مذهب رائج هے ، مثلاً لنکا ، برهما ، سیام ، وغیره ، وهاں نه ذات کي تفریق هے ، نه کهانے پینے کي چهوت چهات ، نه برهمنوں کی طرح کوئي گروه جنت کا موروثی دربان اور انسان کا موروثي شفیع هونے کا دعوی کرتا هے -

تیسري صدي قبل مسیح بودهه مت کے عروج کا زمانه تها - چندر گپت کا پوتا اشوک اس وقت مگدهه کا راجه تها - اس نے بودهه مت کی اشاعت میں بڑي کوشش کی جس کا نتیجه یه هوا کہ یه مذهب چین اور جاپان ، لنکا ، برهما ، اور سیام ، افغانستان ، اور ترکستان تک پهیل گیا - اگر تعصب اور انانیت کو چهوڑ کر گوش هوش سے سنئے تو بعض بڑے بڑے مذاهب میں جو اس وقت ایشیا اور یورپ میں پهیلے هوے هیں بودهه مت کے عقائد اور اس کے قانون اور دستور کا اثر آواز باز گشت کی طرح آپ کو سنائي دے گا -

سیکڑوں برس تک یه مذهب هندوستان پر غالب رها ، اور جب اس کا زوال شروع هوا اور هندو مذهب نے عود کیا تو آٹهویں صدي تک دونوں مذهب ساتهه ساتهه هندوستان میں جاري رهے ، مگر بودهه مت کے بادشاهوں نے کبهی کسي کو زبردستي اپنے مذهب میں شامل کرنے کي کوشش نهیں کی ، اور نه کبهي اختلاف مذهب کي بنا پر خونریزي کي نوبت آئي - هاں ، اگر غور سے دیکهئے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

تو یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بودھ مت کے بعض عقائد اور اصول قوم کے دل و دماغ میں اس طرح سے سرایت کر گئے تھے کہ اس مذہب کے زوال کے بعد وہ ہندو مذہب کا جزو بن گئے، اور آج بھی ان کا اثر ہندوؤں کی مذہبی اور سوشل زندگی پر موجود ہے -

بودھ مذہب کے زوال کے وہی اسباب تھے جو عموماً مذہبوں کے زوال کے ہوا کرتے ہیں - گوتم بدھ کی روحانی تعلیم کو تو لوگ بھول گئے اور اس کی جگہ بدھ کی مورتوں کو پوجنے لگے، معنی اور مطلب فراموش ہو گئے، محض الفاظ کا گورکھ دھندا رہ گیا، اور الفاظ کے اختلاف پر فرقے اور جتھے قائم ہونے لگے - چوتھی صدی عیسوی میں جب گپت خاندان کے راجہ شمالی ہندوستان میں حکومت کرتے تھے اس وقت بودھ مذہب کا زوال اور ہندو مذہب کی نئی زندگی شروع ہو گئی تھی - آٹھویں صدی عیسوی میں شنکراچارج کے اقبال کا ستارہ چمکا اور اس کے وعظ اور تلقین کا یہ اثر ہوا کہ کدارناتھ سے رامیشورم تک اور جگناتھ سے دوارکا تک ہندو مذہب کا ڈنکا بج گیا - مگر جو مذہب اب رائج ہوا وہ قدیم آرین مذہب سے مختلف تھا - ویدوں اور شاستروں کو اب بھی لوگ مانتے تھے اور ان کی عظمت کے قائل تھے، مگر دلوں پر مہابھارت اور رامائن کا سکہ چلتا تھا اور پرانے دیوتاؤں کی جگہ رام اور کرشن کے اوتاروں نے لے لی تھی - اس تبدیلی کے ساتھ بھکتی کے عقیدہ کا رواج ہوا - کرم اور گیان "تپس" اور ریاضت

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

سے لوگ واقف تھے، اور ان کو برت چکے تھے - اب بھکتي نے لوگوں کے دلوں کو اور دلوں کے جذبات کو اپني طرف کھینچنا شروع کیا، اور بارھویں صدي سے سولھویں سترھویں صدي تک جو مذہبي پیشوا ھوے انھوں نے نہایت زور شور سے اسي عقیدہ کو سراھا اور اس کی اشاعت کي - شمالي ھندوستان میں رامانند اور ان کے چیلے کبیر، تلسي داس اور سور داس، بنگال میں چیتن، پنجاب میں نانک، اور دکن میں تکارام اس بھکتي کے مذھب کے رواج دینے والے تھے - چونکہ اس تحریک کے موجد اور اشاعت دینے والے اکثر ویشنو تھے اس واسطے ھندوستان میں یہ تحریک انھیں کے نام سے موسوم ھے، اور انگریزي مؤرخ بھي اس کو ویشنوازم کہتے ھیں -

یہ بھکتی کي تحریک گیتا کے زمانہ سے شروع ھوتي ھے - بھکتي وھي چیز ھے جس کو صوفي عشق الہی کہتے ھیں - کرم کانڈ کے پوجا پاٹھ، اور گیان مارگ کے بکھیڑوں سے بھکت یکساں آزاد ھے - محض محبت کا جذبہ اس کے واسطے کافي ھے، اور اس کو وہ دنیا اور آخرت کا سرمایہ سمجھتا ھے - مآل زندگی تو اس کا وھي ھے جو ھر ھندو کا ھے، یعني آوا گون کي قید سے آزاد ھوکر موکش یا نجات حاصل کرنا - لیکن اس کے حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس بس ایک بھکتي کا ذریعہ ھے جو اس کی ساري روحاني زندگي پر حاوي اور محیط ھے، اور جس کے کیف و سرور پر وہ بے تامل دنیا اور عقبی کو قربان کرنے کو تیار ھے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

جس تحریک کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ کئی باتوں میں اس تحریک سے ملتی جلتی ہے جو سولھویں صدی میں پروٹسٹنٹزم کے نام سے یورپ میں جاری ہوئی تھی - یورپ میں پاپائے روم کو یہ دعویٰ تھا کہ مذهب کے معاملہ میں اس کا فیصلہ قطعی اور ناطق ہے، اور اس کے حکم کی نافرمانی خدا کے حکم کی نافرمانی ہے - ہمارے ملک میں قریب قریب یہی دعویٰ برہمنوں کا تھا، اور ذات کی تفریق اُس پر مزید کریلا اور نیم چڑھا - بھکتوں نے یہ بتلایا کہ مذهب خدا اور بندہ کا واسطہ ہے، چاہے وہ کیسی ہی نیچی ذات کا کیوں نہ ہو بلا کسی اونچی ذات والے کی مدد کے بندہ اپنے خالق تک پہونچنے کا مجاز ہے - ان بھکتوں کے سیکڑوں اقوال ایسے ملیں گے جن میں برہمنوں کی نخوت اور گھمنڈ کا مضحکہ اُڑایا گیا ہے، اور ذات کی تفریق کو بے معنی اور لا طائل بتایا گیا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ کبیر اور نانک نے تو هندو مسلمان کے فرق کو بھی مٹا دینا چاہا ہے - هندؤوں کے سوشل نظام کی بنیاد ذات کی تفریق پر ہے، اور یہ نظام کچھ ایسا مضبوط ہے کہ بھکتوں کی کوشش بھی اس کو نہ توڑ سکی - لیکن یہ ضرور ہے کہ جنوبی هندوستان کے مقابلہ میں شمالی هندوستان میں برہمنوں کا تکبر اور چھوت چھات کی سختی کم ہو گئی ہے - اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ گو دیوی دیوتا اب بھی مانے جاتے ہیں اور بت پرستی هندؤوں میں جاری ہے، تاہم ان بھکتوں اور سنتوں کے اقوال زبانزد خلائق ہیں، اور بت پرستوں سے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اگر جرح کیجئے تو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنی جہالت کے باوجود ایک ایشور یا پرماتما یا بھگوان کو ان تمام مظاہر سے اعلیٰ اور برتر جانتے ہیں - پاپائے روم کے مذہب میں انجیل کی زبان لاطینی تھی، جس طرح ہندوؤں کی مقدس کتابیں سنسکرت میں لکھی ہوئی تھیں - جرمنی کے پروتستنت لیڈر لوتھر نے جرمن زبان کو اپنا آلہ کار بنایا - اور اس کی تقلید دیگر ممالک فرنگ میں کی گئی کیونکہ ان لوگوں کی اپیل علما کے گروہ کے خلاف عوام کے سامنے پیش تھی - گوتم بدھ نے پالی زبان میں وعظ دیا تھا - اسی طرح ہندوستان کے سنتوں اور بھکتوں نے سنسکرت کو چھوڑ کر ہندی، مرہٹی، بنگالی، اور پنجابی میں اپنے خیالات کی اشاعت کی، اور ان کو صرف شاہی محلوں اور عظیم‌الشان اور مقدس مندروں میں نہیں بلکہ غریب نادار جاہل دیہاتیوں کے جھونپڑوں اور چھپروں میں پھیلایا - کبیر صاحب فرماتے ہیں :

سنسکرت ہے کوپ جل بھاشا بہتا نیر

(سنسکرت بندھا ہوا پانی ہے، بھاشا بہتا ہوا پانی ہے)

ہندوستان کی ان زبانوں کی داغ بیل انہیں بھکتوں کی ڈالی ہوئی ہے، اور ان کی ساکھیاں اور شبد (ملفوظات)، ان کے بھجن اور گیت، اب تک ان زبانوں کے تمغاے افتخار ہیں - ایک بات جس پر ویشنو بھکت بہت زور دیتے ہیں اور جس کو وہ بہت اہم سمجھتے ہیں دل کی صفائی اور من کا پریم ہے - ان کے نزدیک صداقت اور محبت کے مقابلہ میں

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

پوجا پاتھ کی نمائش اور یوگ اور تپ کی ورزش بالکل هیچ هیں - اگر دل صاف هے اور طالب صادق هے تو ایشور کا ملنا آسان هے ، اگر دل صاف نهیں هے تو مذهب کے دستور اور ریاضت کی سختی فضول اور بےکار هیں - دنیا والے ان سے مرغوب هو جائیں تو هو جائیں مگر خدا نهیں ملتا -

---

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ہندو مذہب کے اُصول

ہندو مذہب کي بنا ویدوں پر ھے، اور ویدوں کو ہندو کلام الہي سمجھتے ھیں - رِگ وید سب سے پرانا سمجھا جاتا ھے - ویدوں میں مختلف دیوتاؤں کا ذکر ھے، مثلاً اندر، اگني، یم، ورن، وغیرہ - لیکن اسي کے ساتھ یہ خیال بھي موجود ھے کہ یہ متعدد دیوتا کسي ایک ذات میں مظہر ھیں، چنانچہ ایک مقام پر لکھا ھے کہ ایک ذات واحد کو رشي مختلف طریقوں سے بیان کرتے ھیں - وہ اس کو کبھي اگني کہتے ھیں، کبھي یم اور کبھي ماتَرِشْون - ویدوں سے آگے بڑھ کر جب ویدانت اور اُپنشدوں کے زمانہ میں حکیمانہ خیالات کا چرچا ھوا تو ھمہ ازوست سے گذرکر ھمہ اوست کے فلسفہ کی طرف رجحان ھوا، اور ہندو پرماتما اور جیو آتما، خالق اور مخلوق کو ایک واحد شے سمجھنے لگے - موکش یا نجات کے معني یہ قرار پائے کہ جیو آتما یا روح انسانی ترقي کرتے کرتے پرماتما میں مل جائے - جتنے مذہب کہ ہندوستان میں پیدا ھوے ھیں، ہندو، بودھ، اور جین، وہ سب روح انساني کو آوا گون یا تناسخ کے قانون کا تابع سمجھتے ھیں - ان کا عقیدہ ھے کہ روح لا زوال ھے - وہ صرف ایک ھي مرتبہ قالب خاکي اختیار کرکے دنیا سے الگ نہیں ھو جاتي، بلکہ جیسے اعمال

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اس کے ایک زندگي میں هوتے هیں ان کے مطابق اس کو دوسرا جنم لینا پڑتا هے ' اور یه آوا گون کا سلسله لا متناهي هے - گیتا کے دوسرے ادهیاے کے بائیسویں منتر میں کرشن جي فرماتے هیں "جیسے انسان پرانے کپڑے أتار کر نئے کپڑے پهنتا هے ' ویسے هي آتما پرانے جسموں کو چهوڑ کر نئے جسموں میں دخل کرتي هے" - [بهگوت گیتا کا اردو ترجمه از راے بهادر پنڈت جانکي ناتهه مدن - پانچواں اڈیشن - صفحه ۴۹ -] هر انسان کا فرض هے کہ وہ اپني زندگي اس طرح سنوارے کہ دوسرا جنم پهلے جنم سے بهتر هو ' اور دوسرے جنم میں اس کو ترقي کرنے کا اور زیادہ موقع ملے - غرض یه هے کہ ترقي کرتے کرتے روح اس درجه پر پهونچ جائے کہ پهر اس کو دنیا میں جنم لینے کي ضرورت نه رهے ' اور اس کو موکش یا نجات کی پدوي (درجه) مل جاے - هندوستاني مذاهب کے عقائد کي بنیاد اسي آوا گون کے مسئله پر هے ' اور هندو بَودهه اور جین تینوں کی زندگي اسي اصول کے تابع هے - ان کی هزاروں برس کي زندگی میں ان مذهبوں کے علم و عمل میں مختلف قسم کي تبدیلیاں ظهور میں آئیں ' مگر یه عقیدہ هر زمانه میں اور هر ملک میں اُن پر مسلط رها - اس کے استحکام اور عام پسندي کي ایک بڑي وجه غالباً یه هے کہ یه دنیاوی پریشانیوں اور تکلیفوں کے لئے تشفی بخش وجوہ فراهم کر دیتا هے - اگر هم دیکهتے هیں کہ ایک بدکار شخص دنیا میں سرسبز هے ' یا ایک شریف اور نیک

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

آدمی مصیبت میں مبتلا ہے، تو ہم کو خواہ مخواہ اُلجھن ہوتی ہے کہ ایسی نامناسب اور بے جوڑ بات کیوں وقوع میں آئی؟ خالق ارض و سما نے اس ناانصافی کی اجازت کیوں دی؟ آوا گون کے ماننے والوں کی تشفی اس طرح ہو جاتی ہے کہ موجودہ جنم کی حالت، راحت ہو یا مصیبت، پرانے جنموں کے کرموں کا مجموعی نتیجہ ہے - انسان کا کوئی فعل ایسا نہیں کہ جو وقوع میں آئے اور اپنا نتیجہ نہ پیدا کرے - جو نیک آدمی اس وقت مصیبت میں مبتلا ہے اس کی مصیبت غالباً اگلے جنموں کی بدکاریوں کا نتیجہ ہے، اور جو برا آدمی آرام اور چین سے زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے پچھلے جنموں کے نیک اعمالوں کا فائدہ اُٹھا رہا ہے - ایک گروہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ ترشنا یا خواہش انسان کے واسطے اس لئے مضر ہے کہ خواہش کے حصول کے لئے اس سے مختلف افعال سرزد ہوتے ہیں، اور ہر فعل اپنا اثر پیدا کرتا ہے، جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ روح کا تعلق دنیا سے مضبوطتر ہوتا جاتا ہے - افعال اچھے ہوں یا برے ان کے نتائج کو پورا کرنے کے لئے روح کو ضرور جنم لینا پڑے گا - لہذا اگر آوا گون سے نجات حاصل کرنی منظور ہے تو پہلی شرط یہ ہے کہ ترشنا یا خواہش کو ترک کیا جائے، اور اس ترک کے مسئلہ میں یہاں تک مبالغہ کیا گیا ہے کہ ——

ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولا ترک ترک

جہاں تک میں نے اس مسئلہ کو سمجھا ہے ہندو یہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

نہیں کہتے کہ روح گذشتہ جنموں کے اعمال سے اس طرح جکڑی ہوئی ہے کہ نئے جنم میں اسے مطلق آزادی نہیں حاصل ہے - وہ سمجھتے ہیں کہ ایک حد تک ضرور ہر روح نئے جنم میں اپنے پرانے اعمال سے متاثر رہتی ہے ، مگر اس حد کے اندر اس کو آزادی حاصل ہے - اس کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص مفلس گھر میں پیدا ہوا ہے تو اس افلاس کا ایک حد تک اُس پر اثر پڑے گا ، مگر اس حد کے اندر اس کو کوشش اور سعی کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے - یا کوئی شخص گرم ملک میں پیدا ہوا ہے اور کوئی سرد ملک میں ، کوئی ایسے ملک میں جو آزاد ہے ، کوئی ایسے ملک میں جو غیر قوم کے تابع ہے ، ان حالتوں میں گرمی اور سردی ، آزادی اور محکومی کا اثر ان اشخاص کی زندگی کو خاص خاص حدوں میں محدود کر دے گا ، مگر ان حدوں کے اندر ان کو ترقی یا تنزل کا پورا اختیار ہے - ایک اور مثال اس کی شطرنج کا کھیل ہے - کھیلنے والا چند قواعد کا پابند ہے اور ان قواعد کی حد کے باہر نہیں جا سکتا ، مگر قواعد کی حد کے اندر اس کو اپنی ذکاوت سے بازی جیتنے کا پورا حق حاصل ہے ، جبر بھی ہے اور اختیار بھی ، اور دونوں کے لئے حدود مقرر ہیں - یہ ہے مسئلہ جبر و اختیار کا حل جو ہندوستانی ذہانت نے دنیا کے رو برو پیش کیا ہے -

آوا گون یا تناسخ کی بنا پر حکمائے ہند نے وجود انسانی کے ایک دلچسپ مگر نہایت دقیق عقد کے حل کرنے کی کوشش کی ہے - یہ مسئلہ ہے بجائے خود نہایت پرمغز اور

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

معنی خیز ، اور غالباً اسي وجه سے دوسرے مذاهب میں بهي کبهي کبهي اس کا تذکره سنا جاتا هے - اسلام کے بهتر فرقوں میں ایک فرقه متناسخیه بهي تها جس کي نسبت صاحب غیاث اللغات لکهتے هیں که " متناسخیه گویند چون جان از قالب بر آید رواست که در کالبد دیگرے در آید " - [غیاث اللغات مطبوعه منشي گلاب سنگهه ۱۸۹۱ صفحه ۴۹۶] - ملک شام کے موجوده اسلامی فرقوں میں نصیري اور دروز تناسخ میں اعتقاد رکهتے هیں * -

مولانا روم کے مشهور اشعار هیں —

آمده اول به اقلیم جماد
وز جمادي در نباتی اوفتاد
سالها اندر نباتي عمر کرد
وز جمادي یاد ناورد از نبرد
وز نباتي چون به حیوان اوفتاد
نامدش حال نباتی هیچ یاد
جز همان میلے که دارد سوے آن
خاصه در وقت بهار ضیمران
همچو میل کودکان با مادران
سر میل خود نداند در لبان

* (1) Taylor: Primitive Culture, vol. II, p. 15. Fonrth edition. 1903. (Murray).

(2) Henri Lammens: Islam, pp. 168 and 172 (Methuen).

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

همچنین اقلیم تا اقلیم رفت
تا شد اکنون عاقل و دانا و زفت

(سوانح مولانا روم مولفه مولانا شبلي نعماني صفحه ۲۰۰)

ایک اور جگه فرماتے هیں :

تو ازان روزے که در هست آمدي
آتشي یا خاک یا بادي بدي
گر بدان حالت ترا بودي بقا
کے رسیدي مر ترا این ارتقا
از مبدل هستي اول نماند
هستي دیگر بجاے او نشاند
همچنین تا صد هزاران هستها
بعد یک دیگر دوم به از ابتدا

(سوانح مولانا روم مولفه مولانا شبلي نعماني صفحه ۱۵۶)

ایک اوو شعر بهي آپ کي طرف منسوب کیا جاتا هے—

هم چو سبزه بارها روئیده ام
هفت صد هفتاد قالب دیده ام

فارسی کا ایک دوسرا شاعر ابن یمین کهتا هے —

زدم از کتم عدم خیمه به صحراے وجود
از جمادي به نباتي سفرے کردم و رفته
بعد ازانم کشش نفس به حیواني برد
چون رسیدم بوے از وے گزرے کردم و رفت .

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بعد ازان در صدف سینۂ انسان بہ صفا
قطرۂ هستی خود را گہرے کردم و رفت
با ملائک پس ازان صومعہ قدسي را
گرد برگشتم و نیکو نظرے کردم و رفت
بعد ازان رہ سوے اُو بردم وچون ابن یمین
همہ او گشتم و ترک دگرے کردم و رفت

(شعرالعجم مصنفہ مولانا شبلی نعمانی حصہ دوم صفحہ ۲۰۲)

میں یہ نہیں کہتا کہ ان بزرگوں نے تناسخ کے مسئلہ کو بالکل اسي طرح مان لیا تها جس طرح کہ هندؤوں کا آوا گون کا عقیدہ هے، مگر یہ کہنا هٹ دهرمي هے کہ ان اشعار میں اس مسئلہ کي جهلک نہیں دکهائي دیتي - انیسویں صدي میں بعض فرنگي حکما کا رجحان اس طرف تها، اور تهیاسوفسٹ گروہ نے تو آوا گون کے مسئلہ کو ري انکارنیشن (Re-incarnation) کے نام سے اپنے عقائد میں شامل کر لیا هے -

اس جگہ شاید یہ ظاهر کر دینا بهی مناسب هوگا کہ گو هندو مختلف دیوي دیوتاؤں کو پوجتے هیں لیکن ان کو مشرک سمجهنا غلطي هے - ویدوں میں ایک رشي نے کہا هے "ایک هستي هے جس کو لوگ مختلف طریقوں سے بیان کرتے هیں - کوئي آگنی کہتا هے، کوئي یَم، کوئي ماترِشْون" - کوئي هندو ایک سے زیادہ خدا کو نہیں مانتا - اُسے کسي نام سے پکارئے، ایشور کہئے یا بهگوان کہئے یا پرماتما کہئے، وہ ایک هي هے اور اس کا کوئي شریک نہیں

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ہے - جاہل سے جاہل گنوار سے بھی آپ پوچھئے تو وہ یہی کہیگا دیوی دیوتاؤں کو وہ مانتا ہے، اوتاروں کی کتھائیں سنتا ہے، گانوں میں پیپل کے درخت کے نیچے پتھروں کو پوجتا ہے، مگر وہ خوب سمجھتا ہے کہ دیوی دیوتاؤں سے اوتاروں اور پتھر کے ٹکڑوں سے الگ اور پرے ایک ہستی ہے جو سب سے افضل ہے، جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، جو دماغ میں نہیں سما سکتی، اور جس کی ہر شخص اپنے اپنے طریقہ سے پرستش کرتا ہے - ایکم برہمیوادویتیم एकं ब्रह्मैवाद्वितीयम् مشہور اور قدیم مقولہ ہے - اس کے معنی ٹھیک وہی جو الا اللّٰہ کے ہیں، یعنی برہم ایک ہے دوسرا نہیں - پنڈت بشن نراین در صاحب مرحوم کے ذہن میں غالباً یہی خیال تھا جب انہوں نے اپنی نظم "عظمت ہند" میں یہ شعر کہا تھا —

ہم مقدم ہیں خبر ہم کو مؤخر کی تھی
جب کہ قرآن نہ تھا حافظ قرآن ہم تھے

شاید یہ کہا جاے کہ ہندؤوں کے یہاں مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا کا رواج ہے اور وہ بتوں کو پوجتے ہیں - اس طرح کے توہمات ہر مذہب کے پیرووں میں پائے جاتے ہیں - اسلام نے توحید کی کس سختی کے ساتھ تاکید کی تھی، تاہم مسلمانوں میں قبر پرستی اور پیر پرستی کا رواج ہے، اور ایسی رسمیں رائج ہیں جن کو مسلمان

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

علما بدعت سے تعبیر کرتے هیں اور جن کي مخالفت نجد کے وهابي اس زور شور سے کر رهے هیں - مسلمانوں میں ایک فرقه نصیریوں کا هے جو حضرت علی کو خدا مانتا هے - فرنگستان کے عسائیوں کے عقائد کي بنیاد تثلیث پر هے ' اور یونيٹیرین (Unitarian) فرقه کے معدودے چند ممبر عیسائی کلیسا سے خارج سمجھے جاتے هیں - رومن کیتھولک مذهب والوں کے گرجاؤں میں برابر تصویریں رکھي جاتی هیں اور ان کے یہاں Saints یعني پیروں کي پرستش هوتي هے ' تاهم عسائیوں کو کوئي مشرک نہیں کہتا -

دوسرا اهم مسئله جو هندو مذهب سے وابسته هے ورن آشرم یا ذات کي تفریق کا هے جس کو انگریزي میں کاسٹ سسٹم (Caste System) کہتے هیں - غالباً شروع میں قومي غرور کي بنا پر یه تفریق پیدا هوئي هوگي جس طرح آج جنوبي افریقه اور امریکا میں اهل فرنگ حبشیوں سے نفرت کرتے هیں اور ان سے الگ رهتے هیں - اسي طرح هندوستان میں فاتح کي حیثیت سے داخل هوکر آریوں نے بھي اپني نخوت اور تکبر کا اظہار غیر آریه مفتوح قوموں کے مقابله میں کیا هوگا - یه تفریق کا پہلا زینه تھا - اس کے بعد قوم کے فرق سے گزرکر آریوں میں مختلف پیشه والوں کي مختلف ذاتیں قائم هو گئیں - پہلے پہل چار ذاتیں برهمن ' چھتري ' ویش ' شودر کے نام سے قائم هوئیں - اس کے بعد ذاتوں کي تعداد اس قدر بڑھی کہ آج ان کا شمار کرنا بھي مشکل هے - اگر ایک ذات کے لوگ کسي

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

وجہ سے اپنی آبائی سکونت چھوڑ کر کسی نئی جگہ جا بسے تو بس ان کی ایک نئی ذات قائم ہوئی اور اس گروہ نے اپنے تئیں اس ذات کے پرانے گروہ سے الگ کر لیا - ہندؤوں کا سوشل نظام ذاتوں کا ایک گورکھ دھندا ہے جس کے بدیہی دو اصول ہیں - ایک یہ کہ شادی ذات کے باہر نہیں ہو سکتی، اور دوسرے یہ کہ ایک ذات کا آدمی دوسری ذات والے کے ساتھ کھانے پینے سے پرہیز کرتا ہے، حتیٰ کہ بعض ذاتیں ایسی ہیں جو اچھوت کہلاتی ہیں اور جن کو وہ لوگ جو اپنے تئیں بزعم خود اونچی ذات والا سمجھتے ہیں چھونے سے بھی پرہیز کرتے ہیں - یہ تفریق موروثی ہے - نیچی ذات والا چاہے کیسا ہی قابل اور نیک کردار کیوں نہ ہو کبھی اونچی ذات میں ترقی نہیں پا سکتا، اور اونچی ذات والا کیسا ہی بدکردار کیوں نہ ہو اپنی ذات سے نیچے نہیں گرایا جا سکتا - کہا جاتا ہے کہ اس تفریق کے روحانی اسباب ہیں جس طرح دنیا میں ذہن، محنت اور تجربہ سے انسان درجہ بہ درجہ ترقی کر سکتا ہے اور چھوٹے درجے سے اونچے درجے پر پہونچ سکتا ہے اسی طرح روح آوا گون کے سلسلہ میں ذاتوں کے مختلف مدارج طے کر سکتی ہے - مثلاً جو روح غیر مہذب اور غیر تربیت یافتہ ہوگی وہ پہلے شودروں کی نیچی ذات میں پیدا ہوگی - اگر اس زندگی میں اس نے اچھے کرم کئے تو اس کا دوسرا جنم کسی اونچی ذات میں ہوگا، اور اسی طرح رفتہ رفتہ اس کو ترقی کا موقع ملے گا - مگر مشکل یہ ہے کہ اگر اقوال اور افعال

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کي ميزان ميں تولي جائيں تو بہت سي برهمنوں کی روحيں شودروں سے بدتر اور بہت سي شودروں کي روحيں برهمنوں سے برتر نظر آویں‌گي - کيا اس کے یہ معني هيں کہ عالم ارواح ميں ایسي پريشاني اور برهمي پيدا هو گئي هے کہ روحيں اپني قابليت اور لياقت کے مطابق اونچي نيچي ذاتوں ميں جنم نہيں پاتيں ؟ اگر ایسا هے تو ذات کي تفريق کی روحاني بنياد قائم نہيں رهتي ' اور نہ دنيا کا سوشل نظام ذاتوں کي تفريق پر قائم رہ سکتا هے -

اس ذات کي تفريق کا هندو قوم پر جو اثر هوا وہ ظاهر هے - نہ صرف یہ کہ اس کي بنياد سراسر ناانصافي پر هے ' بلکہ اس کی وجہ سے هندؤوں کا شيرازہ بالکل بکھر گيا هے ' اور هندو قوم پاشاں و پريشاں هو گئي هے - اتفاق اور یکجہتي ' مل‌کر کام کرنے کي قوت ' ان ميں زائل هو گئي هے ' اور ان کي هزاروں برس کي تاریخ ميں قدم قدم پر هندؤوں کے سوشل نظام کي کمزوري محسوس هوتي هے -

تيسرا اصول آشرم دهرم کا هے - آشرم چار قائم کئے گئے هيں - اول برهمہ چرج یا طالب علمي کا زمانہ - اس زمانہ ميں طالب علم کا فرض تها کہ گرو کے یہاں رہ کر تعليم حاصل کرے - اس کے بعد دوسرا آشرم گرهستي یا خانہ‌داري کا تها جب کہ طالب علم تعليم ختم کرکے شادی کرتا تها اور دنيادار کي حيثيت سے زندگي بسر کرتا تها - بڑهاپا آنے پر گهر بار چهوڑ کر وہ تيسرے آشرم ميں داخل هوتا تها اور وان پرستهہ کہلاتا تها - وان پرستهہ کا فرض تها کہ امور دنيوي سے کنارہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کشي کرکے اپنا وقت روحاني ریاضت میں صرف کرے -
آخری درجہ کا نام سنیاس ھے ، اور سنیاسي دنیا کے تمام
تعلقات سے بري سمجھا جاتا ھے - یہ کہنا مشکل ھے کہ
کوئی زمانہ ایسا تھا کہ جب کل ھندو قوم یا ھندو قوم کا
بڑا حصہ اس آشرم دھرم کا پابند تھا ، لیکن اس سے یہ ضرور
معلوم ھوتا ھے کہ قوم کے رھبروں اور پیشواؤں نے کس طرح
کا آئیڈیل یعنی معیار قوم کي رھنمائي کے واسطے بنایا تھا
اور فرائض انساني کي تعین اور تنظیم کیسے اچھے اصولوں
پر کي تھي - جاننے والے جانتے ھیں کہ اب آشرم دھرم کي
پابندي یا تو ھوتي ھي نہیں یا نام کے واسطے ھوتي ھے -
لڑکوں کا جنیو ضرور کیا جاتا ھے ، مگر محض اداے رسم کے
واسطے - برھم چرج کے اصول کي پیروي نام کو بھی نہیں
ھوتي - بچپن میں شادیاں کر دي جاتي ھیں اور طالب علم
بننے سے پہلے لڑکا دنیادار بن جاتا ھے - سنیاسیوں کے گروہ
لاکھوں کي تعداد میں موجود ھیں ، مگر ان میں ھزار میں
سے شاید ایک بھي دنیا سے بے تعلق نہیں - مہنت ھیں ،
جاگیردار ھیں ، گدی نشین ھیں ، عیش و آرام سے زندگي بسر
کرتے ھیں ، فسق و فجور میں مبتلا ھیں - اگر ان کا سوسائٹي
پر کوئي اثر ھے تو یہ کہ دوسروں کو گمراہ کرتے ھیں - ھاں ،
ایک بات ضرور ھے ، اور یہ غالباً اسي آشرم دھرم کي تلقین
کا اثر ھے جو ھندؤں کے رگ و پے میں سرایت کر گیا ھے
کہ باوجود ریاکاري کي کثرت کے اب بھي امیر سے امیر اور
اونچے سے اونچے طبقے میں کبھي کبھي ایسے لوگ نکل

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

آتے ہیں جو دنیاوی تعلقات کو ٹھوکر مار کے سچے اور صحیح معنوں میں فقیرانہ زندگی اختیار کر لیتے ہیں - یہ بات اہل فرنگ کے لئے غالباً ممکن نہیں -

چوتھا اصول جس پر ہندؤوں کا اعتقاد ہے اور جس پر، سب کا نہیں، تو بہت سے ہندؤوں کا عمل ہے وہ اہنسا ہے - ہنسا کے معنی ہیں ایذا پہونچانا یا قتل کرنا، اور اہنسا کے اصول کی تلقین یہ ہے کہ کسی جاندار کو ایذا نہ پہونچائی جائے - جین مت والے اس اصول کو سب سے زیادہ مانتے ہیں - ہندؤوں میں کروروں آدمی غالباً ایسے ہیں جو گوشت کھانا گناہ سمجھتے ہیں - ویدوں کے زمانہ میں قربانی کا بہت رواج تھا، مگر بودھ مت اور جین مت کے اثر نے اس کو رفتہ رفتہ بہت کم کر دیا - ہندؤوں کے بعض فرقوں میں قربانی اب بھی جزو مذہب سمجھی جاتی ہے، مگر ہندو عام طور سے خصوصاً برہمن اور ویش قربانی اور ہنسا سے پرہیز کرتے ہیں، اور ان کو برا سمجھتے ہیں - گوشت خوار فرقوں میں بھی گوشت نہ کھانا افضل سمجھا جاتا ہے، اور ان میں بھی جن لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف زیادہ ہوتا ہے وہ گوشت کھانا چھوڑ دیتے ہیں - بعض لوگ اہنسا کی پابندی میں ضرورت سے زیادہ مبالغہ کرتے ہیں - سنا جاتا ہے کہ مغربی ہندوستان میں اہنسا کے ایسے پابند بھی ہیں جو کھٹملوں کو نہیں مارتے، مگر رات کو اپنے تئیں ایذا سے بچانے کے لئے یہ التزام کرتے ہیں کہ دن کو مزدوروں کو اجرت دیکر چارپائیوں پر سلاتے ہیں - کھٹمل ان

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کا خون پی کر سیر ہو جاتے ہیں اور رات کو چارپائیوں کے مالکوں کو نہیں کاٹتے - گیتا میں کرشن جی کی تعلیم کچھ اور ہے - وہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا دھرم اس کے لئے مقرر ہے، کسی شخص کو اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرے کا دھرم نہ اختیار کرنا چاہئے - اور وہ ارجن کو جنگ کرنے کی ترغیب اس بنا پر دیتے ہیں کہ ارجن چھتری ہے اور حق کے واسطے لڑنا اور اپنے مخالفین کو قتل کرنا چھتری کا دھرم ہے - مجھے یاد آتا ہے کہ ایک مرتبہ اس مسئلہ کے متعلق ڈاکٹر اینی بسنت سے کسی نے بنارس میں یہ سوال کیا کہ شیر کو مارنا چاہئے یا نہیں - انہوں نے جواب دیا کہ تم گرہست ہو، اور ایسے موذی جانوروں کو قتل کرنا تمہارا فرض ہے، میں سنیاسی ہوں اور میرے یہاں سانپ تک کو مارنا منع ہے، مگر گرہست کا دھرم سنیاس کے دھرم سے الگ ہے - یہ بالکل صحیح ہے اور اگر یہ اصول مد نظر رکھا جاے تو اکثر غلط فہمیاں رفع ہو جائیں - میرے خیال میں ہندؤوں کے رسم و رواج میں بعض خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں کہ گرہستوں کی زندگی میں سنیاس کے اصول داخل کر دئے جاتے ہیں اور دنیاداروں کا طریق عمل درویشوں کے معیار سے جانچا جاتا ہے -

ہر اصول، ہر عقیدے، ہر انسانی فعل کے واسطے لازم ہے کہ اس کا نفاذ حدود مقررہ کے اندر ہو، اور اس کی پابندی میں ایسا مبالغہ نہ کیا جاے جو عقل سلیم کے خلاف ہو، یا جو اصول کے مغز کو چھوڑ کر محض ظاہری نمائش کو

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اپنا مسلک قرار دے - اهنسا کا اصول عمدہ هے ' مگر کسي اصول کي پابندي میں اس طرح کا مبالغہ کرنا همیشہ ضرر رساں هے ' کیونکہ ایسا کرنے سے اُس میزان تہذیب میں فرق آ جاتا هے جس کے قیام پر انساني تمدن کا دار و مدار هے - انساني تمدن مختلف اصول اور اعمال کا مجموعہ هے - هر اصول اور عمل اپني اپني جگہ پر صحیح هے ' مگر جب اپني جگہ سے گذر جاتا هے تو کل مجموعہ کو پریشان کرکے تمدن اور تہذیب کو بگاڑ دیتا هے -

هندو مذهب کا ایک اور نمایاں اصول رواداري یا ٹالریشن هے - هندؤں کا عقیدہ هے کہ راستے مختلف هیں مگر منزل ایک هے - انسانوں کے مختلف گروہ مختلف طریقوں کو اختیار کرتے هیں ' مگر غرض و غایت سب کي ایک هے - عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود - خدا خالق کائنات هے - اس کا لطف و کرم اپنے سب بندوں پر هونا چاهئے - آفتاب کي حرارت ' چاندني کي ٹھنڈک ' موسموں کا تغیر ' کسي خاص گروہ کے لئے مخصوص نہیں - هاں ' یہ هو سکتا هے کہ کسي باغ کي آرائش گلاب اور چنبیلي سے هو ' اور کسي کي گل داؤدي اور گل نیلوفر سے - کہیں انگور اور انار پیدا هوں ' اور کہیں آم اور انجیر - لیکن یہ بات هندؤں کي سمجھ میں نہیں آتي کہ خلاق عالم کسي ایک قوم کو ایک خاص مذهب کي تلقین کرے اور باقي اقوام کو کفر و جہالت میں مبتلا رکھے ' اور پھر ان کے واسطے اس کفر و جہالت کي سزا مقرر کرے - گیتا میں لکھا هے "جو لوگ جس طرح میرے پاس

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

آتے هیں میں اسي طرح ان سے ملتا هوں - اے ارجن، مَنُش لوگ هر طرح میرے راستے پر آتے هیں ،، - تاریخ عالم اس بات کي شاهد هے کہ مذهب کي بنا پر دنیا میں جس قدر کشت و خون هوا هے شاید هي کسی اور وجہ سے هوا هو - فرنگستان میں کیتهولک اور پروتستنت کے جهگڑے صدیوں تک قائم رهے، بادشاهوں میں جنگ و جدل هوئي، صوبے کے صوبے اور ملک کے ملک ویران کئے گئے، پروتستنت کو کیتهولک جلاتے تهے، اور کیتهولک کو پروتستنت طرح طرح کي ایذائیں پهونچاتے تهے - اسلام میں بهي مذهبي عقائد کی بنا پر کافي خونریزي هوئی هے - سنی اور شیعہ، اشاعرہ اور معتزلہ کے جهگڑوں سے کون واقف نهیں ؟ مگر هندؤں نے ان باتوں کو روا نهیں رکها - یہ تو کهنا مشکل هے کہ کسي ذي اثر فرقہ نے یا کسي ذي اثر حاکم نے کبهي اور کسي حالت میں اپنے اثر یا اپنی طاقت کا بیجا استعمال نهیں کیا، لیکن اگر ایسا هوا بهي تو اتنا کم کہ نہ هونے کے برابر هے - اور هندؤں کا یہ فخر بجا هے کہ انهوں نے مذهبي اختلاف کي بنا پر کبهی خونریزي نهیں کي - آج کل بهي هندو مسلمانوں کے جو قضئے سننے میں آتے هیں اگر جرح و قدح کیجئے تو معلوم هوگا کہ وہ مذهب کے جهگڑے نهیں هیں، بلکہ ان کي تہ میں قومي نخوت اور تکبر یا کوئي سیاسي حکمت کام کر رهی هے - مذهب کي بنا پر سختي اور جبر تو اس وقت هوتا هے جب کسي خاص مذهب کے پیرو اس بات پر تُل جاتے هیں کہ ایک

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

انهیں کا مذهب خدا تک پهونچنے کا ذریعه هے، اور صرف وهي راز الهي کے امین هیں - جو لوگ ان عقائد سے هٹے هوئے هیں وه خدا سے هٹے هوئے هیں، اور اس لئے سزا کے قابل هیں - جهاں تک عقائد مذهبی کا تعلق هے هندؤوں کے یهاں پوری آزادي هے، اور وه عقائد کے اختلاف کي وجه سے کسي کو گردن زدنی نهیں سمجهتے - انهوں نے محض نمائش کے لئے نهیں بلکه در حقیقت، محض دماغ سے نهیں بلکه دل سے، اس مفهوم کو سمجها هے -

زمانه بهر میں هے اس کا جلوه کبهي کسی جا کبهي کسي جا
وهي هے کاشي کے مندروں میں وهی دیار حجاز میں هے

میں اس سے پهلے که آیا هوں که آوا گون کا عقیده هندو مذهب کا جزو اعظم هے - جس وقت تک دنیا سے تعلق قائم هے هر روح اپنے اعمال کے مطابق بار بار پیدا هوتي رهےگي، اور جس وقت تک یه سلسله قائم هے اس کو نجات ابدي حاصل نهیں هو سکتي - نجات یا مکتي کے یه معني هیں که آوا گون کا سلسله ٹوٹ جاے، اور روح یا جیو آتما اس قید سے آزاد هو جاے - نجات حاصل کرنے کے تین خاص راستے هیں، ایک کرم، دوسرے گیان، تیسرے بهکتي - هندؤوں کي پراني کتابوں میں یگ اور قرباني کا ذکر آتا هے، جس سے معلوم هوتا هے که یگ کي مذهبي رسم آریوں سے مخصوص تهي اور وه اس کو اپنے دنیاوي اور روحاني مقاصد کے حصول کے واسطے ضروری اور اهم خیال کرتے تهے - کرم یا کرم کانڈ کے راسته سے یه مراد هے که مذهب نے جو طریقے پوجا پاٹه یگ یا قرباني کے مقرر

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کر دئے ہیں اور جو قواعد زندگی بسر کرنے کے لئے منضبط کر دئے ہیں ان کی پابندی کی جائے - سندھیا، ترپن، تیرتھ یاترا، مرنے جینے کے سنسکار، سب اس میں شامل ہیں - اس اصول کے مطابق اخلاق اور دھرم کا جو دستور العمل پیشوایان دین کی طرف سے کتب مقدسہ میں مقرر کر دیا گیا ہے اس کی پابندی ہر انسان پر لازم ہے - اور یہی برکات دنیاوی اور نجات روح کا وسیلہ ہے - ہر مذہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے اور قیاس بتاتا ہے کہ آریوں کے مذہبی اِرتقاء میں بھی ایک زمانہ وہ آیا ہوگا کہ جب اعتقاد میں ضعف آ گیا ہوگا اور پوجا اور یگ خلوص دل سے نہیں بلکہ محض نمائش یا پابندی رواج کے واسطے کئے جاتے ہوں گے، آمد آورد سے بدل گئی ہوگی اور فرائض مذہبی پر تصنع کا رنگ چڑھ گیا ہوگا - اس وقت یہ کہا گیا کہ کرم کانڈ کا طریقہ ناقص ہے اور اصلیت سے دور - انسانی کمزوریوں کی بنا آِودیا یا ناواقفیت ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اصلیت کی طرف سے بے پروا ہے اور دنیا کی حرص و ہوا میں مبتلا - فانی اور غیر فانی میں تمیز کرنا اس کے لئے مشکل ہے - وہ نفس امارہ کی اطاعت میں منہمک ہے، اور جو چیز کہ ابدی اور لازوال ہے اس کی فکر نہیں کرتا - یہ سب اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان ناواقف اور جاہل ہے - اس کی دوا یہ ہے کہ وہ گیان یعنی حقیقت کا علم حاصل کرے - گیان کے حاصل کرنے کا ایک طریقہ یوگ ہے جس کا چرچا اور رواج ہندوستان میں عرصہ سے ہے - یہ طریقہ کرم کانڈ کی پابندیوں سے الگ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

هے اور اس کا خاص جزو ریاضت هے، جس کا علم اور جس کا عمل یوگیوں هي سے حاصل هو سکتا هے - یوگي مذهب کي ظاهری نمائش اور رسم و رواج کي پروا نهیں کرتا - وہ علم لدني اور رموز روحانی کا متلاشی هے کیونکہ اسی علم و عمل کو ذریعۂ نجات سمجھتا هے - یوگیوں کے متعلق بهت سي روایتیں مشهور هیں، کوئي هوا پر اُڑتا هے، کوئي بغیر کھائے پئے صدیوں زندہ رهتا هے، کوئي جب چاهتا هے نظروں سے غائب هو جاتا هے، اور جب چاهتا هے ظاهر هو جاتا هے، وقت اس کے قابو میں هے اور بُعد منزل کي اس کے سامنے کوئي حقیقت نهیں - مگر یہ سب معجزے اور کرشمے جو عوام کو حیرت میں ڈال دیتے هیں سچے اور حقیقي یوگي کے سامنے بازیگر کے تماشے سے زیادہ وقعت نهیں رکھتے - اس کي ریاضت کا مآل هے آوا گون سے آزاد هوکر نجات ابدي حاصل کرنا - دوران ریاضت میں اگر اس کو یہ حیرت انگیز قوتیں حاصل هو جاتي هیں تو هوں، وہ ان سفلی جھگڑوں میں پڑکر اپنے مقصد اعلیٰ کو نظر انداز نهیں کرتا، اور اپني تمام کوشش اور همت اسي مقصد کے حصول میں صرف کرتا هے - یوگ کے متعلق دو باتیں اور کهي جاتی هیں، اول یہ کہ یوگ کي راہ بهت کٹھن هے اور اس میں قدم قدم پر غلطی اور لغزش کا اندیشہ هے، لهذا کامیابی کی پهلي شرط یہ هے کہ سچے اور کامل مرشد کي تلاش کی جائے اور ریاضت کے مدارج مرشد کے قدموں کے نیچے طے کئے جائیں - دوسرے یہ کہ چونکہ یوگی کو فوق العادۃ طاقتیں حاصل هو جاتي هیں جن کا نامناسب استعمال سوسائٹي کے واسطے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ضرر رساں ہے، اس لئے مرشد کو چاہئے کہ کسی کو چیلا بنانے سے پہلے اچھي طرح اس کی جانچ پڑتال کر لے اور چیلا اسي کو بناوے جس کو اس کا اہل سمجھے۔ جس طرح ہم دنیا میں روز دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پہلوان ہے مگر وہ اپني جسمانی قوت کا استعمال ناجائز کرتا ہے، غریبوں اور کمزوروں کو دھمکاتا ہے، اور ان پر ظلم کرتا ہے۔ یا کسی شخص کا ذہن نہایت رسا ہے، مگر وہ اس کو اچھے کام میں لگانے کی جگہ اس سے جعل اور فریب کے مقدمے تیار کرتا ہے۔ اسی طرح اگر یوگی کا اخلاق اعلیٰ نہیں ہے اور نفس امارہ اس کے قابو میں نہیں ہے، تو وہ یوگ سے حاصل کي ہوئي طاقتوں کا ناجائز استعمال کرے گا، خلق اللہ کو اذیت پہونچائے گا اور اپني روح کو تباہ کرے گا۔ اسي لئے گرو پر چیلے کي اہلیت کا امتحان لازمي کر دیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ تیسرا راستہ بھکتي کا ہے۔ اس میں نہ پوجا پاٹھ کي پابندي ہے، نہ ریاضت کي ضرورت، محض عشق الٰہي کافي ہے۔ اگر عاشق صادق ہے تو محض اس کا عشق اس کي نجات کے واسطے کافي ہے۔ گیتا میں بھکتي کي تعلیم و تلقین ہے، اور ازمنہ وسطیٰ میں بنگال، مہراشٹر اور شمالي ہندوستان، میں جتنے وَیشنو مہنت ہوئے، مثلاً رامانند، کبیر، نانک، چیتن، تکارام، وغیرہ، ان سب نے بڑے زور شور سے بھکتي کي، تلقین کي اور سچے بھگتوں کي پریم کے بھاؤ یعني محبت کے کیف کو یوگ کي ریاضت اور کرم کي پابندیوں سے افضل اور بارگاہ ایزدي میں مقبول‌تر بنایا۔

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بھکتي کا مطلب محض زبان سے نہیں سمجھایا جا سکتا، کیونکہ وہ محویت اور وہ انبساط، وہ کیف اور وہ سرور

آن شرح ندارد کہ بہ گفتار در آید

یہ کافي نہیں کہ انسان بھکتي کی ماہیت کو منطق کے دلائل اور دماغ کي قوت سے سمجھ جائے، بلکہ ضرورت اس بات کي ہے کہ پریم اور محبت کے ولولہ اور جوش کو وہ اپنے جذبات دلي اور واردات قلبیہ میں اس طرح تبدیل کرلے کہ دونوں میں کوئي فرق نہ باقي رہے، اور کسی کي تعلیم و تلقین سے نہیں بلکہ اپنے ذاتي تجربہ سے عشق الہي کي حقیقت اس پر روشن ہو جائے - یہي وہ کیفیت ہے جس کا نام ہندوؤں نے جیون مکت رکھا ہے - یہي وہ کیفیت ہے جس کے متعلق فارسی کا اُستاد کہ گیا ہے —

آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

یہي وہ آنند یعنی سرور کي حالت ہے جس کو ایک عیسائي درویش نے ان الفاظ میں بیاں کیا ہے —

Peace that passeth understanding,

یعني آتما کی وہ شانتي اور وہ سکون قلب جو ادراک انساني سے بالاتر ہے - جس نے یہ پا لیا اس نے سب کچھ پا لیا - اس کو نہ پوجا پاتھہ کي ضرورت ہے، نہ نماز روزہ کي - یوگ اور ریاضت اس کے لئے تحصیل حاصل ہے، اور ویدوں اور شاستروں کي تعلیم قطعي بے ضرورت - کیا عجب ہے کہ مولوي معنوي نے اسي کیفیت کو سمجھا ہو اور اسي کي طرف اشارہ کیا ہو؟

من ز قرآن مغز را برداشتم
استخوان پیش سگاں انداختم

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بے شک مغز کے حصول کے بعد درویش استخواں سے بے نیاز هو جاتا هے - اسي سلسله میں مایا کا ذکر کر دینا بھي لازم هے - مایا کے معنی هیں دھوکا - بہت سے هندؤں کا عقیدہ هے کہ روح اور خدا، جیو آتما اور پرماتما اصل میں ایک هیں - دنیا محض فاني هي نہیں هے بلکہ ایک دھوکا هے جو جیو آتما کو پرماتما سے الگ کرتا هے - جس طرح قطرہ دریا سے الگ هوکر دریا کو بھول جاتا هے اور خودي کے گھمنڈ میں اپنی چھوٹي سي هستي پر ناز کرنے لگتا هے، اور اسي کو سب کچھ سمجھتا هے، اسي طرح جیو آتما یا روح برهمہ یا خدا سے جدا هو کر اپني اصلیت کو بھول جاتي هے اور مایا کے جال میں پڑ کر جو چیز فاني هے، جس چیز کي کوئی اصلیت نہیں هے اس کو غیر فاني اور اصلي سمجھنے لگتي هے - اس ناواقفیت اور جہالت کو دور کرنے کے لئے ضرورت هے گیان یا حقیقت کے علم کي - گیاں کے حاصل هو نے کے بعد مایا کا پردہ اُٹھ جاتا هے، اور حقیقت آشکارا هو جاتي هے - اسی گیان کے حاصل کرنے کے لئے کوئي پوجا پاٹھ کرتا هے، کوئي کتابیں پڑھتا هے، کوئي ریاضت کرتا هے، مآل هر ایک کا وهي هے، یعني مایا کے پردہ کو هٹا کر برهمہ گیان یاحقیقت کے راز سے آگاهي حاصل کرنا اور جیو آتما کو مایا کے دھوکے سے آزاد کرکے پرماتما میں ملا دینا- اسي کا نام نجات هے، اور اسي کا نام مکتی هے - ع

عشرت قطرہ هے دریا میں فنا هو جانا -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر صاحب کے حالات

گیارھویں صدي عیسوي میں جنوبي ھندوستان میں ایک بزرگ رامانج نامي ھوئے ھیں - یہ ترچناپلي کے قریب سري رنگم میں رھتے تھے - انھوں نے ویدانت سوتر کي شرح لکھي جو "سري بھاش" کے نام سے مشھور ھے' اور شري سمپرداے کے نام سے ویشنوؤں کا ایک پنتھ چلایا جس کی بنیاد بھکتي پر ھے اور جس میں شریک ھونے کی عوام کو دعوت دي گئي - ذات کي تفریق تو توٹ نہ سکي مگر رامانج نے یہ ضرور کھا کہ نجات کا راستہ نیچ ذات والوں کے واسطے بھي اُسي طرح کھلا ھوا ھے جس طرح اونچي ذات والوں کے واسطے - روحانی معاملات میں وہ بخل کرنے کے قطعي خلاف تھے - بھکت مال میں لکھا ھے کہ "جو اُپکار جگت کے واسطے سوامي رامانج نے کئے تحریر سے باھر ھیں - یہ مرکوز خاطر رھتا تھا کہ کسي طرح آدمي بھگوت کے سَنمُکھ ھووے - چنانچہ جب ان کے گُرو نے شرناگتي منتر اُپدیش کیا اور یہ ھدایت فرمائي کہ یہ منتر جو کوئي سنتا ھے پھر اس کو جنم نہیں ھوتا - تم کسي سے اس منتر کو نہ کھنا - تب سوامي جی نے یہ سمجھا کہ مجھ کو اگر گناہ عدم تعمیل گُرو کا ھووے تو عذاب دوزخ گوارا ھے' لیکن کسی طرح اس جھان کا بھلا ھو - اس واسطے منتر مذکور بہ آواز بلند لوگوں کو سنایا" - [بھکت مال صفحہ ۴۹] - اس سے معلوم

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ہوتا ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ فراخ دل تھے اور ان کے خیالات اور ان کا راستہ عام ہندؤوں سے الگ تھا -

گُرو چیلے کے سلسلہ کا حساب لگایا جاے تو رامانجؒ کے بعد پانچویں پیڑھی میں رامانند پیدا ہوئے - ان کا زمانہ چودھویں صدی عیسوی کا اختتام اور پندرھویں صدی کا آغاز ہے - ان کی نسبت یہ مشہور ہے کہ ایک عرصہ تک تیرتھ یاترا کرنے کے بعد جب گُرو کی خدمت میں واپس آئے تو ان کے ہم مذہبوں کو شک ہوا کہ سفر کے زمانے میں کھانے پینے کے وہ قیود جن کو وہ دھرم کا جزو لاینفک سمجھتے تھے رامانند سے پورے طور سے نہیں نبھ سکے اس واسطے انھوں نے رامانند کو اپنے گروہ سے الگ کر دیا ' اور رامانند نے اپنی سمپردائے علحدہ چلائی اور "از روے شاستروں کے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھکتی اختیار کرے تو اس کی نسبت پابندی برن آشرم کی فضول ہے - اس واسطے یہ طریق جاری کیا کہ جو کوئی ہر چہار برن والا کسی سمپردائے میں بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھکتی اختیار کرے سب خور و نوش شامل ہو کچھ خصوصیت برن یعنی قوم کی نہ رہے - اگرچہ اس باب میں احکام کثیر پائے جاتے ہیں لیکن دو ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہے - نارد پنچراتر میں لکھا ہے کہ جس طرح باپ اور گرو کے گوت سے اس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہے اسی طرح بھگوت بھکتی اختیار کرنے سے اچھت یعنی بھگوت کا گوت ہو جاتا ہے - سو سب بھکت

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

باهمدگر بھائي هیں - اگست سنگھتا میں لکھا ہے کہ جس طرح برهم‌چرج، گرهست، بان پرست، سنیاس، چار آشرم هیں، اسی طرح بھگوت بھکتي آشرم هے، یعني سب بھگوت بھکت ایک قوم هیں - بھاگوت میں لکھا ہے کہ جو برهمن سب اپنے کرموں میں سمادهان هے لیکن بھکت نهیں اس سے کوئی نیچ قوم جو بھکت هوے بهتر هے، اور ایک تصدیق یہ بھي هے کہ بھگوت نے بعد ختم هونے جگ راجہ جدهشتهر کے بالمیک نیچ قوم کي بہ‌سبب بھگوت بھکتی کے سب برن آشرم والوں سے زیادہ عزت کري اور خاص رسوئي راجہ جدهشتهر میں بٹھلاکر دروپدي کے هاتھہ سے بھوجن کرایا - غرض اسي طرح کي بهت گواهي هیں - سو یہ طریق جاري کردہ رامانند جي کا ان اقوام میں جو کہ دنیادار هیں مروج نهیں، اِلا جو قوم کہ دنیا کو چھوڑکر کسي سمپردائے میں بھگوت سرن هوئي یعني برکت هوئی، ان میں اب تک مستعمل هے" - [بھکت مال صفحہ ۵۳] - رامانند جي نے اپنا مٹھہ بنارس میں قائم کیا تھا اور ان کے مشهور چیلوں میں علاوہ برهمنوں کے ایک مسلمان جولاهہ تھا، ایک جات، ایک چمار، اور ایک نائي - اب اس مسلمان جولاهہ کا حال سنئے -

کبیر داس کي زندگي کے سوانح کسي مستند اور معتبر کتاب میں نهیں ملتے - چودهویں پندرهویں صدیوں کي تاریخیں چاهے وہ کسي ملک کي هوں بادشاهوں کے حالات کے اور ان کے جنگ و جدال کے کارناموں سے بھري پڑي هیں - مؤرخ اکثر شاهي دربار سے وابستہ هوتے تھے، قوم کے سوشل

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

حالات، تمدن کا ارتقا، مذاهب کا انقلاب، اِن باتوں کے سمجھنے اور لکھنے کي نہ ان کو فرصت تھي نہ لیاقت - میں تو کبیر کو خوش قسمت کہوں‌گا کہ ان کے زمانہ میں نہ سہي، ان کے مرنے کے کچھہ عرصہ بعد سہي، مگر "آئین اکبري" میں اُن کا ذکر ان الفاظ میں ملتا تو ھے —

"برخے بر آنکہ کبیر موحد آنجا آسودہ بسا حقائق از زبان گفت و کردار او امروز درمیان است از فراخی مشرب و بلندي نظر مسلمانان و هندو دوست داشتے و چون خامہ استخوان وا پرداخت برهمن بسوختن روے آورد و مسلمان بگورستان بردن" - [آئین اکبري - جلد دوم - مطبوعہ نولکشور پریس سنہ ۱۸۶۹ صفحہ ۸۲ -]

[بعض کا بیان ھے کہ کبیر موحد وهاں دفن ھے اور لوگ اس وقت تک اس کے اقوال اور اس کے حالات بیان کرتے هیں - اس کے طریق کي وسعت اور اس کي نظر کي بلندي کي وجہ سے مسلمان اور هندو دونوں اس کو دوست رکھتے تھے - جب وہ مرا تو برهمن اس کو جلانا چاهتے تھے اور مسلمان دفن کرنا -]

صاحب "دبستان مذاهب" نے کبیر کا ذکر بیراگیوں کے حال میں اس طرح شروع کیا ھے —

"کبیر جولاهہ نژاد کہ از موحدان مشهور° هندست بیراگي بودہ گویند کبیر در هنگام مرشد جوئي پیش کاملان مسلمانان و هندو رفت - انچہ مي جست نیافت، سر انجام

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

یکے اورا دلالت بہ پیر روشن رواں رامانند برھمن نمود "۔
[دبستان مذاہب ۔ صفحہ ۲۰۰ ۔]

[کبیر جولاھہ کہ ھندوستان کے مشہور موحدوں میں ھے بیراگی تھا ۔ کہتے ھیں کہ کبیر گرو کی تلاش میں مسلمان اور ھندو کاملوں کے پاس گیا ۔ جو ڈھونڈھتا تھا نہ پایا ، آخرکار ایک شخص نے پیر روشن دل رامانند برھمن کی طرف اس کو توجہ دلائی ۔]

کبیر داس کی پیدائش اور موت کی تاریخوں تک میں اختلاف ھے ۔ کوئی کچھ کہتا ھے اور کوئی کچھ ۔ زمانہ جدید کے وقائع نگاروں کا اتفاق اس پر معلوم ھوتا ھے کہ سمبت ۱۴۵۵ میں پیدا ھوئے ، اور سمبت ۱۵۷۵ میں وفات پائی ۔ اس حساب سے ان کی عمر ایک سو بیس برس کی ھوتی ھے ۔ وسکٹ صاحب نے غالباً اسی بنا پر کبیر صاحب کی پیدائش سنہ ۱۳۹۸ ع میں ، اور موت سنہ ۱۵۱۸ع میں بیان کی ھے ۔ کبیر پنتھیوں میں ان کی پیدائش کے متعلق یہ پد مشہور ھے اور کبیر صاحب کے شاگرد رشید دھرم داس کی طرف منسوب کیا جاتا ھے —

चौदह सौ पचपन साल गये चंद्रवार इक ठाठ ठये,
जेठ सुदी बरसायत को पूर्नमासी तिथि परघट भये ।

چودہ سو پچپن سال گئے چندروار اک ٹھاٹھ ٹھئے
جیٹھ سدی برسایت کو پورنماسی تتھی پرگھٹ بھئے

[چودہ سو پچپن سال گئے سوموار کے دن جیٹھ سدی پورنماسی کو ظاہر ھوے ۔]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بابو شام سندر داس صاحب کبیر گرنتھاولي کے دیباچہ میں لکھتے هیں کہ "چودہ سو پچپن سال گئے" سے یہ مطلب هے کہ سمبت ۱۴۵۵ ختم هو چکا تھا، اور سمبت ۱۴۵۶ شروع تھا، کیونکہ حساب لگانے سے معلوم هوتا هے کہ سمبت سنہ ۱۴۵۵ میں جیٹھ کي پورنما سوموار کو نہیں پڑتي، ۱۴۵۶ میں البتہ پڑتي هے - وفات کے متعلق دو تاریخیں بیان کي جاتي هیں :

सम्बत पंद्रह सौ औ पांच मो मगहर कियो गमन, (۱)
अगहन सुदी एकादसी मिले पवन में पवन।

سمبت پندرہ سو آو پانچ مَو مگہر کیو گمن
اگہن سدي ایکادسي ملے پَوَن میں پَوَن

[سمبت پندرہ سو پانچ میں مگہر میں انتقال کیا -
اُگہن سدي ایکادشي کو هوا میں هوا مل گئي -]

सम्बत पंद्रह सौ पछतरा कियो मगहर को गवन, (۲)
माघ सुदी एकादसी रलौ पवन में पवन।

سمبت پندرہ سو پچھترا کیو مگہر کو گَوَن
ماگھ سدي ایکادسي رَلَو پَوَن میں پَوَن

[سمبت پندرہ سو پچھتر میں مگہر میں انتقال کیا -
ماگھ سُدي ایکادشي کو هوا میں هوا مل گئي -]

ان دونوں میں پندرہ سو پچھتر زیادہ صحیح معلوم هوتا هے -

یہ دیکھا گیا هے کہ دنیا میں بڑے آدمیوں کے واقعات

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

زندگي میں اکثر خوش اعتقادي کا رنگ چڑھ جاتا هے اور معمولي واقعات بهي نادر اور عجوبه روزگار بناکر بیان کئے جاتے هیں - اس لئے جاے تعجب نهیں هے اگر کبیر کي پیدائش اعجاز اور کرشمه کے لباس میں بیان کي جاتي هے - کبیر پنتهه کے معتقد کهتے هیں --

घन गरजे दामिनि दमकै बूंदें बरसें झर लाग गये,
लहर तलाब में कमल खिले तहं कबीर परगट हुए।

گهن گرجے دامن دمکے بوندیں برسیں جهر لاگ گئے
لهر تلاب میں کنول کهلے تهاں کبیر بهانو پرگٹ هوے

[بادل گرج رها تها بجلي کوند رهي تهي ' مینهه برس رها تها ' جهڑي لگي هوئی تهي ' لهر تالاب میں کمل کهلے تهے جس وقت کبیر سورج کي طرح ظاهر هوئے -]

کبیر کي پیدائش کے متعلق سب سے زیاده مشهور روایت یه هے کہ بنارس کا ایک مسلمان جولاهه نیرو نامی اپني بیوي نیما (نعیمه) کے ساتهه جا رها تها ' جب وه لهر تالاب کے پاس سے گذرا تو اس نے تالاب کے کنارے ایک نو زائیده بچه پڑا دیکها - اس کو اس بیکس کے حال پر رحم آیا ' اور گو نعیمه بدنامي کے خیال سے جهجهکتي تهي ' مگر وه بچه کو گهر اُتها لایا ' اور اس کي پرورش کرنے لگا - قاضی سے جب بچه کے نام رکهنے کي فرمائش کي تو فال میں کبیر کا لفظ نکلا ' اور بچه اسي نام سے مشهور هوا - یه بهي کها جاتا هے کہ کبیر ایک بیوه برهمني کے بطن سے پیدا هوے تهے - ایک برهمن سوامی رامانند کے بڑے معتقد تهے اور ان کے درشن کرنے کو جایا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کرتے تھے - ایک روز اپنی بیوہ لڑکی کو بھی ساتھ لے گئے - جب لڑکی نے رامانند جی کو پرنام کیا تو انھوں نے اس کو دعا دی کہ تجھے بیٹا ہو - برہمن نے پریشان ہو کر لڑکی کے بیوہ ہونے کا حال بیان کیا رامانند جی نے کہا کہ میرا کہا بےکار نہیں جا سکتا - ایام مقررہ گزرنے کے بعد کبیر داس اس کے بطن سے پیدا ہوے - اس نے لوک لاج کے ڈر سے بچہ کو تالاب کے کنارے پھینک دیا جہاں سے وہ نبیرو اور نعیمہ کے گھر پہونچا - یہ روایات کبیر صاحب کی پیدائش کے متعلق سینہ بسینہ چلی آتی ہیں، اور یہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں کتنا اصل واقعہ ہے اور کتنا مبالغہ - اگر یہ صحیح ہے کہ کبیر صاحب ایک ہندو عورت کے بطن سے پیدا ہوے مگر ان کی پرورش روز اول سے ایک مسلمان کے گھر میں ہوئی تو یہ ضرور کہا جاےگا کہ ان کی پیدائش اور پرورش کے یہ واقعات ان کی زندگی کا پیش خیمہ تھے، کیونکہ ہندوستان کی تاریخ میں کسی شخص کا نام نہیں لیا جا سکتا جس نے ہندو مسلمانوں کو ایک کرنے کی اور ان میں اتفاق اور یکجہتی پیدا کرنے کی کبیر صاحب سے زیادہ کوشش کی ہو -

کبیر صاحب نے اپنی زندگی کے بعض حالات اپنے کلام میں نظم کر دئے ہیں اور اسی وجہ سے یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ذات کے جولاہے تھے، بنارس میں رہتے تھے، آخر عمر میں مگہر چلے گئے تھے، پڑھے لکھے نہ تھے اور رامانند کے چیلے تھے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

जात जुलाहा क्या करे हिरदै बसे गोपाल।

جات جولاهه کیا کرے هردے بسے گوپال

[ذات کا جولاهه هے تو کیا هوا ، دل میں گوپال بسا هوا هے -]

तू बाम्हन मैं कासी का जोलहा, बूझो मोर ज्ञाना।

تو باهمن میں کاسي کا جولها بوجهو مور گیانا

[تو برهمن یعني پنڈت هے میں کاشي کا جولاها هوں ، میرے گیان کو تو سمجهه -]

सकल जनम सिवपुरी गंवाया, मरती बार मगहर उठ धाया।

سکل جنم شو پوري گنوایا مرتي بار مگهر اُٹھ دهایا

[ساری زندگي تو کاشي میں بیتي ، مرتے وقت مگهر چلا گیا -]

कासी में हम परगट भये, हैं रामानन्द चिताये।

کاشي میں هم پرگٹ بهئے هیں رامانند چتائے

[کاشي میں هم پیدا هوئے هیں اور رامانند نے هم کو رموز معرفت سے آگاه کیا هے -]

मसी कागद छूयेा नहीं, कलम गह्यो नहिं हाथ।
चार यो युग का महातम, मुखहिं जनाई बात।

مسي کاگد چهویو نهیں کلم گهیو نهں هاتهه
چار یو جگ کا مهاتم مُکهہ هیں جنائي بات

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[روشنائي اور کاغذ کبھي نہیں چھوا ' قلم کبھی
ہاتھہ میں نہیں لیا ' لیکن چاروں جگوں کے حالات میں
نے زبان سے بیان کر دئے -]

لڑکپن ھي سے کبیر صاحب دنیا کي طرف کم اور خدا کی طرف زیادہ مائل تھے - ان کے عقائد ویدانتیوں اور صوفیوں کے سے معلوم ہوتے ہیں - دنیا دھوکا ھے ' اس سے مُنھہ موڑکر معبود حقیقي کي طرف رجوع کرنا چاھئے - جس کو خدا مل گیا اس کو سب مل گیا ' بھکتي پریم یا عشق خدا کے ملنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ھے ' اور یہ بلا تفریق ذات و مذھب ھر شخص کے امکان میں ھے - خدا ایک ھے ' اور ھندو مسلمان سب اس کے بندے ھیں ' مذھبوں کا فرق بے معنی ھے ' صفاے باطن اور طلب صادق حصول نجات کے لئے کافی ھیں - جوں جوں کبیر صاحب بڑے ہوئے عقائد کا یہ رنگ چوکھا ہوتا گیا اور وہ بھجن گاگا کر لوگوں کو اُپدیش دینے لگے ' مگر عوام ان کو نگرا یعنی بے پیر کہ کے چڑھاتے تھے - اعتراض یہ تھا کہ جس نے خود کسي گرو سے نصیحت نہیں حاصل کی وہ دوسروں کو کیا نصیحت کرے گا ؟ اس وجہ سے ان کو مرشد کي تلاش ہوئي - اس زمانہ میں بنارس میں سوامی رامانند جي سب سے بڑے مہاتما مانے جاتے تھے ' مگر دقت یہ تھي کہ کبیر مسلمان تھے اور ان کو یہ خیال تھا کہ رامانند مجھے چیلا نہ بناویں گے - کبیر نے یہ چال چلي کہ ایک روز علی الصباح گنگا کنارے گھاٹ کی ایک سیڑھي پر جا کر لیٹ رھے '

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

رامانند جي جب حسب معمول نہانے کے واسطے آئے اور سیڑھیوں سے اُترنے لگے تو اچانک ان کا پاؤں کبیر کے سر پر پڑا - کبیر کلبلاے، رامانند جي کو جب یہ معلوم هوا کہ ان کا پاؤں کسي انسان پر پڑ گیا هے تو انهوں نے رام رام کہہ کے اپنا پاؤں هٹا لیا - رامانند تو اپنے راستہ چلے گئے مگر کبیر اسي دن سے اپنے تئیں رامانند کا چیلا کہنے لگے - جب رامانند کو اس کي خبر هوئي تو انهوں نے کبیر کو بلاکر اس کي تحقیقات کي اور اصل واقعہ سے مطلع هوکر کبیر کو گلے لگا لیا اور ان کو اپنے مریدوں کے زُمرہ میں داخل کر لیا -

رامانند کے مرید هونے کے بعد بھي کبیر نے رسمي معنوں میں دنیا کو نہیں چھوڑا - جولاهہ کا پیشہ کرتے تھے، کپڑا بُنتے اور بازار میں جاکر بیچ آتے، کبھی کبھي سادھو سنتوں کو دے ڈالتے اور گھر خالي هاتھ لوٹ آتے - دنیا میں رہ کر اور دنیاداري کے فرائض انجام دیکر کبیر صاحب درویشانہ زندگي بسر کرتے تھے اور دل بہ یار دست بہ کار کے مصداق تھے - ان کي شادي بھي هوئي تھي - شادي کے متعلق بیان کیا جاتا هے کہ جب کبیر کي عمر ۳۰ برس کي تھي وہ ایک روز گنگا کنارے گھومتے پھرتے ایک بن‌کھنڈي بیراگي کي کُٹي کے پاس پهونچکر بیٹھ گئے - کچھ دیر بعد ایک ۲۰ برس کي لڑکي وهاں آئي اور اس نے پوچھا تم کون هو؟ انهوں نے جواب دیا کہ میں کبیر هوں - پھر اس نے ان کي ذات پات کا حال پوچھا تب بھي انهوں نے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

وهي جواب دیا ، یعني ‹‹ کبیر ›› - لڑکي نے کہا سنت تو یہاں اکثر آتے هیں مگر کسي نے ایسا نام اپنا یا اپني ذات کا نہیں بتایا ، کبیر نے کہا کہ هاں یہ سچ هے - اتنے میں پانچ سنت آ پہونچے ، لڑکی کُتّي میں سے دودھ لے آئي اور ایک ایک حصہ دودھ کا هر ایک کو دیا - کبیر نے اپنا حصہ زمین پر رکھ دیا - جب سنت اپنے اپنے حصہ کا دودھ پي چکے تو اُنہوں نے کبیر سے پوچھا کہ تم دودھ کیوں نہیں پیتے ؟ کبیر نے کہا کہ گنگا پار سے ایک اور سادھو آ رها هے ، میں نے یہ حصہ اس کے واسطے رکھ چھوڑا هے - لڑکي نے کہا آپ اپنا حصہ پي لیجئے ، اس کے واسطے اور دودھ موجود هے - کبیر نے کہا هم شبداهاري هیں - اتنے میں وہ سادھو آ گیا اور دودھ اس کو دے دیا گیا - جب سنتوں نے لڑکي سے اس کا حسب نسب دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے ماں باپ نہیں هیں - میري پرورش ایک بن‌کھنڈي بیراگي نے کي تھي ، اس کے مر جانے کے بعد اب میں اکیلي رهتي هوں - بیراگي کہا کرتا تھا کہ میں ایک دن گنگا جي میں اشنان کر رها تھا ، ایک ٹوکري بہتے بہتے میرے بدن سے آن لگي ، میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں ایک بچہ کپڑوں میں لپٹا هوا تھا - میں نے گھر لاکر اس کي پرورش کي اور اس کا نام لوئي رکھا - وہ لوئي میں هوں - پھر لوئي نے کبیر سے کہا ‹‹ سوامی ، مجھے کوئي ایسي بات بتائے جس سے شانتي حاصل هو - کبیر نے اس کو ست نام کي تعلیم دي - لوئي کبیر کے ساتھ چلی آئی اور اس کے گھر میں رهنے لگي - بعض اس کو کبیر

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کی بیوي سمجھتے هیں اور کہتے هیں کہ اس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکي پیدا هوے، دوسرا گروہ کہتا هے کہ کبیر اور لوئی میں زن و شو کا تعلق نہیں هوا اور بچوں کا وجود کشف و کرامات سے بتاتا هے - ایک مرتبہ کبیر نے دریا میں ایک بچے کی لاش دیکھي، انھوں نے اس کے کان میں کچھ کہا - بچہ رونے لگا اور زندہ هو گیا - اسی طرح ایک دوسرے موقع پر کہا جاتا هے کہ ایک پڑوسي کي لڑکي مر گئي تھي، کبیر صاحب والدین کي اجازت سے لاش اپنے یہاں لے آئے اور اس کو زندہ کر لیا - لوئي نے ان دونوں کي پرورش کي اور یہ کمال اور کمالي کے نام سے مشہور هوئے - مگر کمال دنیا کا آدمي تھا اور کبیر کے نقطۂ نظر سے نااهل - اُسے کبیر کي روحانیت سے کوئي تعلق نہ تھا، اس سے انھوں نے کہا —

ڈوبا بنس کبیر کا اُپجا پوت کمال
هري کا سمرن چھوڑ کے گھر لے آیا مال

[کمال کا سا لڑکا پیدا هونے سے کبیر کا خاندان ڈوب گیا - کمال نے خدا کي یاد چھوڑي اور مال اپنے گھر لایا -]

کمالي کے متعلق مشہور هے کہ وہ ایک دن کنوے پر پانی بھر رهي تھي، ایک پیاسے برهمن نے اس سے پاني مانگا، پاني پي کر جب اس کو یہ معلوم هوا کہ کمالي جولاهے کي لڑکي هے تو وہ بہت خفا هوا اور کہنے لگا کہ تونے مجھے بے دهرم کر دیا - دونوں کبیر کے پاس آئے، کبیر نے برهمن دیوتا کو بتایا کہ آخر سمجھو تو پاک اور ناپاک کیا چیز هے؟ سیکڑوں لاشیں اور

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ملوں پتیاں پانی میں سڑا کرتی ہیں ، کروروں آدمی زمین میں دفن ہیں ، اور اسی متی سے وہ برتن بنائے جاتے ہیں جن میں تم پانی پیتے اور کھانا کھاتے ہو - کھانا کھاتے وقت تم کپڑے اُتار ڈالتے ہو، صرف ایک دھوتی باندھے رہتے ہو، مگر وہ دھوتی جلاہے کی بنی ہوئی ہوتی ہے - مکھیاں غلیظ اور مردار پر بیٹھتی ہیں اور وہاں سے اُڑکر تمہارے کھانے پر بیٹھتی ہیں - کیا تم ان کو روک سکتے ہو؟ اسی طرح کا ایک اور قصہ "دبستان مذاہب" میں درج ہے —

"گویند جمعے از برهمنان بر لب آب گنگ نشسته ستائش آن آب می نمودند کہ جمیع گناهان ازو شسته شود مقارن این کلام یکے از برهمنان آب خواست - کبیر کہ سخنان ایشان می شنید از جا جسته کاسه چوبین کہ باخود داشت پرآب کرده نزد برهمن برد - چون کبیر جولاهه نژاد بود کہ مردم فرومایه اند و برهمنان از دست این طائفه نه خورند و نیاشامند آب نه پذیرفت - کبیر گفت شما حال میفرمودند کہ به آب گنگ تن و روان را از آلائش گناه و وسخ ذنوب توان شست کہ همه را زائل می کند - هرگاه این آب ظرف چوبین مرا پاک نیارد کرد چندین ستائش را نه سزد" - [دبستان مذاهب - صفحه ۲۰۰ -]

[کہتے ہیں کہ کچھ برہمن گنگا کنارے بیٹھے ہوئے گنگا جل کی تعریف کر رہے تھے کہ اس سے سارے گناہ دھو جاتے ہیں - ان میں سے ایک نے پانی مانگا - کبیر ان کی باتیں سن

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

رہا تھا، اُتھ کر گیا اور اپنا پیالہ پانی سے بھر کر برہمن کے پاس لے آیا - چونکہ کبیر جولاہہ تھا اور برہمن ان لوگوں کے ہاتھہ کا چھوا ہوا کھاتے پیتے نہیں ہیں، اس برہمن نے پانی نہیں پیا - کبیر نے کہا آپ ابھی فرماتے تھے کہ گنگا جل سے گناہ کی گندگی سے بدن اور روح دھو جاتے ہیں - اگر یہ پانی میرے برتن کو بھی پاک نہیں کر سکتا تو اس تعریف کے قابل نہیں -]

بھکت مال میں لکھا ہے کہ "کبیر جی کاشی میں بھگوت بھکت ایسے ہوئے کہ جن کی بھکتی اور پرتاپ اور معجزات مشہور و زبان‌زد خلائق ہیں - جنھوں نے بھگوت بھکتی سے خلاف امور کو ادھرم جانا یعنی جوگ و جگ و دان و برت وغیرہ بلا بگھوت بھجن اور بھاؤ کے سب فضول اور ناحق تصور کئے اور فی الحقیقت شاستروں کا بھی مطلب خاص یہی ہے کہ دیگر سب سادھن یعنے جوگ، جگ، تپ، دان، وغیرہ مثل صفر کے ہیں، اور رام نام مثل ھندسہ کے ہے اگر رام نام کا ھندسہ موجود ہے تو وے جوگ، جگ، وغیرہ صفر رام نام کے ھندسہ پر ایزاد ہو کر سب دس گنے ہو جاتے ہیں، اور اگر رام نام کا ھندسہ نہیں تو سب وے صفر ناحق اور خالی از کار بلکہ بجائے ندارد کے ہیں، اور مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ جو سادھن ہو وہ واسطے حصول بھکتی اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہو نہ برائے دیگر مزخرفات دنیوی و بہشت وغیرہ کے - کبیر جی نے ایک ایسا گرنتھ بنایا جس کو ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے مغفرت ہر ایک کے کار آمد ہو - بھگوت

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بھجن بلا تزلزل کرنے والے ایسے تھے کہ بھجن کے روبرو برن آشرم دھرم سب ناچیز تصور کئے" - [بھکت مال - صفحہ ۲۳۹ -]

کبیر سے ھندو اور مسلمان دونوں ناخوش رھتے تھے - ھندو اس لئے کہ مسلمان ھوکر ھندو مذھب کي تعلیم و تلقین کا دعویٰ کرتے تھے ' اور مسلمان اس لئے کہ وہ ھندو مذھب کے عقائد کي ثنا و صفت کرتے تھے - علاوہ بریں چونکہ کبیر صفائے باطن اور اصلاح قلب کے قائل اور عامل تھے وہ مذھب کے ظاھري پاکھنڈ اور رسم و رواج کے کھلے بندوں مذمت کرتے تھے ' اور ھندو مسلمانوں کو یکساں پھٹکارتے تھے - مثلاً ملاحظہ ھو

संतो राह दोउ हम डीठा,
हिन्दू तुरुक हटा नहिँ मानें, स्वाद सबन को मीठा।
हिन्दू बरत एकादसी साधै, दूध सिँघाड़ा सेती,
अन को त्यागे मन नहिँ हटकै, पारन करे सगोती।
रोजा तुरुक नमाज गुजारे, बिस्मिल बांग पुकारे,
इनको भिस्त कहां ते होइ है, सांझे मुरगी मारै।
हिन्दू दया मेहर को तुरकन दोनों घट से त्यागी,
वे हलाल वे झटका मारैं, आग दुनो को लागी।
हिन्दू तुरुक की एक राह है, सतगुरु इहै बताई,
कहहिँ कबीर सुनो हो सन्तो राम न कहेउ खुदाई।

سنتو راہ دوؤ ھم ڈیٹھا
ھندو تُرُک ھٹا نہیں مانے سواد سبن کو میٹھا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ھندو برت ایکادسي سادھے دودھ سنگھاڑا سیتي
آن کو تیاگے من نھیں ھٹ کے پارن کرے سگوتي
روجا تُرُک نماج گنجارے بسمل بانگ پکارے
ان کو بِھست کھاں تے ھوئي ھے سانجھے مُرگي مارے
ھندو دَیا مہر کو ترکن دونوں گھٹ سے ٹیاگی
وے حلال وے جھٹکا ماریں آگ دُنوں کو لاگي
ھندو ترک کي ایک راہ ھے ست گُرو اِھَے بتائي
کھي ھي کبیر سنو ھو سنتو رام نہ کھے او کھودائي

[سنتو، ھم نے دونوں راستے دیکھے - ھندو مسلمان اپني ھٹ سے نھیں مانتے، مزہ دونوں کا میٹھا ھے - ھندو ایکادشي کا برت رکھ کر دودھ سنگھاڑا کھاتے ھیں، اناج چھوڑتے ھیں، مگر من نھیں رکتا، گوشت کھاتے ھیں - مسلمان روزہ نماز کرتے ھیں، بسم اللہ کی بانگ لگاتے ھیں، ان کو کھاں سے بھشت ملیگي جو روز شام کو مرغي مارتے ھیں - ھندؤوں نے دل سے دَیا چھوڑ دي اور مسلمانوں نے مھرباني چھوڑ دي، وہ حلال کرتے ھیں، وہ جھٹکا مارتے ھیں، دونوں کو آگ لگي ھے - ست گُرو نے یھي بتایا ھے کہ ھندو مسلمانوں کي ایک راہ ھے - کبیر کھتا ھے کہ سنتو، سنو رام نہ کھو تو خدا کھو -]

روایت ھے کہ ھندو مسلمان دونوں نے تنگ آکر بادشاہ وقت سکندر لودي سے شکایت کي، اور بادشاہ نے ان کے مارے جانے کا حکم دیا - حکم کي تعمیل اس طرح کي گئي کہ کبیر

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کو زنجیروں سے جکڑکر ایک ناؤ میں بٹھا دیا اور ناؤ میں پتھر بھر دئے - خدا کي قدرت دیکھئے کہ ناؤ ڈوب گئي اور کبیر مرگ چھالا پر بیٹھے پاني پر تیرتے نظر آئے - پھر پکڑے گئے، آگ میں ڈالے گئے، مگر اس آتشین غسل سے بھي ان پر آنچ نہ آئي - حکم ہوا کہ ہاتھي کے پاؤں سے کُچلے جائیں، مگر ہاتھي کو کبیر ایک مہیب شیر کي شکل میں نظر آئے اور وہ خود ڈرکر بھاگ گیا - کبیر صاحب کا ایک شعر بھي اس واقعہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے —

गंगा गोसाइनी गहिर गंभीर,
जंजीर बांध कै खरे कबीर।
मन न डगे तन काहे को डराये,
चरन कमल चित रहो समाये।
गंग की लहर मेरी टूटी जंजीर,
मृगछाला पर बैठे कबीर।
कह कबीर कोउ संग न साथ,
जल थल राखत हैं रघुनाथ।

گنگا گوسائني گہر گنبھیر
جنجیر باندھہ کر کھرے کبیر
من نہ ڈگے تن کاھے کو ڈرائے
چرن کمل چت رہو سمائے
گنگ کي لہر میري توٹي جنجیر
مرگ چھالا پر بیٹھے کبیر

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کہ کبیر کوؤ سنگ نہ ساتھ
جل تھل راکھت ہیں رگھوناتھ

[گنگا بہت گہری ہے، کبیر زنجیر میں بندھے کھڑے ہیں، دل مضبوط ہو تو تن کیوں خوف کھائے - میرے دل میں بھگوان کا قدم سمایا ہوا ہے، گنگا کی لہر سے میری زنجیر ٹوت گئي، کبیر مرگ چھالا پر بیٹھے ہیں - کبیر نہ کوئی سنگ ہے نہ ساتھ، تری اور خشکی میں رگھوناتھ حفاظت کرتے ہیں -]

کبیر صاحب کے کلام میں شیخ تقی کا نام کبھی کبھی آتا ہے، مثلاً —

घट घट में अबिनाशी, सुनो तकी तुम सेख,
گھت گھت میں ابناشی سنو تقي تم شیخ
[اے شیخ تقي، تم سنو، ہر دل میں لازوال (خدا) بستا ہے -]

मानिकपूर में कबीर बसै री,
मिदहत सुन सेख तकी केरी।
ओजी सुनी जौनपूर थाना,
भूंसी सुनी पीरन के नामा।
مانک پور میں کبیر بسے ری
مدحت سن شیخ تقي کے ري
اوجي سني جونپور تھانا
جھونسي سني پیرن کے ناما

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[شیخ تقي کي تعریف سن کر کبیر کچھ دن مانک پور میں رہا ، اس نے جونپور میں اوجي کا حال سنا ، جھونسي میں اس نے پیروں کے نام سنے -]

مسلمان کبیر پنتھیوں کا خیال ہے کہ کبیر شیخ تقي کے مرید تھے اور ہندو سمجھتے ہیں کہ شیخ تقي اور کبیر سے مذهبي مباحثہ ہوا کرتا تھا - اصلیت یہ معلوم ہوتي ہے کہ اپنی طول طویل سیر و سیاحت میں جس کا سلسلہ شاید بلخ تک پہونچا تھا کبیر صاحب کی صحبت صوفي منش بزرگوں سے رہی ہوگي ، کیونکہ کبیر صاحب کے خیالات ان سے ملتے جلتے تھے ، اور شیخ تقي غالباً اسي وضع کے کوئي بزرگ ہوں گے - وسکٹ صاحب کي رائے ہے کہ اس نام کے دو بزرگ تھے ایک کا مسکن الہ آباد اور فتحپور کے درمیان کڑا مانک پور کا قصبہ تھا ، یہ ذات کے ندّاف اور فرقہ چشتیہ کے صوفي تھے ، ان کي اولاد اس گرد و نواح میں اب تک پائي جاتي ہے - دوسرے شیخ تقي الہ آباد کے قریب جھونسی کے قصبہ کے رہنے والے تھے ، اور فرقہ سہروردیہ کے صوفی تھے - ان کی قبر اب تک جھونسی میں پوجي جاتي ہے - کبیر صاحب کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ ان کے دل و دماغ پر اسلام کا کافي اثر تھا ، جہاں وہ اسلام کے بعض رسم و رواج کا مذاق اُڑاتے تھے وہیں اسلام کے بعض عقائد سے وہ ضرور متفق تھے - توحید کي تلقین ، بت پرستي کي مذمت ، ذات پات اور چھوت چھات سے انکار ، جس طرح کبیر صاحب کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مروجہ ہندو مذہب سے اختلاف کرنے کی ضرور ایک وجہ یہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

تھي کہ ان باتوں میں انھوں نے اسلام کا اثر قبول کیا تھا -

पाहन पूजे हरि मिलें तो मैं पूजूँ पहार,

پاھن پوجے ھری ملیں تو پوجوں پہار

[اگر پتھر کے پوجنے سے ھري (خدا) ملے تو میں پہاڑ کو پوجوں -]

एक जोतिहिं सब उपजा, कौन बहमन कौन सूदा,

ایک جوتي ھیں سب اُپجا کون باھمن کون سودا

[ایک نور سے سب پیدا ھوئے ھیں ' کون برھمن ھے اور کون شودر -]

कहे कबीर इक राम जपो रे, हिन्दू तुरुक न कोई।

کہے کبیر اک رام جپورے ھندو ترک نہ کوئي

[کبیر کہتا ھے ایک رام کو جپو ' نہ کوئي ھندو ھے نہ مسلمان -]

اور کبیر صاحب پر کیا موقوف ھے ' اسلام کے عقائد اور اسلام کی مثال کا اثر ھندؤوں پر شمالی ھندوستان میں عالمگیر تھا - مسٹر مہادیو گوبند راناڈے کي رائے ھے کہ شمالي اور جنوبي ھندوستان میں ھندؤوں کے بعض رسم و رواج میں جو بیّن فرق نظر آتا ھے ' خصوصاً شودروں اور اچھوتوں کے ساتھ شمالي ھندوستان میں جو کم سختی برتی جاتي ھے اس کی ایک وجہ یہ ھے کہ شمالي ھندوستان میں اسلام کا اثر گہرا اور دیرپا تھا - اور یہ کوئي تعجب کي بات نہیں - جب

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

تک انسان انسان ھے وہ اپنے گرد و پیش کے اثروں کو ضرور قبول کرےگا - ھندوستان کي تاریخ کو جن لوگوں نے غور سے پڑھا ھے اور اس ملک کے ھندو مسلمانوں کے مذھبي عقائد اور سوشل رسم و رواج کو اچھي طرح پرکھا ھے وہ جانتے ھیں کہ مسلمانوں کا ھندؤوں پر اور ھندؤوں کا مسلمانوں پر کیسا گہرا اور وسیع اثر پڑا ھے، یہاں تک کہ ایک فرنگي فلسفي کي رائے ھے کہ —

Sufism is the lyrical version of Vedanta.

[صوفي مذھب ویدانت ھے مگر غزل کي شکل میں -]

اس جگہ یہ بھي کہ دوں کہ کبیر صاحب پر عیسائي مذھب کا کوئي اثر نہ تھا اور نہ ھو سکتا تھا - وسکٹ صاحب نے دبي زبان سے اور سر جارج گریرسن نے امپیریل گزیٹیر آف انڈیا کي دوسري جلد میں کھل‌کر یہ فرمایا ھے کہ کبیر صاحب پر مذھبِ عیسوي کا اثر تھا - سر جارج گریرسن تو یہاں تک کہتے ھیں کہ انھوں نے نہ صرف اپنے عقائد بلکہ جن الفاظ میں ان عقائد کو بیان کیا، وہ بھي نسطوري عیسائیوں سے حاصل کئے تھے - میري رائے میں یہ دعوی اسي قدر بےبنیاد اور لغو ھے جس قدر بعض فرنگیوں کا یہ دعوی کہ سنسکرت کے ناٹک یوناني ناٹکوں سے نقل کئے گئے ھیں - اس میں شک نہیں کہ اِس وقت دنیا میں فرنگي اقوام کا تسلط ھے، نہ صرف ملک اور زمین پر، بلکہ دل و دماغ پر بھي - اس میں بھی شک نہیں کہ پچھلے تین سو برس میں مادّي دنیا میں فرنگیوں نے حیرت انگیز ترقي کي ھے،

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

لیکن اس کے معنی یہ ھرگز نہیں کہ دنیا میں جو کوئی چیز ھے وہ فرنگي ھے یا فرنگیوں کي نقل ھے - خود عیسائي مذھب نے بودھ مت اور ایشیا کے دیگر مذاھب سے جو کچھ سیکھا اس کا ذکر نہیں کیا جاتا، مگر جہاں اس کا وجود بھي نہیں وھاں عیسائي اثر کو خواہ مخواہ قائم کیا جاتا ھے - کبیر صاحب مذھبي آدمی تھے، اور ان کے کلام میں شروع سے آخر تک مذھب کا چرچا ھے، مگر عیسائي مذھب کا کہیں نام بھي نہیں - ان کے بیانات سے صاف واضح ھوتا ھے کہ وہ مسلمانوں اور ھندؤں کے علاوہ کسي اور کے مذھب سے واقف نہ تھے:

(۱)
करता करतम बाजी लाई
हिन्दू तुरक दोई राह चलाई

کرتا کرتم باجي لائی
ھندو ترک دوئي راہ چلائي

(۲)
संतो राह दोउ हम डीठा
हिन्दू तुरक हटा नहीं जाने
स्वाद सबन को मीठा

سنتو راہ دؤو ھم ڈیٹھا
ھندو ترک ھٹا نہیں جانے
سواد سبن کو میٹھا

(۳)
अरे इन दोहुं राह न पाई
हिन्दुन की हिन्दुआई देखी, तुरकन की तुरकाई।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ارے ان دُوھن راہ نہ پائی
ھندون کي ھندوائي دیکھي ترکن کي ترکائي

مرنے سے کچھ دن پہلے کبیر صاحب بنارس سے مگہر چلے گئے تھے - عوام کا عقیدہ ھے کہ جو کاشي میں مرتا ھے اس کي مُکتي ھو جاتي ھے، اور مگہر کي نسبت یہ مشھور ھے کہ وھاں جو مرتا ھے اس کا دوسرا جنم گدھے کا ھوتا ھے - کبیر صاحب کو بھگوت پریم پر بھروسہ تھا اور اپني بھکتي پر ناز - وہ سمجھتے تھے کہ میرے عشق صادق نے مجھے ان جھگڑوں سے بےنیاز کر دیا ھے اور پرماتما ھر دم میرے ساتھ ھے - فرماتے ھیں --

क्या कासी क्या ऊसर मगहर राम हिरदै बस मोरा।
जो कासी तन तजे कबीरा रामै कौन निहोरा॥

کیا کاشي کیا اوسر مگہر رام ھردے بس مورا
جو کاسي تن تجے کبیرا رامے کون نہورا

[کاسي ھو یا اوسر مگہر مجھے پروا نہیں، میرے دل میں رام بسا ھوا ھے، اگر کبیر کی موت کاشي میں ھوتي تو پھر رام کا کون سا احسان؟ مطلب یہ کہ کاشی میں جو کوئي مرتا ھے اس کي مکتي تو ھوتي ھي ھے، کبیر مرے تو اس کي مکتي بھی ھو جاےگي - ھاں، مگہر میں مروں اور مکتی ھو تو معلوم ھو کہ رام نے اپنے بھکت کي قدرداني کي -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ایک نکتہ اور ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ کبیر صاحب جب "رام" کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ان کا مطلب اَجودھیا کے رامچندر جي سے نہیں ہوتا بلکہ اسي ایک پرماتما سے ہوتا ہے جس کو وہ سرگن اور نرگن یعني صفات اور ذات سے اعلیٰ اور ارفع جانتے ہیں -

सकल जनम शिवपुरी गंवाया
मरती बेर मगहर उठ धाया ।
बहुत बरष तप कीया कासी
मरन भया मगहर को बासी ॥

سکل جنم شِوپوري گنوایا
مرتي بیر مگہر اُٹھ دھایا
بہت برکھ تپ کي آ کاسی
مرن بھیا مگہر کو باسي

[ساري زندگي شِوپوري (بنارس) میں صرف کي ' مرتے وقت مگہر چلا گیا ' بہت برس کاشي میں تپ کیا ' مرتے وقت مگہر کا باشندہ بنا -]

مشہور ہے کہ مرنے کے بعد کبیر صاحب کے ہندو اور مسلمان مریدوں میں جھگڑا ہوا - ہندو کہتے تھے کہ ہم لاش کو جلاوینگے ' مسلمان کہتے تھے کہ ہم دفن کرینگے - جھگڑے نے طول کھینچا اور تلوار چلنے کو تھي کہ لاش کے اوپر سے چادر اُتھاکر جو دیکھا تو لاش کی جگہ پھولوں کا ایک ڈھیر نظر آیا - آدھے پھول مسلمانوں نے لیکر مگہر میں دفن کئے '

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اور ان پر ایک مزار بنا دیا ، باقي پھول هندؤں نے جلاکر بنارس میں لاکر دفن کئے اور اُن پر ایک مَتھ بنوا دیا جو کبیر چورے کے نام سے مشہور ھے -

چناں با نیک و بد عرفي بسر برکز پسِ مردن
مسلمانت بزمزم شوید و هندو بسوزانک

منشی محمد خلیل انصاري صاحب نے مگھر کو خود جاکر دیکھا ھے - اپني کتاب کبھر جلم ساکھی مطبوعہ سنہ ۱۹۲۵ میں لکھتے ھیں :—

ریلوے اسٹیشن مگھر سے قریب آدھ میل ھے - راستہ صاف نہیں ھے - مزار ایک پختہ چھاردیواري سے محدود ھے جس کے دو دروازے ھیں - احاطہ کے اندر چند مکانات شاگردپیشوں کے بنے ہوئے ھیں جو اب غیرآباد ھیں . . . . دو درخت زبردست اِملي کے کھڑے ہوئے مزار پر سایہ‌فگن ھیں - دو گاؤں شاھي وقت سے معافي مزار کے متعلق ھیں، ایک سِرموا معافي مسلمانوں کے اهتمام وصول تحصیل میں ھے ، دوسرا موضع بِلوا هندؤں کے متعلق معافي ھے - اطیع‌الله و امانت‌الله مجاور مزار کے ھیں . . . . مزار کے برابر ایک دوسرا احاطہ بطور سمادھ کے بنا ہوا ھے جس میں ایک مستقلْ سادھو رھتا ھے - جو تحائف یا پرشاد هندو لاتے ھیں اس کے پاس جمع ہوتے ھیں - هم کو بھي اس

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ہندو سادھو نے جس کا نام گیا داس ہے تھوڑی سی
متھائی دی جو بطور تبرک کے تھی ۲۷
ماہ ربیع الثانی کو عرس ہوتا ہے .... ایسے ہی
ایک میلہ ہندؤوں کی جانب سے ہوتا ہے - دور
دور سے لوگ ہندو مسلمان آتے ہیں - دونوں مدفن
برابر بنے ہوئے ہیں - احاطے جدا جدا ہیں ہندو
کہتے ہیں کہ یہ مقام ہے جہاں ان کے پھول
دفن کر دئے گئے، یا وہ غائب ہو گئے - مسلمان اپنے
مزار کو مقام مدفن قرار دیتے ہیں - غرضکہ اپنے
اپنے خیال سے کام لے رہے ہیں - دونوں دیہات کی
معافیات سے خود بھی کھاتے پیتے ہیں اور صادر
وارد کی بھی خاطر تواضع کرتے ہیں -

کبیر صاحب پر کیا موقوف ہے، ہر بڑے آدمی کے متعلق، خصوصاً ہر مذہبی پیشوا کی زندگی کے گرد عوام کا تخیل اور مریدوں اور چیلوں کی خوش اعتقادی اس قسم کے کشف و کرامات کی روایات جمع کر دیتی ہے - شاید اِن سے اس امر کا اظہار بھی مقصود ہوتا ہے کہ طالب صادق اگر اپنے محبوب کی تفتیش اور تجسُّس میں اپنے تئیں خاک میں ملا دیتا ہے تو پرماتما بھی اُس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا اور آڑے وقت سدا اس کے کام آتا ہے اور ہمیشہ اس کی مشکلکشائی کرتا ہے - بہر حال ان سنتوں اور مہاتماؤں کی زندگی کا اصلی سبق معجزوں اور کرامات کے قصوں سے نہیں حاصل ہوتا بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی تعلیم سے اور

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اس سچي شہادت سے جو وہ اپني زندگي اور اپنے تجربہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ھیں - کبیر صاحب کي لاش غائب ہو گئي ھو یا نہ غائب ھو گئي ھو، کبیر صاحب کے سامنے سے ھاتھي بھاگ گیا ھو یا نہ بھاگ گیا ھو، لیکن اس سے کون انکار کرے گا کہ اُنھوں نے اپني پوری کوشش مکر و ریا، آڈمبر اور پاکھنڈ کے توڑنے، حق اور سچائي کے پھیلانے، اور ھندؤوں اور مسلمانوں، برھمنوں اور شودروں کو ایک کرنے میں صرف کي، اور ان کا شمار صاحبان معرفت اور مصلحان مذھب کي بزم نوراني کے بالانشینوں میں ھے - اھل ھند احسان فراموش نہیں ھیں، اور وہ اس سچے، نیک، اور نِڈر مہاتما کي گراں مایہ اور لازوال خدمت کو فراموش نہیں کرینگے -

کبیر صاحب جیسا کہ وہ خود اقرار کرتے ھیں پڑھے لکھے نہ تھے - اُنھوں نے لوگوں کے دلوں کو تیغ زبان سے تسخیر کیا تھا - ان کے مرنے کے بعد اُن کے مریدوں اور چیلوں نے ان کا کلام جمع کیا، اور اب ان کے نام سے بہت سي تصانیف چھپ گئي ھیں - وسکٹ صاحب نے ۸۲ کتابوں کي فہرست چھاپي ھے - اس میں نئي اور پراني سبھی کتابیں ھیں، اور بعض کتابوں کے نام ایک سے زیادہ مرتبہ آ گئے ھیں - اجودھیا سنگھ جي اُپادھیاے کي کبیر بچناولي میں ذیل کی ۲۱ کتابوں کي فہرست درج ھے :

۱ — سکھ ندھان — सुख निधान

۲ — گورکھ ناتھ کي گوشٹي — गोरखनाथ की गोष्टि

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

۳ — کبیر پانجی	कबीर पांजी
۴ — بلخ کی رمینی	बलख़ की रमैनी
۵ — آنند رام ساگر	आनन्द राम सागर
۶ — رامانند کی گوشٹی	रामानन्द की गोष्टि
۷ — شبداولی	शब्दावली
۸ — منگل	मंगल
۹ — بسنت	बसन्त
۱۰ — ہولی	होली
۱۱ — ریختہ	रेख़ता
۱۲ — جھولن	झूलन
۱۳ — کہَرَا	कहरा
۱۴ — ہنڈولا	हिँडोला
۱۵ — بارہ ماسا	बारहमासा
۱۶ — چاںچر	चांचर
۱۷ — چونتیسی	चौंतीसी
۱۸ — الف نامہ	अलिफ़नामा
۱۹ — رمینی	रमैनी
۲۰ — ساکھی	साखी
۲۱ — بیجک	बीजक

یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جو کلام سیکڑوں برس تک لوگوں کی زبان پر رہےگا اس میں لفظی تغیر و تبدل ضرور ہوا ہوگا - کہیں کہیں لکھنے والے نے بھی کچھ گھٹا بڑھا دیا ہوگا - لیکن کبیر صاحب کی تعلیم و تلقین کے اُصول ایسے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

صاف اور صریح هیں اور اُن کا بیان بار بار اس طرح پر هوا هے کہ کسي پڑهنے والے کو اُن کے متعلق کچهه شک و شبهہ کي گنجائش باقي نهیں رهتي - سکهوں کے آدي گرنتهہ میں جهاں اور سنتوں کا کلام هے وهاں کبیر صاحب کا کلام بهي هے - بیجک کے کئی ایڈیشن شائع هو چکے هیں - بابو شیام سندر داس صاحب نے دو قلمي نسخوں کي مدد سے "کبیر گرنتهاولی" کو ترتیب دیا هے - الہ‌آباد کے بلویڈیر پریس نے "کبیر شبداولي" کے نام سے ایک کتاب چار حصوں میں چهاپي هے اور ایک عیسائي پادري ریورنڈ احمد شاہ نے کبیر کي بیجک کا انگریزي ترجمہ شائع کیا هے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر صاحب کي تعلیم اور تلقین

(۱) توحید

کبیر صاحب اپني تلقین میں دو باتوں پر بہت زور دیتے تھے ' ایک توحید ' دوسرے بھکتي - دنیا کا مالک ایک ھے ' اُس کا کوئي شریک نہیں ' اس کے سامنے دیوي دیوتاوں کي کوئي حقیقت نہیں ' وہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ھے ' اُس تک پہونچنے کے لئے محض سچے پریم کي ضرورت ھے ' کسی کي وساطت اور شفاعت درکار نہیں - جب ھمہ اوست کا رنگ غالب ھوتا ھے تو کہتے ھیں کہ خالق مخلوق میں ھے اور مخلوق خالق میں - یہ دونوں الگ الگ نہیں ھیں - اَودیا اور اگیان نے دوئي کا پردہ ڈال رکھا ھے - اگر جہالت کے بادل چھنٹ جائیں اور اھنکار (خودي) کي تاریکي دور ھو جائے تو چشم بینا کو ھمہ اوست کي حقیقت صاف نظر آنے لگے - وہ کہتے ھیں کہ مایا کي نقاب ھٹا دو اور معشوق ازل کي آرائش جمال کا معائنہ کرو -

साहब मेरा एक है, दूजा कहा न जाय, (1)
दूजा साहब जो कहूं, साहब खरा रिसाय।

صاحب میرا ایک ھے دوجا کہا نہ جاے
دوجا صاحب جو کہوں صاحب کھرا رساے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[میرا مالک ایک ہے - دوسرا نہیں کہہ سکتا - اگر دوسرا
مالک کہوں تو میرا مالک مجھ سے ناراض ہو جائےگا -]

जाके मुंह माथा नहीं, नाहीं रूप करूप, (२)
पुहप बास से पातरा, ऐसा तत्त्व अनूप।

جاکے منھ ماتھا نہیں نا ھیں روپ کُروپ
پُہپ باس سے پاترا ایسا تَتْو انوپ

[جس کے نہ منھ ہے نہ ماتھا ہے، نہ خوبصورت
ہے نہ بدصورت، وہ ایک عجیب جوہر ہے پھول کی بو
سے بھی زیادہ لطیف -]

जनम मरन से रहित है, मेरा साहब सोय, (३)
बलिहारी उस पीउ के, जिन सिरजा सब कोय।

جنم مرن سے رَھت ہے میرا صاحب سوے
بلہاري اس پیو کے جن سِرجا سب کوے

[جو پیدائش اور موت سے آزاد ہے وہ میرا مالک
ہے، اس محبوب کے قربان جس نے سب کو پیدا کیا -]

सोई मेरा एक तू, और नहि दूजा कोय, (४)
जो साहब दूजा कहे, दूजा कुल का होय।

سوئي میرا ایک تُو اور نہیں دوجا کوے
جو صاحب دوجا کہے دوجا کل کا ھوے

[میرا ایک تو ہے، دوسرا کوئي نہیں ہے، جو دوسرا
مالک کہے وہ دوغلے خاندان کا ہے -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

सरगुन की सेवा करो, निरगुन का करो ज्ञान, (५)
निरगुन सरगुन से परे, तहीं हमारा ध्यान।

سرگن کی سیوا کرو نرگُن کا کرو گیان
نرگن سرگن سے پرے تہیں ھمارا دھیان

[صفات کي خدمت کرو اور ذات کا علم حاصل کرو، صفات اور ذات سے جو پرے ھے ھمارا دھیان وھاں ھے -]

तेरा साईं तुझ में बसे, ज्यों पुहुपन में बास, (६)
कस्तूरी का मृग ज्यों, फिर २ ढूंढे घास।

تیرا سائیں تجھ میں بسے جیوں پُہُوپن میں باس
کستوري کا مرگ جیوں پھر پھر ڈھونڈے گھاس

[تیرا مالک تجھ میں اس طرح ھے جس طرح پھولوں میں بو، اور تو اُس کو اِدھر اُدھر تلاش کرتا پھرتا ھے جس طرح ھرن اس بات سے بے خبر ھوتا ھے کہ نافہ اس کے جسم میں ھے اور اِدھر اُدھر گھاس میں ڈھونڈتا پھرتا ھے -]

जा कारन जग ढूंढिया, सो तो घटहि मांहि, (७)
परदा दीया भरम का, ताते सूझत नांहि।

جا کارن جگ ڈھونڈیا سو تو گھٹ ھي مانھ
پردہ دي آ بھرم کا تاتے سوجھت نانھ

[جس کو تو دنیا بھر میں ڈھونڈتا پھرتا ھے وہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

تجھي میں ہے - شک کا پردہ پڑا ہے اس لئے سوجھتا نہیں -]

ज्यों तिल मांहि तेल है, ज्यों चकमक में आग, (८)
तेरा सांईं तुझमें बसे, जाग सके तो जाग।

جیوں تِل ماھیں تیل ہے جیوں چکمک میں آگ
تیرا سائیں تجھ میں بسے جاگ سکے تو جاگ

[تیرا مالک تجھ میں اس طرح ہے جس طرح تِل میں تیل اور چقماق میں آگ - اگر تو جان سکے تو جان -]

ज्यों नैनन मां पूतरी, त्यों खालिक घट मांहि, (९)
मूरख लोग न जानहीं, बाहर ढूंढन जांहि।

جیوں نیلن ماں پوتري تیوں کھالک گھٹ مانھ
مورکھ لوگ نہ جانھیں باھر ڈھونڈھن جانھ

[خالق دل میں اُسی طرح ہے جس طرح آنکھ میں پُتلي، بیوقوف جانتے نہیں، باھر ڈھونڈھتے پھرتے ھیں -]

तूं तूं करना तूं भया, मुझमें रही न हूं, (१०)
वारी तेरे नाम पर, जित देखूं तित तूं।

توں توں کرنا توں بھیا مجھ میں رھي نہ ھوں
واری تیرے نام پر جت دیکھوں تت توں

[تُو تُو کرتے کرتے میں تُو ھو گیا، مجھ میں خودي باقي نہیں رھي - تیرے نام کے قربان، جدھر دیکھوں تو ھي تو ہے -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

खालिक खळक, खलक में खाळिक, (١١)
सब घट रहो समाय।

کھالک کھلک، کھلک میں کھالک،
سب گھٹ رہو سماے

[خالق هے خلق میں، اور خلق هے خالق میں -
سبھوں میں وہ سمایا هوا هے -]

اسی خیال کو فارسي کا شاعر یوں نظم کرتا هے —

در حقیقت نسب عاشق و معشوق یکست
بوالفضولاں صنم و برهمنے ساختہ اند

हेरत हेरत हेरिया, रहा कबीर हेराय, (١٢)
बूंद समाई समुद्र में, सेा कित हेरी जाय।

هیرت هیرت هیریا رها کبیر هراے
بوند سمائي سمدر میں سو کِت هیري جاے

[اے کبیر، ڈھونڈتے ڈھونڈتے ڈھونڈھنے والا آپ کھو گیا،
بوند سمندر میں سما گئي، تو کس طرح ڈھونڈی جاے -]

غالب نے بھي کچھ ایسا هي خیال نظم کیا هے —

هاں اهل طلب کون سنے طعنۂ نایافت
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے هي کو کھو آے

कबिरा दुनिया देहरे सीस नवावन जाय, (١٣)
हिरदै ही माँ हरि बसैं, तू ताहि ळव लाय।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کَبِرا دنیا دیہرے سیس نواوَن جاے
ہردے ھي ماں ھر بسیں تو تاھي لَو لاے

[اے کبیر ، دنیا مندروں میں سر جھکاتي پھرتي ھے ،
ایشور دل میں ھے ، تُو اُسي سے لَو لگا -]

जैसे बट का बीज , ताहि में पत्र फूल फल छाया , (۱۴)
काया मध्ये बूंद बिराजे , बूंदे मध्ये काया ।

جیسے بَت کا بیج تاھي میں پَتر پُھول پَھل چھایا
کایا مدّھے بوند براجے بوندے مدّھے کایا

[جیسے برگد کے بیج میں پتّا پھول پھل سایہ سب
کچھ ھوتا ھے ، بوند کے اندر جسم ھے ، اور جسم کے اندر
بوند -]

اس میں یہ نکتہ بھي ھے کہ برگد کا درخت بہت بڑا
اور بیج بہت چھوٹا ھوتا ھے - اسي خیال کو ایک اردو
شاعر نے نظم کیا ھے —

جو تخم میں مجمل ھے مفصل ھے شجر میں

मोको काहां ढूंढा रे बंदे , मैं तो तेरे पास में , (۱۵)
ना मैं देवल , ना मैं मसजिद , ना काबे कैलास में ।

موکو کاھاں ڈھونڈھا رے بندے میں تو تیرے پاس مئیں
نا میں دیول نا میں مسجد نا کعبے کیلاس میں

[اے بندے ، مجھے کہاں ڈھونڈتا ھے ، میں تو تیرے پاس

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ھوں، نہ میں مندر میں ھوں، نہ مسجد میں، نہ کعبہ
میں، نہ کیلاش میں -]

(१४)
कर्त्ता है एक अगम है आप,
वाके कोई माई ना बाप।
कर्त्ता को नहीं बंधु औ नारी,
सदा अखंडित है अगम अपारी।
कर्त्ता कुछ खावे ना पीवे,
कर्त्ता कबहुं मरे ना जीवे।
कर्त्ता के कुछ रूप न रेखा,
कर्त्ता के कुछ बरन न भेषा।
जाके जात गोत कछु नाहिँ,
महिमा बरन न जाय मो पाहिँ।
रूप अरूप नहिँ तेहि नांव,
बरन अबरन नहिँ तेहि ठांव।
कहें कबीर बिचारि कै जाके बरन न गांव,
निराकार और निरगुना पूरन है सब ठांव।

کرتا ھے ایک اگم ھے آپ
واکے کوئی مائی نا باپ
کرتا کو نہیں بندھو او ناری
سدا اکھنڈت ھے اگم اپاری
کرتا کچھ کھاوے نا پیوے
کرتا کبھوں مرے نا جیوے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کرتا کے کچھ روپ نہ ریکھا
کرتا کے کچھ برن نہ بیکھا
جاکے جات گوت کچھو ناھیں
مہما برن نہ جاے مو پاھیں
روپ اروپ نہیں تےھي نانوں
برن ابرن نہیں تےھي تھانوں
کہیں کبیر بچارکے جاکے برن نہ گانوں
نراکار اور نرگنا پورن ھے سب تھانوں

[کرتا یا خالق اگم ھے، اس تک پہونچنا محال ھے- وہ اتھاہ ھے، وہ آپ سے ھے، نہ اس کے ماں ھے نہ باپ - نہ اس کے بھائي ھے نہ بیوي - وہ ھمیشہ سے ھے، اس کے ٹکڑے نہیں ھو سکتے - وہ اتھاہ ھے اور اس کي کوئي حد نہیں ھے- نہ وہ کھاتا ھے، نہ پیتا ھے، نہ مرتا ھے، نہ جیتا ھے - نہ اس کي شکل ھے نہ صورت، نہ اس کا رنگ ھے نہ بھیس، نہ ذات ھے نہ گوتر - میں اس کی تعریف نہیں کر سکتا - نہ خوبصورت ھے نہ بدصورت، نہ اس کا کچھ نام ھے، نہ رنگیں ھے نہ بے رنگ، نہ اس کي کوئي جگہ ھے - کبیر بچار کے کہتے ھیں کہ نہ اس کي کوئي ذات ھے نہ کوئي مقام، نہ اس کي شکل ھے، نہ اس کے صفات ھیں - وہ کامل ھر جگہ موجود ھے -] ۔

کبیر صاحب بُت پرستي اور مُورتي پوجا کے سخت خلاف ھیں- اس سے زیادہ اور کوئي کیا کہےگا ؟

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

पाहन पूजे हरि मिलैं, तो मैं पूजूं पहार, (۱۷)
ताते यह चाकी भली, पीस खाय संसार।

پاهن پوجے هري ملیں تو میں پوجوں پہار
تاتے یہ چاکي بهلي پیس کهاے سنسار

[اگر پتھر پوجلے سے خدا ملتا، تو میں پہاڑ کو پوجتا۔ اس سے تو یہ چکي اچھي جس سے لوگ پیس‌کر کھاتے هیں، یعني چکي کا پتھر کسی کام تو آتا هے، مورتي تو کسي کام نہیں آتي -]

دنیا بدگمانوں اور مذاق اُڑانے والوں سے خالي نہیں - یہ ظالم نہ بلدہ کو چھوڑتے هیں نہ خدا کو، نہ انسان کو نہ پرماتما کو - ستم ظریف کہتے هیں کہ بُت پرست اور موحد میں سگن اُپاسنا اور نرگن اُپاسنا میں کون سا بڑا فرق هے ؟ اصلیت دونوں کي ایک هے - بت پرست اپنے هاتھ سے اپنا خدا تراشتا هے - موحد اپنے تخیل سے، اپنے دماغ سے، اپنا خدا خلق کرتا هے - هر حالت میں اپنے معبود کا خالق انسان هے - موحد کو اختیار هے کہ وہ اپلي انانیت کي تشفي کے لئے کہہ لے کہ وہ بت پرست سے برتر هے، مگر سچ پوچھئے تو یہ سب ایک هي تھیلي کے چٹّے بٹّے هیں اور بنیاد ان کي انسانی کمزوري اور ضعیف‌الاعتقادي پر هے - خیر، یہ دوسرا قصہ هے - اس کو جانے دیجئے اور نفس مطلب کي طرف رجوع کیجئے -

کبیر صاحب پیر اور اولیا کو بھی نہیں مانتے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

कर्त्ता एक और सब बाजी, (१८)
ना कोई पीर मसायख काजी।

کرتا ایک اور سب باجي
نا کوئی پیر مسائکھ کاجي

[کرنےوالا ایک هے اور سب کھیل هے - نه کوئي پیر
هے ، نه مشائخ ، نه قاضي -]

कबिरा सोई पीर है जो जाने पर पीर, (१९)
जो पर पीर न जानिए सो काफिर बे पीर।

کَبِرا سوئي پیر هے جو جانے پر پیر
جو پر پیر نه جانئے سو کاپھر بے پیر

[کبیر وهي پیر هے جو دوسروں کي تکلیف کو جانے؛
جو دوسروں کي تکلیف نهیں جانتا وہ کافر بےپیر هے -]

کبیر صاحب اَوتاروں کو بھي نهیں مانتے - اُن کا معبود مکان اور زمان کي قید سے آزاد هے - ان کا یه عقیدہ هے کہ نِرگن کے واسطے سرگن باعث حجاب هے اور پرستار صفات ادراک ذات سے محروم رهتے هیں -

तेहि साहब के लागू साथा, (२०)
दुई दुख मेट के होहु सुनाथा।
दसरथ कुल अवतरि नहिँ आया,
नहिँ लंका के राय सताया।
नहिँ देवकी के गरभहिँ आया,

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

नहिँ जसोदा गोद खिळाया।
पृथ्वी रमन दमन नहिँ करिया,
बैठ पताल नहीं बलि छलिया।
नहीं बळिराय सों मांडी रारी,
नहि हिरनाकस वघल पछाड़ी।
रूप बराह धरन नहि धरिया,
छत्री मार निछत्री न करिया।
नहि गोबरधन कर पर धरिया,
नहि गोवाल संग बन बन फिरिया।
गंडक शाळिग्राम न शेळा,
मत्स्य कच्छ ह्वै नहिँ जल हेळा।
द्वारवती में शरीर न छांड़ा,
ले जगन्नाथ पिँड नहि गाड़ा।
कहहिँ कबीर पुकारि कै वा पंथे मत भूळ,
जे हिय राखे अनुमान करि थूल नहि अस्थूल।

تے هي صاحب کے لاگو ساتھا
دوئي دکھ میت کے هو هو سناتھا
دسرتھ کل اوتري نهیں آیا
نهیں لنکا کے راے ستایا
نهیں دیوکي کے گربھ هیں آیا
نهیں جسودا گود کھلایا
پرتھوی رمن دمن نهیں کریا
بیٹھ پتال نهیں بلي چھلیا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

نهیں بلي راے سوں مانڈي راري
نهیں هرناکس بگهل پچهاڑي
روپ براه دهرن نهیں دهریا
چهتري مار نچهتري نه کریا
نهیں گوبردهن کر پر دهریا
نهیں گوال سنگ بن بن پهریا
گنڈک شالگرام نه شیلا
متسیه کچهه هوے نهیں جل هیلا
دواروتي میں شریر نه چهاڑا
لے جگنناتهه پنڈ نهیں گاڑا
کهي هي کبیر پکارکے وا پنتهے مت بهول
جے هي راکهے انومان کري تهول نهیں استهول

اس نظم میں کبیر داس جي آوتاروں کے وجود سے صاف صاف انکار کرتے هیں - وه مختلف اوتاروں کا اور ان کے کارناموں کا ذکر کرتے هیں - رامچندر جي اور لنکا کي فتح ، کرشن جي اور گوبردهن کا اُتهانا اور گوالوں کے ساتهه پهرنا ، پرسرام جي کا چهتریوں کو مارنا ، بامن آوتار کا راجه بلی سے پرتهوي دان میں حاصل کرنا ، وغیره ، وغیره ، اور آخر میں کهتے هیں کہ آوتاروں کے پنتهه کے جهگڑوں میں مت پڑو - ایشور جو هے وه تهول یعني ساکار یا شکل و صورت رکهنے والا نهیں هے بلکہ استهول یعني نراکار هے -]

दस अवतार ईश्वरी माया कर्त्ता के जन पूजा , (२१)

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

कहे कबीर सुनो हो संतो उपजे खपे सो दूजा।

دس اوتار ایشوري مایا کرتا کے جن پوجا
کہے کبیر سنو ہو سنتو اُپجے کھپے سو دوجا

[دس اوتار ایشور کي مایا هیں جن کو لوگ کرتا سمجھ کے پوجتے هیں - جو پیدا هوتا هے اور مرتا هے وہ کوئي دوسرا هے - میرا ایشور نهیں هے -]

کبیر صاحب رام کا ذکر کرتے هیں - مثلاً

राम का नाम चौ बेद का मूल है।

رام کا نام چو بید کا مول هے

[رام کا نام چاروں ویدوں کی جڑ هے -]

निरगुन राम निरगुन राम जपो रे भाई।

نرگن رام نرگن رام جپو رے بھائي

[بھائیو ، نرگن رام کو جپو -]

مگر ان کا مطلب اجودهیا کے رامچندر جي سے نهیں هوتا ، بلکہ اُسي ذات واحد و لاشریک سے جس کو وہ رام ، رحیم ، اَچھے پُرُس ، وغیرہ کہتے هیں -

दसरथ सुत तिहुं लोक बखाना, (۲۲)
राम नाम का मरम न जाना।

دسرتھ سُت تِہوں لوک بکھانا
رام نام کا مَرَم نہ جانا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[دسرتھ کے بیتے کا ساري دنیا میں بیان هوتا
هے - رام نام کے بهید کو کوئي نہیں جانتا -]

وہ سواے اس ایک ذات کے کسی چیز کي کچھ حقیقت
نہیں سمجھتے -

नाम बिना बेकाम है छप्पन कोट बिलास, (२३)
का इंद्रासन बैठ लो का बैकुंठ निवास।

نام بنا بے کام هے چھپن کوت بلاس
کا اندراسن بیتھ لو کا بیکنتھ نواس

[نام کے بغیر چھپن کرور سُکھ بےکار هیں ' چاهے اِندر
کے تخت پر بیتھو چاهے بیکنتھ میں رهو -]

लूट सके तो लूट ले सत् नाम की लूट, (२४)
पीछे फिर पछतावगे प्रान जायेंगे छूट।

لوت سکے تو لوت لے ستّ نام کي لوت
پیچھے پھر پچھتاؤگے پران جائیںگے چھوت

[ست نام کی لوت جہاں تک بنے لوت لو ' ورنہ
مر جاؤگے تو پچھتاؤگے -]

दीपक जोया ज्ञान का देखा अपरम देव, (२५)
चार बेद की गम नहीं जहां कबिरा सेव।

دیپک جویا گیان کا دیکھا اپرم دیو
چار بید کي گم نہیں جہاں کبیرا سیو

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[گیان کا چراغ جلاکر بھگوان کو دیکھا - جہاں کبیر سیوا کرتا ھے وھاں چاروں ویدوں کی پہونچ نہیں ھے -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۲) بھکتي اور پریم

بھکتي کبیر صاحب کا خاص مضمون ھے، اور اس کے بیان سے وہ کبھی نہیں تھکتے - بار بار مختلف اور متعدد طریقوں سے اس کو بیان کرتے ھیں - کبھي خدا کو مالک اور اپنے تئیں بندہ کہتے ھیں، کبھی عاشق و معشوق، کبھي دُلھا دُلھن کا رشتہ قائم کرتے ھیں، یہاں تک کہ اپنے تئیں رام کا کُتّا کہتے ھیں، اور خوش ھوتے ھیں - یہي رنگ صوفیوں کا ھے ملاحظہ ھو —

"میر تقي میر نے اپني خود نوشتہ سوانح عمري میں جس کا نام "ذکر میر" ھے لکھا ھے کہ ان کے والد جو ایک صوفي منش بزرگ تھے اور شب و روز یاد الهي میں مصروف رھتے تھے عالم محویت میں فرمایا کرتے تھے: —
اے پسر عشق بورز - عشق است کہ درین خانہ متصرف ست - اگر عشق نمي بود نظم کل صورت نہ مي بست - بے عشق زندگي وبال ست - دل باختہ عشق بودن کمال ست - عشق بسازد عشق بسوزد در عالم هرچہ هست ظهور عشق است، آتش سوز عشق است، باد اضطراب عشق است - آب رفتار عشق ست - خاک قرار عشق است - موت مستي عشق است - حیات هشیاري عشق است - شب خواب عشق است - روز بیداري عشق است - مسلم جمال عشق است - کافر جلال عشق است - صلاح قریب عشق است - گناہ بُعد عشق است -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بہشت شوق عشق است - دوزخ ذوق عشق است - مقام عشق از عبودیت و عارفیت و زاھدیت و صدیقیت و خلوصیت و مشتاقیت و خلیلیت و حبیبیت برتر است'' - (''ھماري شاعري'' مصنفہ سید مسعود حسن رضوي - طبع دوم - صفحہ ۹۸ -)

[اے بھتّے ' عشق اختیار کر - اس کارخانہ میں عشق ھي کی حکومت ھے - اگر عشق نہ ھوتا انتظام عالم صورت نہ پکڑتا - عشق کے بغیر زندگي وبال ھے - عشق کو دل دے دینا کمال ھے - عشق بناتا ھے ' عشق جلاتا ھے - دنیا میں جو کچھ ھے عشق کا جلوہ ھے - آگ عشق کي گرمي ھے ' ھوا عشق کي بے چیني ھے ' پاني عشق کی رفتار ھے ' خاک عشق کا قیام ھے - موت عشق کي بیھوشي ھے ' زندگي عشق کي ھوشیاري ھے ' رات عشق کي نیند ھے ' دن عشق کا جاگنا ھے - مسلم عشق کا جمال ھے ' کافر عشق کا جلال ھے ' نیکي عشق کي قُربت ھے ' گناہ عشق سے دوري ھے ' بہشت عشق کا شوق ھے ' دوزخ عشق کا ذوق ھے ' عشق کی منزل عبودیت اور عارفیت اور زاھدیت اور صدیقیت اور خلوصیت اور مشتاقیت اور خلیلیت اور حبیبیت سب سے بالاتر ھے -]

کبیر کی بھکتي نِشکام اور بے لوث ھے - کوئي غرض اس میں شامل نہیں -

जब लग है बेकुंठ की आसा ,
तब लग न हरि चरन निवासा ।

جب لگ ھے بیکنٹھ کي آسا
تب لگ نہ ھري چرن نواسا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[جب تک بہشت کي اميد هے تب تک هري کے قدموں
کے نيچے نہيں رہ سکتے -]

اسي مضموں کو پنڈت برج نراين چکبست مرحوم نے
نظم کيا هے - کہتے هيں —

چمن زار محبت ميں اسي نے باغباني کي
کہ جس نے اپني محنت هي کو محنت کا ثمر جانا

کرم کانڈ ، گيان ، رياضت ، يوگ ، اِن سب سے وہ عشق الهي
کو برتر سمجھتے هيں - بھکت هر شخص هو سکتا هے ، امير
هو يا مفلس ، برهمن هو يا شودر - اس وجہ سے کبير صاحب
ذات کي تفريق کو نہيں مانتے اور اس کي مذمت کرتے
هيں ، يہاں تک کہ بارگاہ ايزدي ميں مسلمان هندو کے فرق
کو بھي تسليم نہيں کرتے - ديکھئے :—

जब लग नाता जगत का , तब लग भगत न होय , (१)
नाता तोड़े हरी भजे , भगत कहावे सोय ।

جب لگ ناتا جگت کا تب لگ بھگت نہ هوے
ناتا توڑے هري بھجے بھگت کہاوے سوے

[جب تک دنيا سے تعلق هے اُس وقت تک بھگت
نہيں هو سکتا - جو دنيا سے قطع تعلق کرکے خدا کو ياد
کرے وہ بھگت کہلائے گا -]

कामी, क्रोधी, लालची , इन तीन भक्त न होय , (२)
भक्ति करे कोई सूरमा , जाति बरन कुल खोय ।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کامی کرودھي لالچي اِن تین بھکت نہ ھوے
بھکتي کرے کوئي سورما جاتي برن کُل کھوے

[اہل ھوس، غصہ کرنے والا، لالچي، یہ تینوں بھکت نہیں ھو سکتے - بھکت وہ بہادر ھو سکتا ھے جو ذات، برن، اور خاندان کو کھو دے -]

जल ज्यों प्यारा माछरी, लोभी प्यारा दाम, (۳)
माता प्यारा बालिका, भक्त प्यारा नाम।

جل جیوں پیارا ماچھري لوبھي پیارا دام
ماتا پیارا بالکا بھگت پیارا نام

[مچھلي کو جس طرح پاني پیارا ھے، اور لالچی کو روپیہ، جس طرح ماں کو بچہ پیارا ھے، اُسی طرح بھکت کو ایشور کا نام -]

भक्ति गेंद चौगान की, भावे कोई ले जाय, (۴)
कह कबीर कुछ भेद नहीं, कहा रंक कह राय।

بھکتي گیند چوگان کي بھاوے کوئي لے جاے
کہ کبیر کچھ بھید نہیں کہا رنک کہ راے

[بھکتي چوگان کے گیند کي طرح ھے، جو چاھے لے جاے - اس میں امیر اور غریب میں کچھ فرق نہیں ھے -]

अरब खरब लौं दरब है, उदय अस्त लौं राज, (۵)
भक्ति महातम ता तले, यह सब कौने काज।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ارب کھرب لوں درب ھے ' اُدے است لوں راج
بھکتي مہاتم تاتلے یہ سب کونے کاج

[ارب کھرب روپیہ اور پورب سے پچھم تک کا راج '
بھکتي کے سامنے سب ھیچ ھیں -]

और करम सब करम है, भक्ति कर्म निष्कर्म, (६)
कहे कबीर पुकारि कै, भक्ति करो तजि धर्म।

اور کرم سب کرم ھے بھکتي کرم نش کرم
کہے کبیر پکارکے بھکتي کرو تج دھرم

[اور سب کرم مطلب کے ھیں ' بھکتي کا کرم بے
غرض ھے ' کبیر پکار کے کہتا ھے دھرم کو چھوڑ کر
بھکتي کرو -]

यह तो घर है प्रेम का, खाला का घर नांहि; (७)
सीस उतारे भुंई धरे, तब बैठे घर माँहि।

یہ تو گھر ھے پریم کا خالہ کا گھر نانہ
سیس اتارے بھوئیں دھرے تب بیٹھے گھر مانہ

[یہ پریم کا گھر ھے ' خالہ جي کا گھر نہیں ھے -
سر اُتار کر زمین پر رکھے تب اس گھر میں داخل ھو -]

कबीर भाटी कलाळ की, बहुतक बैठे आय, (८)
सर सौंपे सोई पिवे, नहिं तो पिया न जाय।

کبیر بھاتي کلال کي بہو تک بیٹھے آے
سر سونپے سوئي پیوے نہیں تو پیا نہ جاے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[کبیر کلوار کی ایک بھٹی ہے، بہت لوگ آکر بیٹھے، جو اپنا سر دے وہ پئے، ورنہ نہیں پی سکتا -]

प्रेम न बाड़ी ऊपजे, प्रेम न हाट बिकाय, (९)
राजा प्रजा जोहि रुचे, सीस देइ लै जाय।

پریم نہ باڑی اوپجے پریم نہ ہاٹ بکائے
راجہ پرجا جوھی رُچے سیس دے ئی لے جائے

[پریم نہ باغ میں پیدا ہوتا ہے، نہ بازار میں بکتا ہے، راجہ پرجا جو پسند کرے سر دے کر لے جاے -]

जब मैं था तब गुरु नहीं, जब गुरु है तब हम नाहिँ, (१०)
प्रेम गली इत सांकरी, ता में दो न समाहिँ।

جب میں تھا تب گورو نہیں جب گورو ہے ہم نانہ
پریم گلی ات سانکری تا میں دو نہ سمانہ

[جب میں تھا تب گُرو نہ تھا، جب گُرو ہے تو میں نہیں ہوں - یعنی جب تک مجھ میں خودی تھی اس وقت تک گُرو کا پریم حاصل نہیں ہوا تھا، جب گرو کا پریم حاصل ہوا تو خودی جاتی رہی - پریم کی گلی اتنی تنگ ہے کہ اس میں دو نہیں سما سکتے -]

जो घट प्रेम न संचरे, सो घट जान मसान, (११)
जैसे खाळ ळोहार की, सांस लेत बिन प्रान।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

جو گھٹ پریم نہ سنچرے سو گھٹ جان مسان
جیسے کھال لہار کی سانس لیت بن پران

[جس دل میں پریم نہیں اُتھتا وہ دل مرگھت کي طرح هے ' جیسے لوهار کی دھونکني بغیر جان کے سانس لیتی هے -]

पिया चाहै प्रेमरस, राखा चाहै मान, (۱۲)
एक मियान में दो खड़्ग, देखा सुना न कान।

پیا چاهے پریم رس رکھا چاهے مان
ایک میان میں دو کھڑگ دیکھا سنا نہ کان

[تو پریم کا رس پینا چاهتا هے اور خودي کو قائم رکھنا چاهتا هے ' ایک میان میں دو تلواریں نہ دیکھیں نہ کان سے سنیں -]

कबीर प्याला प्रेम का, अंतर लिया लगाय, (۱۳)
रोम रोम में रम रहा, और अमळ क्या खाय।

کبیر پیالہ پریم کا انتر لیا لگاے
روم روم میں رم رها اور امل کیا کھاے

[کبیر نے پریم کا پیالہ پی لیا ' اس کے هر موے تن میں وہ بس گیا هے ' اور نشہ وہ کیا کھائے ؟]

राता माता नाम का, पिया प्रेम अघाय, (۱۴)
मतवाला दीदार का, मांगे मुक्ति बळाय।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

راتا ماتا نام کا پیا پریم اگھاے
متوالا دیدار کا مانگے مکت بلاے

[نام میں محو ھے ، نام میں مست ھے ، پریم کا پیالہ
یر ھوکر پي لیا ھے - وہ دیدار کا متوالا ھے ، اس کي بلا
مکتي مانگے ، یعني عاشقان الھي مکتي یا نجات سے
بھي بے نیاز ھیں -]

हरि से तू जिन हेत कर , कर हरि जन से हेत , (१५)
माल मुलुक हरि देत हैं , हरि जन हरहिँ देत ।

ھري سے تو جِن ھیت کر کر ھري جَن سے ھیت
مال ملک ھری دیت ھیں ھري جَن ھر ھیں دیت

[تو اللہ سے محبت مت کر ، بلکہ اللہ والوں
سے محبت کر - اللہ مال ملک دیتا ھے اور اللہ والوں
سے اللہ ملتا ھے -]

प्रीतम को पतियां लिखूं , जो कहुं होय बिदेस , (१६)
तन में मन में नैन में , ताको कहां संदेस ।

پریتم کو پتیاں لکھوں جو کھوں ھوے بدیس
تن میں من میں نین میں تاکو کھاں سندیس

[اگر محبوب پردیس میں ھو تو اس کو خط لکھوں ،
وہ تو میرے بدن میں ، من میں ، آکھوں میں سمایا ھوا
ھے ، اس کو سندیسا کیا بھیجوں ؟]

अग्नि आंच सहना सुगम , सुगम खड़ग की धार , (१७)

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

नेह निभावन एक रस, महा कठिन व्योपार।

اگن آنچ سهنا سگم سگم کهڑگ کي دهار
نيه نبهاوں ايک رس مها کٹهن بيوپار

[آگ کي آنچ سهنا اور تلوار کي دهار ' يه سهل
هے - محبت کو يکساں نباه دينا يه بڑا سخت کام هے -]

सुमरन सुरत लगाय कै, मुख से कछु न बोल, (۱۸)
बाहर के पट देइ कै, अंतर के पट खोल।

سمرن سرت لگاے کے مکهه سے کچهو نا بول
باهر کے پٹ دے اي کے انتر کے پٹ کهول

[اس کي ياد کر ' اس کا دهيان کر ' مگر منهه سے
کچهه نه بول - باهر کے دروازے بند کرکے اندر کے دروازے
کهول دے -]

सबहिं तरु तर जाय कै, सब फल लीन्हूं चीख, (۱۹)
फिर फिर मांगत कबीर है, दरसन ही की भीख।

سب هي ترو تر جاے کے سب پهل لينهو چيکهه
پهر پهر مانگت کبير هے درسن هي کي بهيکهه

[سب پيڑوں کے نيچے جاکر سب کے پهل چکهه
لئے - کبير تو بار بار درشن هي کي بهيک مانگتا هے -]

कबीर कुत्ता राम का, मोतिया मेरा नांव, (۲۰)
गले राम की जीवड़ी, जित खींचें तित जांव।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر کوتا رام کا مُتیا میرا نانوں
گلے رام کي جیوڑي جت کھیچیں تت جاوں

[کبیر رام کا کتا ھے ' میرا نام موتي ھے ' گلے میں رام کي رسي پڑی ھے ' جہاں کھینچتے ھیں وھاں جاتا ھوں -]

سنا ھے کہ میرزا غالب نے لڑکپن میں کنکوے کے لئے یہ شعر کہا تھا —

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
مي برد ھر جا کہ خاطر خواہ اوست

मेरा मुझमें कुछ नहीं, जो कुछ है सो तोर, (२१)
तेरा तुझको सौंपते, क्या लागत है मोर।

میرا مجھہ میں کچھہ نہیں جو کچھہ ھے سو تور
تیرا تجھہ کو سونپتے کیا لاگت ھے مور

[میرے پاس کوئي شے میري نہیں ' جو کچھہ ھے تیرا ھے - تیري چیز تجھہ کو دیتے میرا کیا لگتا ھے ؟] '

तुम तो समरथ साईयां, दृढ़ करि पकड़ो बांह, (२२)
धुरहि पै पहुंचाइयो, जनि छाड़ो मग मांहि।

تم تو سمرتھ سائیاں درڑھ کري پکڑو بانہ
دُھر ھی پے پہونچایو جني چھاڑو مگ مانہ

[اے مالک ' تم قوی ھو ' میري بانہ مضبوط پکڑو - دُھر تک پہونچا دینا ' راستہ میں نہ چھوڑ دینا -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

पतिब्रता पति को भजे, और न आन सहाय, (२३)
सिंह बचा जौ लंघना, तौभी घास न खाय।

پتی برتا پت کو بھجے اور نہ آن سہاے
سِنگھ بچہ جو لنگھنا تو بھی گھاس نہ کھاے

[وفادار عورت اپنے خاوند کو یاد کرتی ھے ' اسے اور کوئی اچھا نہیں لگتا - شیر کا بچہ اگر فاقہ بھی کرتا ھے تو گھاس نہیں کھاتا -]

भुक्ति मुक्ति माँगौं नहीं, भक्ति दान दे मोंहि, (२४)
और कोई याचूं नहीं, निसिदिन याचूं तोंहि।

بُھکتی مکتی مانگو نہیں بَھکتی دان دے مونہ
اور کوئی یاچوں نہیں نس دن یاچوں توہ

[دنیا کا آرام نہیں مانگتا ' مُکتی نہیں مانگتا ' مجھے بھکتی دے ' اور کچھ نہیں مانگتا ' رات دن تجھی کو مانگتا ھوں -]

द्वार धनी के पड़ि रहै, धका धनी का खाय, (२५)
कबहूं धनी निवाजहिँ, जो दर छाड़ि न जाय।

دوار دھنی کے پڑ رہے دھکا دھنی کا کھائے
کب ھوں دھنی نواجہیں جو در چھاڑ نہ جاے

[امیر کے دروازے پر پڑا رھے ' امیر کے دھکے کھاے ' اگر دروازہ چھوڑ کر نہیں جاے گا تو کب تک امیر توجہ نہیں کرے گا -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

हरि जननी, मैं बालक तेरा, (२६)
कस नहीं बकसो औगुन मेरा।

هري جنني ميں بالک تيرا
کس نهيں بکسو اوگن ميرا

[خدا ميري ماں هے ، اور ميں اس کا بچه هوں -
ميرے قصور کيسے نهيں معاف کرےگا ؟]

दुलहिन गाओ मंगल चार, (२७)
हमरे घर आये राम भतार।

دُلهن گاؤ منگل چار
همرے گهر آئے رام بهتار

[اے دُلهن ، مبارکباد گاؤ ، همارے گهر رام ايسے
دُولها آئے -]

کبهي کبهی اپني محبت کي استواري پر نازاں هوکر
شوخي اور بےباکي سے گفتگو کرتے هيں -

अब तोहे जान न दीहूं राम प्यारे, (२८)
ज्यों भावे त्यों होहु हमारे।

اب توهے جان نه ديهوں رام پيارے
جيوں بهاوے تيوں هوهو همارے

[رام پيارے ، تم کو اب جانے نه دونگا ، جس طرح
چاهو تم همارے هوکر رهو -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

ایک ایسا ہي دوھا سور داس جی کا مشہور ہے - روایت یہ ہے کہ چونکہ اندھے تھے جو کچھ کہتے تھے ایک محرر لکھ لیتا تھا - ایک روز محرر نہ تھا کرشن جي اس کي جگہ خود آ گئے، اور سور داس جي کا کلام لکھنے لگے - سور داس جی نے محسوس کیا کہ محرر اس کے قبل کہ الفاظ مُنھ سے نکلیں ان کو لکھ لیتا ہے، اور اس کے پہلے کہ وہ اپنے خیالات کو ظاہر کریں وہ خیالات کاغذ پر درج ہو جاتے ہیں، وہ سمجھ گئے کہ یہ میرا محرر نہیں ہے بلکہ کرشن جي خود ہیں، اور انھوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا، مگر کرشن جي اپنا ہاتھ چھڑا کر غائب ہو گئے - تب سور داس جي نے کہا —

कर झिटकाये जात हो, दूर्बळ जानि कै मोंहि,
हिरदै से जब जाओगे, मर्द बखानूं तोहि।

کر جھٹکائے جات ہو دربل جان کے مونھ
ہردے سے جب جاؤگے مرد بکھانوں توہ

[مجھ کو کمزور جان کے ہاتھ جھٹک کر چلے جاتے ہو، میں تم کو جب مرد جانوں کہ میرے دل سے چلے جاؤ -]

اس کو پریم ڈھٹائي کہتے ہیں -

جیسا کہ میں کہ چکا ہوں، بھکتي کے راستے میں سب برابر ہیں، برھمن اور شودر میں کچھ فرق نہیں ہے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامي
کہ درین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

اس کی مثالیں بھي دیکھئے —

एक बूंद, एक मळ मूतर, एक चाम का गूदा, (२९)
एक जोति हिं सब उपजा, कौन बहमन कौन सूदा।

ایک بوند ایک مل موتر ایک چام کا گودا
ایک جوتي هیں سب اُپجا کون بہمن کون سودا

[ایک قطرہ، ایک پاخانہ، ایک پیشاب، ایک چمڑے کا گودا، ایک نور سے سب پیدا ہوئے ہیں - کون برہمن ہے، کون شودر؟]

जाति न पूछो साधु की, पूछि लीजै ज्ञान, (३०)
मोल करो तरवार का, पड़ा रहन दो म्यान।

جاتي نہ پوچھو سادھ کي پوچھي لیجے گیان
مول کرو تروار کا پڑا رهن دو میان

[سادھو کي ذات نہ پوچھو، اس کا گیان دریافت کر لو - تلوار کے دام چکاؤ، میان کو پڑا رهنے دو -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۳) مذهب کي نمائش

کبیر صاحب چونکہ صاحب دل تھے صفائے باطن کي قدر جانتے تھے اور سچے پریم کو برتتے تھے - اس واسطے مذهب کي نمائش اور ظاهري رسم و رواج سب ان کي نظر میں هیچ تھے - ان کا اصول هے بھکتي اور عشق الهي - اگر دل صاف هوگا اور ایشور کی بھکتي دل میں هوگي تو افعال آپ سے آپ درست هو جاویں گے - اگر دل صاف نهیں هے اور اس میں محبت کا جذبه نهیں هے تو مذهب کا ظاهري ٹھاٹ فضول هے، بلکہ ریا هے، اور اس واسطے گناه - وه وید اور کتاب (قرآن)، پنڈت اور قاضي کا مذاق اُڑاتے هیں اور ریا کاري اور جھوٹي نمائش کے خطره سے لوگوں کو متنبه کرتے هیں -

माला फेरत युग भया, फिरा न मन का फेर, (१)
कर का मनका डारि दै, मन का मनका फेर।

مالا پھیرت جگ بھیا پھرا نه من کا پھیر
کر کا منکا ڈار دے من کا منکا پھیر

[مالا پھیرتے جگ بیت گئے، من کا پھیر دور نه هوا - هاتھ کا دانه چھوڑ دے، من کا دانه پھیر -]

माला तो कर में फिरे, जीब फिरे मुख मांहि, (२)
मनवा दहुं दिस फिरे, यह तो सुमिरन नांहि।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

مالا تو کر میں پھرے جیبھ پھرے مُکھ مانھ
منوا تو دَھوں دِس پھرے یه تو سُمرن ناتھ

[مالا هاتھ میں پھرتي هے ' زبان مُنھ میں پھرتي هے ' من دس طرف بھٹکا هوا هے ' اس کو یاد الهي نهیں کهتے -]

हम तो योगी मनहि के, तन के हैं ते और, (३)
मन का योग लगावते, दसा भई कुछ और।

هم تو جوگي من هي کے تن کے هیں تے اور
من کا جوگ لگاؤتے دسا بھئي کچھ اور

[هم تو من کے جوگي هیں ' تن کے جوگي اور هوتے هیں - من کا جوگ کرتے هماري تو اور هي حالت هو گئي -]

पढ़ पढ़ के पत्थर भये, लिख लिख भये जो ईंट, (४)
कबिरा अंतर प्रेम की, लागी नीक न छींट।

پڑھ پڑھ کے پتھر بھئے لکھ لکھ بھئے جو اینٹ
کبرا انتر پریم کي لاگي نیک نه چھینٹ

[پڑھ پڑھ کے پتھر هوے اور لکھ لکھ کے اینٹ هوے ' پریم کي ذرا سي چھینٹ بھي نهیں پڑي -]

नाम भजो मन बस करो, यही बात है तंत, (५)
काहे को पढ़ पच मरो, कोटिन ज्ञान ग्रंथ।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

نام بهجو من بس کرو يهي بات هے تلت
کاهے کو پڑهہ پچه مرو کوتن گيان گرنتهہ

[نام بهجو اور من کو بس ميں کرو ' يهي بات اصلي هے - کرورون گيان کي کتابيں پڑهہ کر کيوں مرے جاتے هو ؟]

पंडित और मशालची, दोनों सूझे नांहि, (६)
औरन को कर चांदना, आप अंधेरे मांहि।

پنڈت اور مشالچي دونوں سوجهے نانهہ
آورن کو کر چاندنا آپ اندهيرے مانهہ

[پنڈت اور مشعلچي دونوں کو نهيں سوجهتا ' اوروں کو روشني دکهاتے هيں ' آپ اندهيرے ميں رهتے هيں -]

साईं से सांचा रहो, सांईं सांच सहाय, (७)
भावें लंबे केस रख, भावें घोट मुंडाय।

سائيں سے سانچا رهو سائيں سانچ سهاے
بهاويں لمبے کيس رکهہ بهاويں گهوٹ منڈاے

[مالک سے سچے رهو - سچ مالک کو پسند هے ' چاهے لمبے بال رکهو چاهے سر منڈاؤ -]

आचारी सब जग मिला, बिचारी न कोय, (८)
कोटि अचारी बेरिए एक बिचारी जो होय।

آچاري سب جگ ملا بچاري نه کوے
کوٹ اچاري بيرئے ايک بچاري جو هوے

آچار = مذهب کي ظاهري نمائش - بچاري = سمجهنے والا اور جاننے والا -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[ظاھر دار تو ساری دنیا ھے ، بچاري کوئي نھیں ھے - اگر ایک بچاري ملے تو اس پر ایک کرور ظاھردار قربان کر دیجئے -]

फूटी आंख विवेक की, लखे न संत असंत, (९)
जाके संग दस बीस हैं, ता का नाम महंत।

پھوتی آنکھ وِویک کي لکھے نہ سنت اسنت
جاکے سنگ دس بیس ھیں تا کا نام مھنت

[سمجھ کي آنکھ پھوٹ گئي ، سنت اور اسنت نھیں دکھائی دیتے - جس کے ساتھ دس بیس ھیں اس کا نام مھنت ھے -]

کبیر صاحب ھندو اور مسلمان دونوں کو پھٹکارتے ھیں اور روزہ ، نماز ، حج ، شرادھ ، ایکادشي ، تیرتھ یاترا ، کرم کانڈ ، کی اُنھوں نے جي کھول کر مذمت کي ھے -

मथुरा भावें, द्वारका भावें जायें जगन्नाथ, (१०)
साधु संगत हरि भजन बिन, कछु न आवे हाथ।

متھرا بھاویں دوارکا بھاویں جائیں جگن ناتھ
سادھ سنگت ھر بھجن بن کچھو نہ آوے ھاتھ

[چاھے متھرا جاویں ، چاھے دوارکا جاویں ، چاھے جگن ناتھ جاویں ، سادھو کي سنگت اور ایشور کے بھجن کے بغیر کچھ ھاتھ نھیں آتا -]

पूजा सेवा नेम व्रत, गुड़िया का सा खेल, (११)

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

پوجا سیوا نیم برت گُڑیین کا سا کھیل

[پوجا ، سیوا ، نیم ، برت ، یہ سب گُڑیوں کا کھیل ھے -]

नहाय धोय क्या भया , जो मन मैल न जाय , (۱۲)
मीन सदा जल में रहे , धोये बास न जाय ।

نہائے دھوئے کیا بھیا جو من میل نہ جاے
مِین سدا جل میں رھے دھوئے باس نہ جاے

[نہانے دھونے سے کیا ھوتا ھے اگر من کا میل نہ دور ھو ؟ مچھلي ھمیشہ پاني میں رھتي ھے مگر پاني سے دھونے سے بھی اس کي بو نہیں جاتی -]

ना मैं बकरी, ना मैं भेड़ी, ना मैं छुरी गंड़ास में , (۱۳)
नहीं खाल में, नहीं पूंछ में, ना हड्डी ना मांस में ,
ना मैं देवळ, ना मैं मसजिद, ना काबे कैळास में ,
ना तेा कौनेा किरिया करम में , नहीं येाग बैराग में ,
खेाजी हेाय तेा तुरतै मिलि हैं पल भर की ताळास में ।

نا میں بکري نا میں بھیڑی نا میں چھري گنڑاس میں
نہیں کھال میں نہیں پونچھ میں نا ھڈي نا ماس میں
نا میں دیول نا میں مسجد نا کعبے کیلاس میں
نا تو کونو کریا کرم میں نہیں جوگ بیراگ میں
کھوجي ھوے تو ترتے ملي ھوں پل بھر کی تالاش میں

[نہ میں بکري میں ھوں ، نہ بھیڑی میں ، نہ چھري میں ، نہ گنڈاسے میں ، نہ میں کھال میں ھوں ، نہ دم

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

میں ، نه هڈی میں ، نه گوشت میں - نه میں مندر میں
هوں ، نه مسجد میں ، نه کعبے میں ، نه کیلاس میں - نه
کسي کریا کرم میں هوں ، نه جوگ بیراگ میں هوں - اگر میرا
ڈهونڈنے والا هو تو پل بهر کي تلاش میں مل جاتا هوں -]

(۱۴)

सबहि मदमाते कोई न जाग,
संगहि चोर घर मूसन लाग,
योगी मदमाते योग ध्यान,
पंडित मद माते पढ़ि पुरान,
तपसी मदमाते तप के भाव,
संन्यासी मदमाते कर हमएव,
मौलाना मदमाते पढ़ि मुसाफ,
काजी मदमाते किये इनसाफ।

سب هي مدماتے کوئي نه جاگ
سنگ هي چور گهر موسن لاگ
یوگي مدماتے یوگ دهیان
پنڈت مدماتے پڑهه پوران
تپسي مدماتے تپ کے بهاو
سنیاسی مدماتے کر همیو
مولانا مدماتے پڑهه مصاف
کاجي مدماتے کئے انصاف

[سب مست هیں ، کوئي هوشیار نهیں ، گهر کو چور
موس رهے هیں - یوگي اپنے دهیان میں مست هیں ، پنڈت

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

پران پڑھ کے مست هيں - تپسي تپ کے بهاؤ ميں ، اور سنياسي اپني خودي ميں مست هيں ، مولانا قرآن پڑھ کر اور قاضي انصاف کرکے مست هيں -]

बेद पुराण कुरान कतेबा नाना भांत बखानी, (१५)
हिंदु तुरुक जैन अरु जोगी ऐकल काहू न जानी।

بيد پُران قرآن کتيبا نانا بهانت بکهاني
هندو ترک جين ارو جوگي ايکل کا هو نه جاني

[ويد ، پران ، قرآن ، يه سب کتابيں مختلف طرح پڑهي جاتی هيں - هندو ، مسلمان ، جين اور جوگي ، کسي نے ايک ايشور کو نه جانا -]

सैयद सेख किताब निरखै, पंडित शास्त्र बिचारै, (१६)
सत्‌गुरु के उपदेश बिना, तुम जानके जीवहिं मारै।

سيد شيخ کتاب نرکهے پندت شاستر بچارے
ست گرو کے اُپديش بنا تم جان کے جيو هيں مارے

[سيد شيخ کتاب پڑهتے هيں ، پندت شاستر بچارتے هيں ، ست گرو کي اُپديش کے بغير تم جان بوجھ کے جان مارتے هو -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۴) تناسخ (آواگون)

آواگون هندوستاني مذاهب کا مرکزی اصول هے ' اور کبیر صاحب اس کو پوري طرح قبول کرتے هیں - بار بار پیدا هونا اور مرنا هر ذی روح کے واسطے لازمي هے جب تک کہ اُس کو اِس آمد و رفت سے نجات نہ ملے اور وہ اِیشور کے پریم میں مگن هوکر اِیشور کی دیا سے اس سیاست سے آزاد نہ هو جاے -

पंडित सो धन कहो समुझाई, (۱)
जाते आवा गंवन नसाई।
پنڈت سو دهن کهو سمجهائي
جاتے آواگون نسائي

[اے پنڈت ' اچهي طرح غور کرکے هم کو سمجها کے وہ بات بتاؤ ' جس سے آواگون مٹ جاے -]

कह कबीर चित चेत कै आवा गंवन निबार। (۲)
کہ کبیر چت چیت کے آواگون نوار

[اے کبیر ' دل کو هوشیار کرکے آواگون سے آزاد هونے کا حال کهو -]

ज्यों जळ छाड़ि बाहर भयो मीना, (۳)
पूरब जनमहुं तप का हीना।

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

جیوں جل چھاڑ باهر بهیو مینا
پورب جنم هوں تپ کا هینا

[مچهلي کي طرح پاني کو چهوڑ کر باهر نکل آیا هوں - پچهلے جنم میں میرے تپ میں کچھ کمي تهي -] بنارس چهوڑنے کي طرف اشاره هے -

जनम अनेक गया और आया। (४)

جنم انیک گیا اور آیا

[کئي ایک جنم آئے اور گئے -]

देखो कर्म कबीर का, कछु पूरब जनम का लेखा। (५)

دیکهو کرم کبیر کا کچهو پورب جنم کا لیکها

[دیکهو کبیر کا کرم پچهلے جنم کا لیکها هے -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(٥) هندو مسلمانوں کا میل

میں چوتھے باب میں کہ چکا ہوں کہ نہ صرف کبیر صاحب بلکہ ازمنہ وسطیٰ کے سب ممتاز مصلحان مذہب ہنود نے اِسلام کے اثر کو قبول کیا تھا - کبیر صاحب کا تو صاف منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہندو اور مسلمان خدا کي نگاہ میں ایک ہیں اُسي طرح دنیا کے بیوہار میں بھي ایک ہو جائیں - ان کے عقیدہ کے موافق ہندو مسلمانوں کا خدا ایک ہے ، اور دونوں اپنے اپنے طریقہ پر اسے پوجتے ہیں - اہل دل ظاہری رسم و رواج کي پروا نہیں کرتے - اگر دل صاف ہے اور معبود حقیقي کا عشق دل میں ہے تو ہندو مسلمان دونوں کو یکساں نجات مل سکتي ہے -

कहे कबीर एक राम जपोरे , हिंदु तुरुक न कोई । (١)

کہے کبیر اک رام جپو رے ہندو ترک نہ کوئي

[کبیر کہتا ہے ایک رام کو جپو ، نہ کوئي ہندو ہے نہ مسلمان -]

पेटहिं काहू न वेद पढ़ाया , (٢)
सुन्नत कराये तुरुक नहि आया ।

پیٹ ہیں کاہو نہ وید پڑھایا
سنت کرائے ترک نہیں آیا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[پیٹ میں کسي کو وید نہیں پڑھایا گیا - مسلمان سنت کرایا ہوا پیٹ سے نہیں پیدا ہوتا - مطلب یہ کہ مذہبوں کے جھگڑے دنیاوي ہیں -]

दुई जगदीश कहां ते आये, कहो कौन भरमाया, (३)
अल्लह राम करीम केशव, हरि हजरत नाम धराया।
गहना एक कनक ते गहना, ता में भाव न दूजा,
कहन सुनन को दुई कर थाते, एक नवाज एक पूजा।
वही महादेव, वही मुहम्मद, ब्रह्मा आदम कहिए,
कोई हिंदू कोई तुरुक कहावै, एक जमी पर रहिए।
वेद किताब पढ़े, वे कुतबा, वे मौळाना, वे पांडे,
बगत बगत के नाम धरायो, एक माटी के भांडे।
कह कबीर ते दोनों भूलें, रामहि किनहु न पाया,
वे खसिया वे गाय कटावैं, वादै जनम गंवाया।

دوئي جگدیش کہاں تے آئے کہو کون بھرمایا
الله رام کریم کیشو ھری حضرت نام دھرایا
گہنا ایک کنک تے گہنا تا میں بھاو نہ دوجا
کہن سنن کو دوئی کر تھاتے ایک نواج ایک پوجا
وھي مہادیو وھي محمد برھما آدم کہئے
کوئي ھندو کوئي ترک کہاوے ایک جمي پر رھئے
وید کتاب پڑھے وے کُتبا وے مولانا وے پانڈے
بگت بگت کے نام دھرایو اک ماتي کے بھانڈے
کہ کبیر تے دونوں بھولیں رام ھي کنھوں نہ پایا
وے کھسیا وے گائے کٹاویں وادے جنم گنوایا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[دنیا کے دو مالک کہاں سے آئے ' کہو کس نے دھوکا دیا ؟ اللہ ' رام ' کریم ' کیشو ' ہري ' حضرت ' مختلف نام رکھے - گہنا ایک هي سونے سے بنتا هے اس میں شبہہ نہیں - کہنے سننے کے لئے دو باتیں قائم کیں ' ایک نماز ایک پوجا - وهي مہادیو هے ' وهي محمد ' اسي کو برهما ' اسي کو آدم کہتے هیں - ایک زمیں پر رهتے هیں ' کوئی مسلمان ' کوئي هندو کہلاتا هے - کوئي وید پڑھتا ' کوئي کتاب (قرآن) اور خطبہ ' کوئي مولانا هے ' کوئي پانڈے - طرح طرح کے نام رکھوائے هیں ' مگر هیں ایک هي متي کے برتن - کبیر کہتا هے کہ دونوں بھولے هیں ' رام کو کسي نے نہیں پایا هے ' ایک بکرا کتا تا هے ایک گائے ' اور جنم بے فائدہ گنواتے هیں -]

یہاں تک میں نے کبیر صاحب کي تلقین کے خاص خاص اصول بیان کرکے اُن کے متعدد اقوال هر اُصول کی مثال میں پیش کئے - مگر اِن کے علاوہ کبیر صاحب کے هزاروں مقولے اور بچن زبان‌زد خلائق هیں - یہ اقوال دهرم اور اخلاق کے دارالضرب شاهي کے سکے هیں ' اور روزمرہ کي بات چیت میں - مذهبي اور اخلاقي مباحث میں یہاں تک کہ پولیٹکل گفتگو میں قول فیصل کي حیثیت سے پیش کئے جاتے هیں ' اور سب ان کے سامنے سر جھکاتے هیں - میں ایسے چند اقوال نقل کرکے اس باب کو ختم کرتا هوں -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۶) متفرق

सुखिया सब संसार कहावै और सोवै, (۱)
दुखिया दास कबीर जागै और रोवै।

سکھیا سب سنسار کہاوے اور سووے
دکھیا داس کبیر جاگے اور رووے

[دنیا کے لوگ اصلیت کو تو سمجھتے نہیں، فریب کھا رہے ہیں اور اپنی حالت میں خوش ہیں - کبیر جس نے اصلیت کو سمجھا ہے اور جانتا ہے کہ دنیا کي حالت کیسي افسوسناک ہے یہ سمجھ کر رو رہا ہے -]

सत् नाम कड़वा लगे, मीठा लागे दाम, (۲)
दुबधा में दोनों गये, माया मिली न राम।

ست نام کڑوا لگے میٹھا لاگے دام
دُبدھا میں دونوں گئے مایا ملي نہ رام

[ست نام کڑوا لگتا ہے، دولت میٹھی لگتي ہے - شک و شبہہ میں دونوں گئے، مایا ملي نہ رام -]

कबिरा रसरी पांव में, कह सोवै सुख चैन, (۳)
सांस नकारा कूच का, बाजत है दिन रैन।

کبرا رسری پاؤں میں کہ سووے سکھ چین
سانس نکارا کوچ کا باجت ہے دن رین

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[رسي پاؤں میں پڑي هے ' کبیر چین سے کس
طرح سووے ؟ سانس جو آتي جاتي هے وہ گویا کوچ کا
نقارہ هے کہ دن رت بجا کرتا هے -]

माली आवत देखिकै, कलियां करत पुकार, (۴)
फूळो फूली चुन लिये कालिह हमारी बार।

مالي آوت دیکھ کے کلیاں کرت پکار
پھولي پھولي چن لئے کالھ هماري بار

[مالي کو آتا دیکھ، کر کلیاں غل مچاتي هیں '
پھولي پھولي تو آج چن لیں کل هماري باري هے -]

चलती चक्की देखिकै दिया कबिरा रोय, (۵)
दुइ पट भीतर आइकै साबित बचा न कोय।

چلتي چکّي دیکھ کے دیا کبیرا روے
دوئي پٹ بھیتر آئي کے ثابت گیا نہ کوے

[چلي چکي دیکھ کے کبیر رو دیا ' دو پاٹوں (یعني
آسمان و زمین) کے بیچ میں آ کے کوئي ثابت نہیں
بچا -]

जो तोको कांटा बोवे, ताहि बोय तू फूल, (۶)
तोंहि फूळ के फूळ हैं, वाको हैं तिरसूल।

جو توکو کانٹا بووے تاهي بوے تو پھول
توں هي پھول کے پھول هیں واکو هیں ترسول

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[جو تیرے لئے کانٹے بوئے اس کے لئے تو پھول بو ' تجھے تو پھول کے پھول رهینگے اور اُس کے کانٹے اسے ترسول هو جاوینگے ' یعني باعث اذیت هوں گے -]

मांगे मरन समान है , मत कोई मांगो भीख , (७)
मांगन से मरना भला , यह सत् गुरु की सीख ।

مانگے مرن سمان هے مت کوئي مانگو بهیکھ
مانگن سے مرنا بھلا یه ست گورو کي سیکھ

[مانگنا مرنے کے برابر هے ' کوئي بهیک اُمت مانگو - مانگنے سے مرنا بھلا ' یه ست گورو کي نصیحت هے -]

कबिरा माता नाम का , मद मतवाला नांहि , (८)
नाम प्याला जो पिये , सो मतवाला नांहि ।

کبـرا ماتا نام کا مـد مـتـوالا نانـهہ
نام پـیـالا جـو پـئـے سو مـتـوالا نانـهہ

[کبیر نام سے مست هے ' شراب کا متوالا نهیں ' جو نام کا پیاله پیتا هے اُسے متوالا نهیں کهتے -]

बुरा जो देखन मैं चला , बुरा न मिलिया कोय , (९)
जो दिल खोजूं आपना , मुझसे बुरा न कोय ।

برا جو دیکھن میں چلا برا نه ملیا کوے
جو دل کھوجوں آپنا مجھ سے برا نه کوے

[میں بُرا ڈھونڈنے چلا ' کوئي برا نه ملا اپنا دل جو دیکھا تو مجھ سے برا کوئي نهیں -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

सांच बराबर तप नहीं, भूठ बराबर पाप, (۱۰)
जाके हिरदै सांच है, ता हिरदै गुरु आप।

سانچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جاکے ہردے سانچ ھے تا ہردے گرو آپ

[سچ کے برابر تپ نہیں، جھوٹ کے برابر پاپ نہیں، جس کے دل میں سچ ھے، اس کے دل میں گُرو خود موجود ھے -]

लंबा मारग दूर घर, विकट पंथ बहु भार,
कह कबीर कस पाइये, दुर्लभ गुरु दीदार।

(۱۱) لمبا مارگ دور گھر بکت پنتھ بَہُو بھار
کہ کبیر کس پائے دُرلبھ گورو دیدار

[لمبی سڑک ھے گھر دور ھے، راستہ کٹھن ھے، اور بوجھ بہت ھے - کبیر، کہو کس طرح پاؤگے؟ گرو کا دیدار بہت مشکل ھے -]

मन के हारे हार है, मन के जीते जीत, (۱۲)
कहे कबीर पिउ पाइये, मनहीं के परतीत।

من کے ھارے ھار ھے من کے جیتے جیت
کھے کبیر پیو پائے من ھی کے پرتیت

[من کے ھارے ھار ھے، اور من کے جیتنے سے جیت ھے - کبیر کہتا ھے کہ محبوب کو من ھی کے اعتبار سے پا سکتے ھو -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

बाढ़ी आवत देखिकै, तरवर डोळन ळाग, (۱۳)
हम कटे की कुछ नहीं, पंखेरू घर भाग।

بازھي آوت دیکھ کے تري‌ور ڈولن لاگ
ھم کٹے کي کچھ نہیں پنکھیرو گھر بھاگ

[بڑھئي کو آتا دیکھ کر پیڑ ھلنے لگے' ھم کٹے تو کچھ پروا نہیں' چڑیا تو بھاگ جا -] بڑھئی سے مراد موت' پیڑ انسان کا بدن اور پنکھیرو سے مطلب روح سے ھے -

मर जाऊं मांगूं नहीं, अपने तन के काज, (۱۴)
परमारथ के कारने, मोंहि न आवे लाज।

مر جاؤں مانگوں نہیں اپنے تن کے کاج
پرمارتھ کے کارنے موں ھي نہ آوے لاج

[مر جاؤں تو اپنے واسطے نہ مانگوں' مگر دوسروں کے فائدہ کے لئے مانگنے میں شرم نہیں آتي -]

माटी कहे कुम्हार से, तू क्या रूंधे मोंहि, (۱۵)
इक दिन ऐसा होयगा, मैं रूंधोंगी तोहि।

ماتي کھے کمھار سے تو کیا روندے مونھ
اک دن ایسا ھوےگا میں روندوگی توہ

[متي کمھار سے کھتي ھے تو مجھے کیا روندتا ھے' ایک دن آویگا کہ میں تجھے روندوں‌گي -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

जौ दरपन देखा चहिए, तो दरपन मंजत रहिए, (۱۶)
जब दरपन लागे काई, तब दरसन किया न जाई।

جو درپن دیکھا چہئے تو درپن منجت رہئے
جب درپن لاگے کائي تب درسن کیا نہ جائي

[اگر آئینہ دیکھنا چاھتے ھو تو اس کو مانجتے رھو، یعني آئینہ کو صاف رکھو - اگر آئینہ میں میل آ گیا تو روشن نہ ھوگا -] دل کي صفائي کي طرف اشارہ ھے -

अकथ कहानी प्रेम की, कछु कही न जाय, (۱۷)
गूंगे केरी सरकरा, बैठा मुसकाय।

اکتھ کہاني پریم کي کچھو کہي نہ جائے
گونگے کیري سرکرا بیٹھا مُسکائے

[پریم کي کہاني بیان نہیں کي جا سکتي، گونگے نے شکر کھائی، بیٹھا مُسکرا رہا ھے -] جو لطف اس کو آ رہا ھے اس کو بیان نہیں کر سکتا -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۷) کبیر صاحب کي شاعري

کبیر بهگت تهے ، شاعر نهیں تهے - وه شاعري شاعري کے واسطے نهیں کرتے تهے - ان کو دنیا کي تلقین کے لئے اپنے خیالات کا اظہار مقصود تها - وه قدرتي شاعر تهے - اور اِس واسطے اُنهوں نے شاعري کو اپنا آلۂ کار بنایا - مگر وه شاعري کے فن سے قطعي بے خبر تهے ، اور پنگل (عروض) نهیں جانتے تهے ، نه اس کي پروا کرتے تهے - جو لفظ جس طرح چاهتے هیں اور جهاں چاهتے هیں استعمال کر جاتے هیں - اُن کي توجه نفس مضمون کی طرف هے ، نه کہ الفاظ کي طرف - اُنهوں نے شاعري کو به حیثیت فن کے حاصل نهیں کیا تها - "کبیر گرنتهاولي" میں بابو شیام سندر داس صاحب صفحه ۶ میں لکهتے هیں :

هندي ساهت کے اتهاس میں بیر گاتها کال کي سماپتي پر مدهیه کال کا آرنبهه کبیر داس جي سے هوتا هے - آت ایو اس کال کے وے آدي کوي هیں - اُس سمے بهاشا کا روپ پري مارجت اور سنسکرت نهیں هوا تها - تس پر کبیر داس جي سویم پڑهے لکهے نهیں تهے - اُنهوں نے جو کچهه کها هے وه اپني پرتي بها تتها بهاؤکتا کے وشي بهوت هوکر کها هے - اِن میں کوتو اُتنا نهیں تها

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

جتنی بھکتی اور بھاوکتا تھی - اُن کی آت پت
بانی ہردے میں چبھنے والی ہے -

[ہندی ادب کی تاریخ میں زمانۂ قدیم کے اختتام پر زمانہ وسطیٰ کبیر داس جی سے شروع ہوتا ہے - اِس زمانہ کے وہ پہلے شاعر ہیں - اس وقت بھاشا زبان منضبط نہیں ہوئی تھی ، اور کبیر داس جی پڑھے لکھے نہ تھے - اُنہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنی فطرت اور ذہن کے زور سے کہا ہے - ان میں شاعری اتنی نہیں ہے جتنی کہ بھکتی - اُن کی شاعری دل میں اثر کرنے والی ہے -]

کبیر صاحب کی شاعری اُن کی طبیعت کی طرح کھری ہے - اُنہوں نے اپنی شاعری پر صنعتوں کا ملمع نہیں چڑھایا ، کیونکہ اُن کی سیدھی اور صاف فطرت تکلف اور تصنع سے بہت دور تھی - وہ کبھی بلند پروازی کی کوشش نہیں کرتے ، نہ اُن کو یہ فکر ہے کہ شاعری کے آسمان سے تارے توڑ کر لائیں - اُن کو اگر تلاش ہے تو حق کی اور جستجو ہے تو پریم کی - اپنے پند و نصائح ذہن نشین کرانے کے لئے وہ مثالیں اور تشبیہیں استعمال کرتے ہیں ، مگر پیش یا افتادہ - اُن میں وہی باتیں ہیں جو اُن کے اور اُن کے ہمعصروں کے سامنے روزمرہ گزرتی تھیں - کُمھار کی مٹی ، بنئے کا تولنا ، کھیوٹ کا کھینا ، بید کا نبض دیکھنا ، چندن کی خوشبو ، چوگان کا کھیل ، یہ چیزیں وہ بےتکلف نظم کرتے ہیں اور خوب نظم کرتے ہیں -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

साईं मेरा बानिया, सहज करे व्योपार, (۱)
बिन डांड़ी बिन पालड़े, तौले सब संसार।

سائیں میرا بانیا سہج کرے بیوپار
بن ڈانڈي بن پالڑے تولے سب سنسار

[میرا مالک بنیا ھے، اور اپنا بیوپار سہل طریقہ سے کرتا ھے، بغیر ڈنڈي اور پلڑے کے ساري دنیا کو تول ڈالتا ھے -]

तेरा सांईं तुझमें, ज्यों तिल मांहि तेल। (۲)

تیرا سائیں تجھ میں جیوں تل ماھیں تیل

[تیرا مالک تجھ میں اس طرح ھے جس طرح تل کے اندر تیل -]

जब पार उतरना चहिए, तब केवट से मिल रहिए। (۳)

جب پار اُترنا چھئے تب کیوٹ سے مل رھئے

[جب پار اُترنا چاھو تو کیوٹ (ملاح) سے مل رھو -]

कबिरा बैद बुलाइया, पकरके देखी बांह, (۴)
बैद न बेदन जानिए, करक करेजे मांहि।

کبرا بید بلایا پکرکے دیکھي بانھ
بید نہ بیدن جانئے کرک کریجے مانھ

[کبیر نے بید کو بلایا، بید نے بانھ پکڑ کے دیکھي - بید تکلیف کو نہیں جانتا، درد تو کلیجے میں ھے -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

دیکھئے فارسی شاعر اسی خیال کو اپنے طریقہ سے باندھتا ہے -

آگاہ نئی تپ دروں را
نشتر چہ زنی رگ بروں را

हीरा तहां न खोलिए, जहं खोटी है हाट, (۵)
कसकर बांधो गाठरी, उठकर चालो हाट।

هیرا تہاں نہ کھولئے جہاں کھوتی ہے ہات
کس‌کر باندھو گاتھری اُتھ کر چالو ہات

[جہاں بازار کھوتا ہے وہاں ہیرا نہ کھولو - گٹھری کس‌کر باندھو اور بازار سے چل دو -]

चंदन गया बिदेसड़े, सब कोई कहे पलास, (۶)
ज्यों ज्यों चूल्हे झोंकिया, त्यों त्यों अधकी बास,

چندن گیا بدیسڑے سب کوئی کہے پلاس
جیوں جیوں چولہے جھونکیا تیوں تیوں ادھکی باس

[چندن پردیس گیا، لوگ اسے ڈھاک سمجھے - جوں جوں جلایا گیا اُس کی خوشبو تیز ہوئی -]

च्यूंटी चावल ले चली, बिच में मिल गई दार, (۷)
कह कबीर दोऊ ना मिले, इक ले दूजी डार।

چیونٹی چاول لے چلی بچ میں مل گئی دار
کہ کبیر دوؤ نا ملے اک لے دوجی ڈار

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[چیونٹي چاول لے کے چلي ، راستہ میں دال مل گئی - کبیر کہتا ھے دونوں نہیں مل سکتے - ایک لو ، دوسرے کو چھوڑو -]

وہ بھگت تھے ، صوفي مشش تھے ، اُن کو سِرّ حق کي تلاش تھي مگر یہ جانتے تھے کہ کبھي کبھي یہ بھي ھوتا ھے کہ جب حقیقت معلوم ھو جاتی ھے تو زبان بند ھو جاتی ھے - آن را کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد

اس نکتہ کو سمجھانے کے لئے وہ ایک خاص تشبیہ اکثر استعمال کرتے ھیں -

कह कबीर गूंगे गुड़ खाया , पूछे तो क्या कहिए ।

کہ کبیر گونگے گڑ کھایا پوچھے تو کیا کہئے

شیخ ابراھیم ذوق نے اس کو دوسري طرح کہا ھے —

بیان درد محبت جو ھو تو کیونکر ھو
زبان دل کے لئے ھے ، نہ دل زبان کے لئے

کبیر صاحب کي زبان عوام کي زبان تھي - وہ جو کچھ کہتے تھے عوام کي زبان میں کہتے تھے - الفاظ کي صحت کي ان کو فکر نہیں - جو لفظ جس طرح عوام کي بولي میں رائج تھا اس کو اسی طرح نظم کر دیتے تھے ، اور کبھي کبھي نظم کي ضرورت سے لفظوں کو توڑ مروڑ ڈالتے تھے - مثلاً ، کبیر کو کبّیر ، کبرا ، کبیرا ، کاشي کو کاسي ، خزانہ کو کھجانا ، زمانہ کو جمانا ، زمیں کو جمي ، خطبہ کو کتبہ ،

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بدلي کو بدریا، محل کو محلیا، درویش کو درویسا، مقام کو مکاما، غفلت کو گپھلائي، کتاب کو کتیب، اُبچے کو اوپچے، کیا کو کیِ آ، وغیرہ -

بھاشا کے ماھروں کي راے ھے کہ کبیر صاحب کي زبان پچ‌میل متھائي ھے - اس میں برج بھاشا، کھري بولي، پنجابي، راجستھاني، سبھي کے الفاظ ملتے ھیں - انھوں نے خود کئي جگہ کہا ھے کہ میري بولي پوربي ھے - گو یہ کہنا مشکل ھے کہ پوربي سے ان کي کیا مُراد تھي مگر یہ بات تو ان کے کلام سے ظاھر ھوتي ھے کہ بھاري محاوروں اور بھاري لہجہ کا ان پر کافي اثر تھا - اس پچ‌میل متھائي کے غالباً دو سبب ھیں - اول یہ کہ کبیر صاحب پڑھے لکھے نہ تھے، اس واسطے اُن کي زبان اور ویاکرن (صرف و نحو) میں استقلال نہ تھا - اپني طویل سیر و سیاحت میں وہ ملکوں ملکوں پھرے تھے اور ھر جگہ کے سنتوں اور درویشوں سے ان کي صحبت رھي تھي، اس واسطے مختلف صوبوں اور ملکوں کی زبان اور لہجہ کا اثر اُنھوں نے قبول کر لیا تھا - دوسري بات یہ کہ وہ زبان کي صحت اور ویاکرن اور پنگل کے قواعد کی پروا نہیں کرتے تھے - جس موقع پر جس لفظ سے ان کا مطلب عمدہ طور سے ادا ھوتا تھا، جھاں پر جو لفظ جس شکل میں اُن کي شاعری میں کھپ جاتا تھا وھاں وہ اس کو بے تکلف استعمال کر جاتے تھے - اُن کو اپنے خیالات کے اظھار سے مطلب تھا، نہ عروض کے قاعدوں سے، نہ گرامر کے ضبط سے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

شعر می گویم به از آب حیات
من نه دانم فاعلاتن فاعلات

فارسی عربی کے الفاظ تو چند کوی کے یہاں بھی ملتے ہیں - کبیر کے زمانہ میں مسلمانوں کو ہندوستان میں آئے ہوئے کئی صدیاں گذر چکی تھیں، اور روزمرہ کے کاروبار میں سیکڑوں الفاظ فارسی عربی کے رائج تھے - کبیر صاحب ان الفاظ کو بے دھڑک استعمال کرتے ہیں -

औगुन किये तो बहु किये, करत न मानी हार, (۱)
भावै बंदा बकसिये, भावै गरदन मार।

اَوگُن کئے تو بہو کئے کرت نہ مانی ہار
بھاوے بندہ بکسئے* بھاوے گردن مار

[گناہ تو بہت کئے اور کرتے ہوئے ہار نہ مانی،
چاہے بندہ کو بخشئے چاہے گردن مارئے -]

चलन चलन सब कोई कहें, मोहे अंदेसा और, (۲)
साहब से परिचय नहीं, पहुंचेंगे कोहि ठौर।

چلن چلن سب کوئی کہیں موہے اندیسا† اور
صاحب سے پرچے نہیں پہونچینگے کوھی ٹھور

[چلنے کو سب لوگ کہتے ہیں، مجھے اور ھی اندیشہ ہے - صاحب سے جان پہچان تو ہے نہیں، کیسے پہونچینگے -]

---

* بکسئے = بخشئے

† اندیسا = اندیشہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

पद जोड़े साखी कहे, साधन परि गई रवस, (३)
काढ़ा जळ पीवे नहीं, काढ़ पियन की हवस।

پد جوڑے ساکھي کہے سادھن پري گئي رَوَس
کاڑھا جل پیوے نہیں کاڑھ پین کي هَوَس *

[پد جورتا هے، ساکھي کهتا هے، اس کي عادت پڑ گئي
هے - بهرا هوا پاني نهیں پیتا، بھر کر پینے کي هوس
هے -]

आब गई आदर गया, नैनन गया सनेह, (४)
ये तीनों तब ही गये, जबही कहा कुछ देह।

آب † گئي آدر گیا نینن گیا سنیہ
یہ تینوں تب هي گئے جب هي کہا کچھ دیہ

[آبرو گئي، عزت گئي، آنکھوں سے مروت گئي -
جب کسي سے کچھ مانگا تو یہ تینوں چیزیں جاتي
رهیں -]

अकिल अरस से उतरी, बिधना दीन्हीं बांट। (५)
آکل ‡ آرَس § سے اوتري بدھنا دینھي بانٹ

[عقل عرش سے اُتري - خدا نے بانٹ دي -]

बंदे को इतनी घनी, पड़ा रहे दरबार। (६)

---

* هَوَس = هوس
† آب = آبرو
‡ آکل = عقل
§ ارس = عرش

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

بندے کو اتني گھني پڑا رھے دربار

[بندہ کو اتنا بہت ھے کہ دربار میں پڑا رھے -]

जुआ, चोरी, मुखबिरी , ब्याज, घूस, परनार , (۷)
जो चाहे दीदार को , एतु बस्तु बिनार।

جوا چوري مُخبري بیاج گھوس پر نار
جو چاھے دیدار کو ایتو بستو بنار

[جوا، چوري، مُخبري، سود، رشوت، دوسرے کي عورت، اگر دیدار چاھتا ھے تو اِن چیزوں کو چھوڑ دے -]

औगुन मेरे बापजी , बकस गरीब नवाज , (۸)
जो मैं पूत कपूत हूं , तऊ पिता की लाज।

آوگن میرے باپ جي بکس* گریب نواج†
جو میں پوت کپوت ھوں تو ُ پتا کي لاج

[اے باپ جي، تم غریب نواز ھو، میرے گناھوں کو بخش دو - اگر میں ناخلف لڑکا ھوں تب بھي باپ ھي کو اِس کي شرم ھے -]

کبیر صاحب کبھي کبھي اُلٹي پلٹي باتیں بھي کہہ جاتے تھے - چوھا بلي کو کھا گیا، سمندر لہر میں سما گیا، وغیرہ - ان کي شاعري میں اس رنگ کو اُلٹوانسي کہتے ھیں - اس کے معني لوگ اپني اپني سمجھ کے مطابق لگاتے ھیں - اُلٹوانسي کي ایک مثال یہ ھے —

---

* بکس = بخش † گریب نواج = غریب نواز

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

देखो लोगो हरि की सगाई,
माय धरे पति धिये संग जाई।
सास ननद मिलि अदल चलाई,
मादर या गृह बेटी जाई।
हम बहनोई राम मोर सारा,
हम हैं बाप, हरि पुत्र हमारा।
कहे कबीर हरि के बूता,
राम रमै ते कुकरी के पूता।

دیکھو لوگو ہری کی سگائی
مائے دھرے پت دھئے سنگ جائی
ساس نَنَد مل ادل چلائی
مادر یا گرہ بیٹی جائی
ہم بہنوئی رام مور سارا
ہم ہیں باپ ہری پتر ہمارا
کہی کبیر ہری کے بوتا
رام رمے تے کُکری کے پوتا

ان سب باتوں کو مان کر اور اُن نقائص کو قبول کرنے کے بعد بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ چاہے معترض کا یہ اعتراض ٹھیک ہو کہ کبیر صاحب کی شاعری میں شیرینی اور رس نہیں ہے، مگر ان کا کلام اس بات کا شاہد ہے کہ وہ فطری اور قدرتی شاعر تھے - ان کا کلام دل سے نکلتا ہے اور دل میں بیٹھ جاتا ہے - اور شاعری کا اصلی مآل یہی ہے - میں اپنے اس بیان کے ثبوت میں چند نمونے پیش کرتا ہوں -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

मुखड़ा क्या देखे दिरपन में, तेरे दया धरम नहिँ तन में, (।)
आमकी डार कोइलिया बोले, सूदना बोले बन में,
घरबारी तो घर में राजी, फक्कड़ राजी बन में,
ऍंठी धोती पाग लपेटी, तेल चुआ जुळफन में,
गळी गली की सखी रिझायें, दाग लगाया तन में,
पत्थर की एक नाव बनाई, उतरा चाहे छन में,
कहे कबीर सुनो भई साधो, वह क्या चढ़ैं रन में।

مکھڑا کیا دیکھے درپن میں تیرے دیا دھرم نہیں تن میں
آم کي ڈار کوئلیا بولے سودنا بولے بن میں
گھر باري تو گھر میں راجی پھکڑ راجي بن میں
اینٹھي دھوتي پاگ لپیٹي تیل چوا جُلپھن میں
گلی گلي کي سکھي رجھائیں داگ لگایا تن میں
پتھر کي ایک ناؤ بنائي اُترا چاھے چھن میں
کہے کبیر سنو بھئي سادھو وہ کیا چڑھیں رن میں

[اپنا منھ آئینہ میں کیا دیکھتا ھے؟ تیرے تن میں دیا دھرم نہیں ھے - آم کی ڈال پر کوئل بولتی ھے، طوطا جنگل میں بولتا ھے؛ گھر والے گھر میں راضی ھیں، پھکڑ جنگل میں راضی ھیں - اینٹھی دھوتي باندھے ھے، پگڑي لپیٹے ھے، اور زلفوں میں تیل ڈالے ھے، گلی گلی عورتوں کو رجھا کر اپنے تن میں داغ لگاتا ھے - پتھر کي ناؤ بناکر ایک لمحہ میں پار اُترنا چاھتا ھے - کبیر کہتا ھے کہ ایسے لوگ کیا رن پر چڑھینگے!]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

समझ देख मन मीत पियरवा , आसिक होके सोना क्या रे ? (۲)
रूखा सूखा गम का टुकड़ा , मीठा और सलोना क्या रे ?
पाया हो तो दे ले प्यारे , पाय पाय कै खोना क्या रे ?
जिन आंखिन में नींद घनेरी , तकिया और बिछौना क्या रे ?
कहे कबीर सुनो भई साधो , सीस दिया तब रोना क्या रे ?

سمجھ دیکھ من میت پیروا آسک ہوکے سونا کیا رے
روکھا سوکھا گم کا ٹکڑا میٹھا اور سلونا کیا رے
پایا ھو تو دے لے پیارے پائے پائے کے کھونا کیا رے
جن آنکھن میں نیند گھنیري تکیہ اور بچھونا کیا رے
کہے کبیر سنو بھئي سادھو سیس دیا تب رونا کیا رے

[اے میرے پیارے دوست ' عاشق ھوکر سونا کیا ؟
غم کا روکھا سوکھا ٹکڑا ملتا ھے تو اس میں میٹھا اور
نمکیں کیا ؟ جو پایا ھو تو دے لے ' پیارے - پاکر پھر کھونا
کیا ؟ جب آنکھوں میں نیند گھري ھے تو تکیہ اور بچھونا کیا ؟
کبیر کہتے ھیں کہ جب سر دیا تو رونا کیا -]

सुंदर देह देखि जिन भूलो , झपट लेट जस बाज बटेरा , (۳)
यह देहि को गरभ न कीजे , उड़ पंछी जस लेत बसेरा ,
या नगरी में रहन न पैहो , जो रहि जाग न दुख घनेरा ,
कहें कबीर सुनो भई साधो , मानुष जनम न पैहो फेरा ।

سندر دیہ دیکھ جِن بھولو جھپٹ لیت جس باج بٹیرا
یہ دیہي کو گرب نہ کیجے اُڑ پنچھی جس لیت بسیرا
یا نگري میں رھن نہ پیھو کوئي رھي جاگ نہ دکھ گھنیرا

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کہیں کبیر سنو بھئي سادھو مانُکھ جنم نہ پیہو پھیرا

[خوبصورت جسم پر نہ بھولو - جس طرح باز بٹیر کو جھپٹ لیتا ہے اسي طرح موت تم کو جھپٹ لیگي - اس بدن پر غرور مت کرو، جس طرح پنچھي اُڑکر بسیرا لیتا ہے اسي طرح جان تن سے نکل جاویگي - اس شہر میں رہنے نہ پاؤگے، اس میں دُکھ بہت ہے - کبیر کہتے ہیں کہ آدمي کا جنم پھر نہ پاؤگے -]

गुड़िया गुड़वा सूप सुपळिया, (४)
तजि दै बुध ळरिकइयां खेलन की।
देषता पितर भवैयां भवानी,
यह मारग चौरासी चलन की।
ऊंचा महल अजब रंग बंगला,
साइँ सेज वहां ळागी फूलन की।
तन मन धन सब अरपन करि,
ध्यान सुरत सम्हारो परो पइयां सजन की।
कह कबीर निर्भय हो हंसा,
कुंजी बतादेउं ताला खोलन की।

گُڑیا گڑوا سوپ سپلیا تج دے بدھ، لرکیاں کھیلن کي
دیوتا پتر بھویاں بھواني یہ مارگ چوراسي چلن کي
اونچا محل عجب رنگ بنگلا سائیں سیج وہاں لاگي پھولن کی
تن من دھن سب آرپن کر وہاں سرت سمھارو پرو پیاں سجن کي
کہ کبیر نِربھے ہو ہنسا کنجي بتا دیوں تالا کھولن کي

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

[گڑیا، گڈا ، سوپ، سپلیا، یہ بچپن کے کھیل ھیں - ان کو چھوڑ دے - دیوتا پتر بھوانی ان کا راستہ چوراسی چلن کا یعني آواگوں کا راستہ ھے - اونچا محل عجیب رنگ کا بنگلا ھے، وھاں پھولوں کي سیج مالک کے واسطے لگي ھے - تن من دھن سب قربان کرکے اپنے محبوب کے پاؤں پڑوں گا - کبیر کہتے ھیں اے جیو آتما، خوف نہ کر، میں تجھ کو قفل کھولنے کي کنجي بتا دوں گا -]

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۸) کبیر پنتھ

میں نہیں سمجھتا کہ کبیر صاحب کا منشا تھا کہ وہ کوئي نیا مذھب جاري کریں یا کسي نئے فرقے کی بنا ڈالیں' مگر اس وقت ھندوستان میں ایک گروہ ان کے نام سے نامزد ھے اور کبیر پنتھ کہلاتا ھے - مگھر میں کچھ مسلمان اس وقت تک کبیر پنتھ میں شریک ھیں' مگر ان کو چھوڑ کر اور سب کبیر پنتھي ھندو ھیں' اور شمالی ھندوستان اور صوبجات متوسط میں پھیلے ھوئے ھیں - کبیر صاحب ذات پات کے سخت مخالف تھے' اور کبیر پنتھیوں کے گروہ میں بڑي تعداد ان ذاتوں کي ھے جو ھمارے ملک میں "نیچ ذات" کے نام سے پکاري جاتي ھیں - ان میں دنیادار بھي ھیں اور بیراگي فقیر بھي - مردم شماري کي رپورٹ میں ان کي تعداد نو دس لاکھ بیان کي گئي ھے - کبیر پنتھیوں کي دو بڑي گدیاں ھیں - بنارس میں کبیر چورا وہ مقام ھے جہاں کبیر صاحب تعلیم دیا کرتے تھے - یہاں پر ایک مٹھ بنایا گیا ھے' اس کے مندر میں ایک کھڑاؤں رکھي ھے اور اس کے اندر پانچ مہنتوں کي سمادھیں ھیں - اس کے قریب ایک احاطہ ھے جس میں بیراگي عورتیں رھتي ھیں اور مائي لوگ کہلاتي ھیں - کہا جاتا ھے کہ اس احاطہ کي زمین پر کسي زمانہ میں نیرو کا مکان تھا - یہاں ھر سال جنوری کے مہینے میں میلا ھوتا ھے اور کبیر پنتھیوں کا ایک بڑا گروہ

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

کبیر چورے کے مہنتوں کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے - دوسری
گدی جبلپور کے قریب باندوگڑھ میں تھی جو اب دھام کھیرے
کو منتقل ہو گئی ہے - اس گدی کے قائم کرنے والے کبیر صاحب
کے چیلے دھرم داس تھے - روایت ہے کہ کبیر صاحب سے اور
ان سے پہلے پہل بنارس میں ملاقات ہوئی - کبیر صاحب نے
مورت پوجنے پر ان کو لعنت ملامت کی، اس کے بعد
برندابن میں ملاقات ہوئی، اور اس مرتبہ جس مورتی کی
پوجا دھرم داس کر رہے تھے اس کو کبیر صاحب نے اُٹھا
کر دریا میں پھینک دیا - تیسری مرتبہ باندوگڑھ میں
ملاقات ہوئی - دھرم داس بنئے تھے - کبیر صاحب نے ان کو پھر
برا بھلا کہا، اور پوچھا کہ جن پتھروں سے تم اپنے ترازو کے بانٹ
بناتے ہو انھیں پتھروں کی مورتیوں کو کس طرح پوجتے ہو ؟
اس مرتبہ کبیر صاحب کی نصیحت کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ
دھرم داس اور ان کی بیوی دونوں کبیر صاحب کے چیلے
ہو گئے - باندوگڑھ کی گدی کے مہنت انھیں دھرم داس کی اولاد
ہیں - کبیر پنتھیوں کی دس اور گدیاں ہیں جو مختلف
مریدوں نے قائم کی ہیں -

کبیر صاحب کرم کانڈ کے مخالف تھے - وہ بھکتی کے معتقد
تھے، اور بھکتی کو ایک روحانی جذبہ سمجھتے تھے - ظاہری
نمائش کے تماشوں اور رسم و رواج کے قیود سے قطعی بے نیاز
تھے، مگر کبیر پنتھی ایک پنتھ یا گروہ کی حیثیت سے انھیں
قیود میں گرفتار ہیں - وسکٹ صاحب اپنی کتاب کے چھٹے
باب میں دو چیزوں کا خاص طور سے ذکر کرتے ہیں، ایک

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

چرنامرت ، دوسرے پروانہ - چرنامرت وہ پانی ہے جس سے مہنت کے پاؤں دھوئے جاتے ہیں - اس پانی سے مٹی سانی جاتی ہے اور اس کی گولیاں بناکر مریدوں کو تقسیم کی جاتی ہیں - پروانہ پان کے ایک ٹکڑے کا نام ہے - رات کو اوس جمع کی جاتی ہے اور اس اوس سے مہنت جی پان کے پتوں پر ایشور کا نام لکھتے ہیں - یہ پان متبرک خیال کئے جاتے ہیں اور ان کے چھوٹے ٹکڑے معتقدین کو تقسیم کئے جاتے ہیں - اسی طرح کے اور رسم و رواج ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی - وسکٹ صاحب نے ان کو اپنی کتاب میں وضاحت سے بیان کیا ہے -

کبیر صاحب کی جو کچھ قدر و منزلت ہے ، ان کا جو درجہ ہندوستان کی تاریخ اور ہندو مذہب کے ارتقا میں ہے ، وہ اس وجہ سے نہیں کہ کبیر پنتھ کے نام سے ایک فرقہ ان کے مریدوں کا قائم ہے بلکہ اس وجہ سے کہ شمالی ہندوستان کے ہندؤوں میں ان کی تعلیم کے اثر سے چند ایسے مذہبی اور سوشل اصولوں کی اشاعت ہوئی جن کی ہندؤوں کو سخت ضرورت تھی - کبیر صاحب نے قدما کے طریق سے ہٹ کر نئے خیالات کا اظہار کیا ، اور جن پرانی باتوں کو وہ برا اور مضر سمجھتے تھے ان کی انہوں نے ڈنکے کی چوٹ مذمت کی - انہوں نے ہندو مسلمانوں کے اختلافات دور کرنے کی کوشش کی اور گو وہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے تاہم وہ آیندہ کے واسطے ایک ایسی مثال قائم کر گئے جو ہمارے زمانہ میں محبان وطن کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے سکتی ہے -

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(۹) کتابوں کي فہرست

اگر کبیر صاحب اور کبیر پنتھ کے متعلق مزید تحقیقات کا شوق ہو تو یہ کتابیں پڑھئے :—

(۱) آدي گرنتھ - سکھوں کي مقدس کتاب ھے - اس میں گورو نانک صاحب کے علاوہ دوسرے بزرگوں کا کلام بھي درج ھے - کبیر صاحب کا بہت کچھ کلام اس میں ملتا ھے -

(۲) بیجک - کبیر صاحب کے کلام کا مجموعہ ھے - اس کے کئي ایڈیشن ھیں - سب سے مشہور وہ ایڈیشن ھے جس کو مہاراجہ وشو ناتھ سنگھ والئي ریواں نے تالیف کرکے نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع کرایا تھا - اس میں کبیر صاحب کے کلام کی شرح بھي درج ھے اور اس کو ھندو مذھب کے مطابق ثابت کرنے کي کوشش کي گئي ھے - پادری احمد شاہ نے ایک ایڈیشن سنہ ۱۹۱۱ ع میں ھمیرپور سے شائع کیا تھا -

(۳) کبیر کسوٹي - کبیر پنتھ کے پانچ بزرگوں کي تصنیف ھے - کتابي باتوں کے علاوہ اس میں وہ احوال بھي درج ھیں جو کبیر پنتھیوں میں

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

سینہ بسینہ چلے آتے ہیں - کبیر کسوتي سنہ ۱۸۸۵ میں بمبئي میں چھپي تھي -

(۴) کبیر بچن‌ولي - مرتبہ پنڈت ایودھیا سنگھ جي اُپادھیاے - یہ کتاب بنارس کي ناگري پرچارني سبھا کي طرف سے منورنجن پستک مالا سیریز میں شائع ہوئي ہے - اس میں ۱۱۲ صفحوں کا ایک بسیط مقدمہ ہے اور باقي کتاب میں کبیر صاحب کا کلام درج ہے -

(۵) کبیر گرنتھاولي - مرتبہ بابو شیام سندر داس جي بي ' اے - یہ کتاب بنارس کي ناگري پرچارني سبھا کی گرنتھ مالا سیریز میں شائع ہوئی ہے - اس میں ۷۱ صفحے کا ایک مقدمہ ہے اور اس کے بعد کبیر صاحب کا کلام درج ہے -

(۶) نورتن - مرتبہ پنڈت گنیش بہاري مسر ' پنڈت شیام بہاري مسر اور پنڈت سکدیو بہاري مسر - اس کتاب میں ہندي کے نو مشہور شاعروں کا ذکر ہے اور کبیر داس کے حالات معہ ان کے کلام کے نمونوں کے درج ہیں -

(۷) کوِتا کَومدي - مصنفہ پنڈت رام نریش ترپاٹھی (ہندی مندر ' پریاگ) - اس کتاب کے پانچ حصے ہیں - پہلے حصہ میں پرانے ہندی شاعروں کا بیان ہے '

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اور اسي سلسلہ میں کبیر صاحب کا بھي ذکر ھے -
دوسرا حصہ ھندي کے نئے شعرا کے معتلق ھے '
تیسرے حصہ میں سنسکرت ' اور چوتھے میں
اُردو شعرا کا تذکرہ ھے - پانچویں حصے میں
دیہات کے گیتوں کا دلچسپ مجموعہ ھے -

(۸) آئین اکبري - کے دفتر دوم میں صوبہ بنگال کے
تحت میں کٹک کا بیان ھے ' اسي سلسلہ میں
کبیر صاحب کا ذکر بھي آ گیا ھے -

(۹) دبستان مذاھب - مصنفہ محسن فاني ' مطبوعہ
نولکشور پریس لکھنو سنہ ۱۸۸۱ ع - اس کتاب
میں مختلف مذاھب کا مفصل بیان ھے - مثلاً
پارسي ' ھندو ' یہود ' نصاریٰ ' اسلام ' وغیرہ - اس میں
ویشنووں کے ذیل میں بیراگیوں کا حال لکھا ھے
اور اسی سلسلہ میں کبیر صاحب کے حالات
بیان کئے ھیں -

(۱۰) خزینۃالاصفیا - مصنفہ مولوي غلام سرور - سنہ
۱۸۶۸ع میں لاھور سے شائع ھوئي تھي -

(۱۱) بھگت مال - یہ کتاب کئي سو برس ھوئے
نابھاجي نے لکھي تھي - سوامي پریہ داس نے اس
کي شرح لکھی - اس کے کئي ترجمے اردو میں
ھوئے - رائے تلسي رام کا ترجمہ نولکشور پریس

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

لکھنو سے شائع ہوا ھے - اس میں سیکڑوں بھکتوں اور سنتوں کے حالات درج ھیں -

(۱۲) رهنمایان هند - مترجمه بابو نارایں پرشاد ورما صاحب مہر تخلص - یہ کتاب ایک انگریزي کتاب پرافتس آف انڈیا (Prophets of India) کا ترجمه ھے - انجمن ترقي اردو اورنگ آباد دکن نے سنہ ۱۹۰۴ ع میں اسے چھوایا تھا - اب کمیاب ھے -

(۱۳) کبیر صاحب اور اُن کي تعلیم - از بابو شیوبرت لال ورمن صاحب ام اے، رفاہ عام اسٹیم پریس سنہ ۱۹۰۸ ع -

(۱۴) کبیر جنم ساکھي - مؤلفہ منشي محمد جلیل صاحب انصاري شاهجہاں پریس دهلي سنہ ۱۹۲۵ع - مگہر میں کبیر صاحب نے وفات پائي تھي - مؤلف نے اس مقام کو خود جاکر دیکھا ھے اور وهاں کے چشم دید حالات لکھے ھیں -

(۱۵) هوریس هیمن ولسن (Horace Hayman Wilson) ایک مشہور انگریزي مستشرق ھے - اُنیسویں صدي کے شروع میں ایسٹ انڈیا کمپني کا نوکر هوکے کلکته آیا اور مختلف عہدوں پر تعینات رها، سنسکرت زبان سیکھي اور بنگال کي ایشیاٹک سوسائٹی کا بیس برس تک سکریٹري رها - اس نے هندؤوں کے

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

مذہب اور سنسکرت علوم کے متعلق مختلف
مضامین اور کتابیں لکھیں - ان میں سے ایک کا نام
هے ایسیز اینڈ لکچرز آن دي رلیجن آف دی
(Essays and Lectures on the Religion of هندوز
اس میں ایک مستقل باب کبیر the Hindus)
پنتھیوں کے متعلق هے -

(۱۶) جرمني میں ایک سلسلہ تصانیف انسائکلوپیڈیا
(Encyclopedia of Indo- آف انڈو آرین ریسرچ
کے نام سے شائع هوتا تھا - اسي Aryan Research)
سلسلہ میں سر رام کرشن گوپال بھنڈارکر کي ایک
تصنیف ویشنوازم شیوازم اینڈ ادر مائنر رلیجس
(Vaishnavism, Shaivism, and other سسٹمس
کے نام سے شائع Minor Religious Systems)
هوئي هے - اس کے اُنیسویں باب میں کبیر صاحب
کا بیان هے -

(۱۷) سر ولیم هنٹر کي تصنیف دی انڈین امپائر -
اس میں کئی باب هندؤوں (The Indian Empire)
کے عقائد و فرائض اور هندو مذهب کے ارتقا کے
متعلق هیں -

(۱۸) کبیر اینڈ دی کبیر پنتھ - (Kabir and the
ایچ' جي' ریورنڈ مصنفہ Kabir Panth)

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

وسکٹ - مطبوعہ کرائسٹ چرچ مشن، کانپور - سنہ ١٩٠٧ع -

(١٩) دی بیجک آف کبیر (The Bijak of Kabir) مرتبہ ریورنڈ احمد شاہ مطبوعہ ھمیرپور سنہ ١٩١٧ ع -

(٢٠) کبیر داس اور اُن کی شاعری از منشی یوسف حسین مطبوعہ رسالہ "اردو" جنوری سنہ ١٩٣٠ع -

-- تمام شد --

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

اِنڈکس

صفحہ

(ا)

اِسلام - اس کا اثر کبیر صاحب پر . . . ۶۷
اس کا اثر شمالی ہندوستان میں . . . ۶۸
آواگون (دیکھو "تناسخ")

(ب)

بدھ کے حالات ۱۶
ان کی تعلیم کی بنا تناسخ پر . . . ۱۸
مسئلہ نِروان ۱۹
بَودھ مت - اس کا عروج ۲۰
اس کا زوال ۲۱
بھکتی - اس کی تحریک ۲۲
اس کا طریقہ ۴۵
کبیر صاحب کی تلقین ۹۳

(پ)

پریم - کبیر صاحب کی تلقین . . . . . "

(ت)

تناسخ - ہندو مذہب میں ۲۶
اس پر بدھ کی تعلیم کی بنا ۱۸
مسلمانوں میں ۳۰
کبیر صاحب اس کے قائل ہیں . . . ۱۱۴

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(ر)

صفحہ
رامانج - ان کا زمانہ ۴۹
ان کی کتاب "شری بھاش" . . . . ,,
نیچ ذاتوں کی رعایت . . . . ,,

رامانند - کبیر صاحب ان کے مرید تھے . . . ۵۸
ان کا زمانہ ۴۹
ان کے خیالات . . . . . ,,

رگ وید - آرین قوم کی سب سے پرانی دستاویز . ۱۱
اس میں دیوتا اور مظاہر قدرت ۱۲
اس میں وحدہ لا شریک کا ذکر . . . ,,
اس میں عبادت کے ذرائع . . . . ,,
اس میں برہمنوں کی ضرورت . . . ۱۳

(ک)

کبیر صاحب - ان کے سوانح مستند کتابوں میں نہیں
ملتے ۵۰
ان کا ذکر "آئین اکبری" اور "دبستان مذاہب"
میں ۵۱
ان کی پیدائش ۵۴
ان کا ان پڑھ ہونا ۷۵
رامانند کی مریدی ۵۸
ان کے عقائد ۵۷
ان کی تعلیم و تلقین ۷۸
ان کی توحید . . . . . . ,,
مورتی پوجا کی مخالفت ۸۵

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

	صفحہ
ان کی بھکتی	۶۲
ان کا قائل تناسخ ہونا	۱۱۴
رام نام سے ان کا مطلب	۹۰ و ۷۲
یہ پیر اولیا کے قائل نہیں	۸۶
یہ آوتاروں کے قائل نہیں	۸۹ و ۸۷
مذہبی نمائش و رسم و رواج سے ان کی بیزاری	۱۰۷
ہندو مسلمان دونوں سے ان کا اختلاف	۶۲
ان پر اسلام کا اثر	۶۷
ان پر عیسائیت کا کوئی اثر نہیں	۶۹
ان کی رحلت	۷۲
ان کے کشف و کرامات کی روایات	۷۴
ان کی نظروں میں ہندو مسلمان کی مساوات	۱۱۶
ان کی شاعری	۱۲۵
ان کی مشہور تصانیف	۷۵
ان پر لیٹریچر	

(م)

مذہب - اس کے معنی	۱
اس کی مختلف صورتیں	"
اس میں اختلاف کی وجہ	۶
اس کا ارتقاء	۸
مُکتی (دیکھو " نجات ")	

(ن)

نجات - اس کے معنی	۴۲

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

(ھ)

صفحہ

ھندو مذھب - اس کے اُصول ۲۶

اس میں اِرتقاء کے مدارج ۸

اس کی تاریخ میں روشن خیال بزرگ . ۹

اس کا اِرتقاء ۱۱

اس میں وَرن آشرم ۳۴

اس میں آشرم دھرم ۳۶

اس میں رواداری ۴۰

اس میں آھِنسا ۳۸

اس کے پیرو مُشرک نہیں . . . ۳۲

اِلٰہ آباد - منروا پریس - دریاآباد

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh

CC-0. Agamnigam Digital Presevation Foundation, Chandigarh